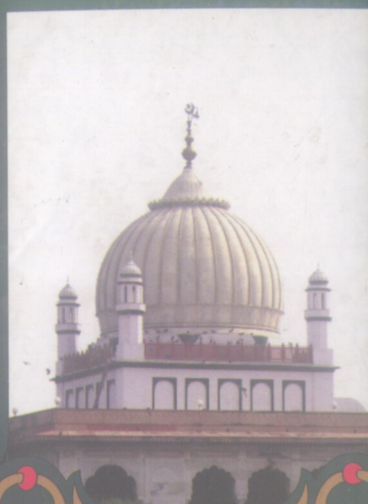
سیرتِ طیبہ

امام ربانی مجدد الف ثانی

شیخ احمد سرہندی فاروقی قدس سرہ العزیز



جلد دوم

تدوین و تحقیق

محمد عبدالخالق توکلی

صدیقیہ پبلیکیشنز فیصل آباد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ضمیمہ (متفرق خوبصورت تذکرہ) / جلد دوم

سیّدنا مجدّد الف ثانی

مجدّد اعظم شیخ احمد فاروقی سرہندی رضی اللہ عنہ

اور

بعض دیگر مشائخِ نقشبندیہ مجدّدیہ

پسندیدہ انتخاب

نیازمند فقراء، علمائے حق محمد عبدالخالق توکلّی مجدّدی 0333-9926213

ریٹائرڈ سینئر سبجیکٹ سپیشلسٹ سرکاری تربیتی ادارہ برائے اساتذہ فیصل آباد

111 کتب اسلامیہ کا مؤلف، مرتب، مصنف، ببرکۃ خیر البشر علیہ الصلوٰۃ والسلام

ناشر

صدیقیہ پبلیکیشنز فیصل آباد

Contact Us
0321-7611417

نام کتاب .... مجددِ اعظم مجدد الف ثانی ﷺ
مولف .... محمد عبدالخالق توکلی
اشاعت 2015ء
تعداد 500
صفحات 144
قیمت ....
کمپوزر .... (نقاش امپیکس) 0300-6663681
ناشر .... صدیقیہ پبلیکیشنز فیصل آباد

ملنے کے پتے:

۱۔ صدیقیہ پبلیکیشنز فیصل آباد 0321-7611417
۲۔ نوریہ رضویہ گلبرگ-A فیصل آباد
۳۔ مکتبہ سلطانیہ محمد پورہ فیصل آباد
۴۔ مسلم کتابوی داتا صاحب دربار مارکیٹ لاہور
۵۔ رَین بسیرا توکلیہ مجددیہ
محلہ شریف پورہ، گلی نمبر 7 بالمقابل مسجد صابری رضوی فیصل آباد
مُتصل سنت سنگھ روڈ، سمبل چوک

آئینہ کتاب

آئینہ کتاب

متفرق تذکرہ:

سیّدنا مجدّد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رضی اللہ عنہ

بعض دیگر حضرات سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجدّدیہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہم

عاجزانہ انتخاب پسندیدہ وحمیدہ

از بندۂ پر تقصیر محمد عبدالخالق توکلی

نیاز مند فقراء علمائے حق اہلسنت و جماعت

رین بسیرا توکلیہ مجددیہ

متصل مسجد صابری رضویہ محلہ شریف پورہ (سنت سنگھ روڈ)

(اسلامی جمہوریہ پاکستان)

ابتدائیہ/ والیٔ جہان رضی اللہ عنہ

انتساب

بحضور امام ربانی محبوب سبحانی غواص بحرِ معانی شہباز الامکانی برہانِ ولائت محمد یہ صلی اللہ علیہ وسلم کاشف اسرارِ قرآن الحکیم واحادیث مبارکہ، قیوم زمانی،

شیخ الاسلام والمسلمین حضرت جناب

شیخ احمد فاروقی سرہندی نقشبندی حنفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سائل کمترین طالب غفران

محمد عبد الخالق توکلی

0333-9926213

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ابتدائیہ/ والیٔ جہان رضی اللہ عنہ

بندہ پُر تقصیر ننگِ خلائق کو بچپن ہی سے رب کریم کے خاص بندوں سے والہانہ عقیدت ہے اس لئے کہ آباواجداد سے یہ نعمت ورثہ میں ملی ہے۔ سلسلہ بیعت بھی کا حضرات مجدّدیہ سے رہا ہے۔ راقم نے خانقاہ و آستانہ تو کلّیہ صدیقیہ سیّد اشرف متصل تحصیل پھالیہ ضلع منڈی بہاؤ الدین سے سلسلہ ارادت قائم کیا۔ جب سے ادبیہ ہوش سنبھالی کتب اسلامیہ پڑھنے کا بھی شوق رہا۔ علماء کرام اور بے شمار محبوبانِ حق تعالیٰ کی باتیں سننے کی سعادت بھی حاصل رہی ہے۔ مزید براں سرکاری تعلیمی اداروں میں بھی کام کیا۔ 1997ء میں فراغت از ملازمت اسلامی دینی رُوحانی ذوق وجذبات میں تیزی آتی گئی اور قریباً 111 چھوٹے بڑے مسودے تاحال تیار کر لئے۔ کاش کہ چھپوائی کا بھی اہتمام ہو!

اگرچہ عربی علوم سے ناآشنائی تھی تاہم قریباً ہر قسم کی کتاب ترجمہ شدہ مل جاتی ہے۔ بوجہ بیعت سلسلہ عالیہ نقشبندیہ سیّدنا مجدّد الف ثانی کی ذات بابرکات وانوارات وخیرات پر بھی بعنوان ''بے مثل سیرت طیبہ امام ربانی مجدّد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی'' پر دوبارہ 354 صفحات پر مشتمل گلدستہ خود ہی چھپوالیا۔ اور اس اعلیٰ ترین برگزیدہ ہستی پر کتب پڑھنے اور آسان فقرے نقل کرنے کی عادت میں غیر معمولی اضافہ ہوتا رہا۔ بس یہی حال اس کتاب کی اشاعت کا موجب بنا اور ہمیشہ بھی رہے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

حضرت سیّدنا صدیق اکبرؓ سے سلسلہ نقشبندیہ کا آغاز ہوا۔ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے قادری، چشتی، سہروردی سلاسل کی ابتدا ہوئی۔ جناب محمد بن قاسم (مجاہد اسلام) کے قدم برصغیر کے علاقوں میں انقلاب اسلامی کے محرک بنے تو نومسلموں کے عقاید وارکانِ اسلام راسخ کرنے کے لئے صوفیائے کرام بھی ہند میں آنے لگے۔ اُس وقت عالم اور صوفی خط تفریق نہ تھا۔ جو بعد میں بعض جہلاء نے پیدا کر دیا۔ (برصغیر میں قادری، چشتی، سہروردی خواجگان نشرِ اسلام کے لئے

وقف تھے) عالم اسلام ظالمانہ یلغار کی زَد میں آیا۔منگول ہر مخالفت کا علاج گردن زنی سمجھتے تھے۔ایسی زبوں حالی میں اُمت مسلمہ کو برصغیر ہی پناہ گاہ نظر آتی تھی۔اس لئے قافلہ در قافلہ طیبانِ قلب ونگاہ برصغیر آئے۔پٹھان سلطنت کے بعد مغلیہ دور آیا۔اکبر بادشاہ کے دور میں اسلامی تعلیمات من پسند تاویلوں کے حصار میں آ گئی۔اب عقائد کی درستی اور تطہیر اعمال کی ضرورت تھی۔ قدرتِ الٰہی کا فیصلہ تھا کہ اب سلسلہ نقشبندیہ برصغیر میں متعارف ہو۔جو طریقت کو شریعت کا خادم سمجھتا تھا اور برصغیر میں اسلام کی بقا کا انحصار اشاعتِ سنت مطہرہ ہی پر تھا۔غلط نظریات دور کرنے کے لئے ہر یادل دستہ کے بانی و پیشوا حضرت خواجہ محمد باقی باللہ بنے۔سیّدنا مجدّد الف ثانیؒ کو بھی رب العزت نے خواجہ باقیؒ کے دربار میں بھیج دیا۔ ہر طرف نقشبندی پرچم لہرانے لگا۔خواجہ محمد باقیؒ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے وہ جلیل اللہ بزرگ تھے کہ ان کا ایک ایک سانس معتقدین کے لیے راہنما تھا۔خلفاء میں ایسے نامور بزرگ ہوئے جو برصغیر میں علمی وفکری تحریک کے بانی قرار پائے۔سیّدنا مجدّد الف ثانیؒ کا نام دنیائے اسلام واصلاح میں ایسا نمایاں ہے کہ آج تک فیض رساں ہے اور فیض رساں تا قیامت رہے گا (راقم)

اکبر بادشاہ اور علمائے سُو کے باعث برصغیر میں علمی وفکری ماحول ناپاک و آلودہ ہو چکا تھا۔ ہر حلال حرام اور ہر حرام حلال ہو چکا تھا۔بوجہ بے دینی اکبر اور علمائے بد ہمہ جہتی زوال تھا۔وحدتِ ادیان وحدۃ الوجود کی غلط تعبیرات ہو رہی تھیں۔اکبر خدا بن بیٹھا کسی کو شہنشاہ کے سامنے دم مارنے کی ہمت نہ تھی حالانکہ محدث موجود تھے مفتی اور فقیہہ بھی ،مبلغ بھی ،مفسر بھی ،اولیاء اللہ بھی۔ربّ ذوالجلال نے حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندی مجدّد الف ثانیؒ کو ایسی بے مثل سپر پاور رُوحانی عطا فرمائی۔کہ آپ نے اپنی مساعی جمیلہ، قلمی جہاد، خلق عظیم سے بتدریج باطل نظریات کو ختم کر دیا۔حالانکہ حکومت (بادشاہ جہانگیر وغیرہ) کی طرف سے راستہ روکنے کی تمام ہر ممکن جہد و جہد کی گئی۔مگر آپ کو جھکانے والے خود جھک گئے۔حضرت امام ربانیؒ کے آباو اجداد بھی صالحین کرامؒ میں سے تھے۔حضور امام ربانیؒ نے تمام فتنوں کا جائزہ لیا۔آگرہ گئے والد گرامی آگرہ آ کر آپ کو ساتھ لے گئے۔راستہ میں تھانیسر سے گزرے۔والئ تھانیسر حاجی سلطانؒ نے سیّد الاوّلین و

الآخرین سراجاً منیراً صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق وتعمیل میں اپنی صاجزادی کی شادی آپ سے کردی زوجہ محترمہ نہایت نیک فعال تھیں۔ساتھ بہت سا سامان لائیں جوتبلیغی معاون بنا۔نیک وبلند سیرت کی حامل تھیں۔

سرہند شریف میں آپ کی مصروفیات میں اضافہ ہونے لگا۔اعیانِ حکومت بھی حاضری دینے لگے۔(اکبر نے دو جمادی الاخری 1007ھ کو والی تھانیسر کو تختہ دار پر چڑھایا)،آپؒ کے والد گرامیؒ 27 جمادی الاخری 1007 کو بعمہ 80 سال وصال فرما گئے۔

خسرِ محترم اور والد گرامی کی ایک ہی مہینے میں وفات نے قلب مبارک امام ربانیؒ میں ایک ہیجان پیدا کر دیا۔اپنی تمنا پر سفرحج کے لئے سرہند شریف سے روانہ ہوئے۔دہلی پہنچے،خواجہ محمد باقیؒ کی صحبت وخدمت میں حاضر ہو گئے (مولانا حسنؒ سے متاثر ہو کر)۔اور سلسلہ نقشبندیہ سے منسلک ہو گئے۔اس سے قبل تمام سلاسل سے خلافت مل چکی تھی۔خواجہ صاحبؒ نے فرمایا،مبارک سفر سے قبل قریباً دو ہفتے یہاں گزارو۔

حضور امام ربانیؒ نے قبول کیا،خلوت وجلوت کا قرب رہا،اندرونی حالت بدلنے لگی ،اڑھائی ماہ کرم خاص کے حصار میں رہے۔پھر واپسی کی اجازت ملی۔سرہند شریف آ گئے اور تبلیغی و رُوحانی مہمات کا آغاز زوروں پر ہو گیا۔(یاد رہے اس کے بعد سفر سعادت حرمین شریفین کا ارادہ نہ فرمایا) کیونکہ رحمتہ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم اور رب کریم کی نوازشات وانعامات سے ہر لمحہ یہیں سرشار ہوتے رہے۔مرشد کریم کا رویہ مرشدانہ نہ تھا بلکہ عقیدت مندانہ ایک طرف سے نوازشات زیادہ مگر دوسری طرف سے عاجزی ونیازمندی بھی زیادہ۔

مجدد اعظمؒ لاہور میں تھے کہ وصالِ خواجہ صاحبؒ کی خبر ملی۔مزار شریف دہلی پر حاضری دی (حاسدین بھی بن چکے تھے)،دربار جہانگیر میں کلمۂ حق بلند فرمایا جبکہ جرات اظہار مخالفت شاہ کی کسی میں ہمت نہ تھی۔نور جہاں شیعہ جہانگیر کے پردے میں حکمران تھی۔اس کا بھائی آصف جاہ وزیر اعظم تھا۔حضرت مجددؒ کو دکھ پہنچانے کا ہر حربہ استعمال کیا۔

مگر استقامت کے کوہِ گراں سیدنا مجددؒ فتویٰ سے متاثر نہ ہوئے۔بطور عزیمت حکم اٹل

ہے کہ غیر کو سجدہ نہ کیا جائے دربار جہانگیری میں سوال وجواب ہوئے۔گوالیار کے قلعہ میں نظر بندی ہوئی۔تمام قیدی وجیل کے افسران سچے مسلمان بن گئے۔اسیری میں بھی حقوق اولاد ادا فرماتے رہے۔اولاد کو لکھا تلاوتِ قرآن مجید کرو،طبی قرأت کے ساتھ نماز ادا کرو،کلمہ طیبہ کا تکرار کرتے رہو۔نفسانی خواہشات جھوٹے خدا ہیں،اپنی مراد کو پیش نظر نہ رکھو۔(مکتوبات جلد سوم مکتوب نمبر2)

دوسال بعد قید سے رہائی ملی۔جہانگیر نے رہائی کا حکم کیوں دیا؟ جہانگیر کے متقدر حکمران ،وزراء،جرنیل سیّدنا مجددؒ کے خاص عقیدت مند تھے۔شاہجہان بھی رہائی کی تدابیر کررہا تھا۔حضرت مجددؒ کیلئے قید یا رہائی برابر تھے۔رہائی (قید سے باہر آنے کیلئے) حضرت مجددؒ نے شرائط پیش کیں۔جہانگیر نے مان لیا اور عمل بھی کرلیا۔شرعی قوانین کا دوبارہ اجراء ہوا۔شاہی لشکر کے ساتھ ہی بھی رہے۔

سفرآخرت:

سیّدنا مجددؒ کا فیض پوری دنیا میں پہنچا۔مجددی سلسلہ سراپا شریعت کا پاسدار تھا۔ 1032ھ میں اجمیر شریف کا سفر کیا۔واپس آئے،نقاہت نے ڈیرے ڈال لئے۔خواجہ محمد معصومؒ کو تمام اُمور کا نگران مقرر فرمادیا۔ایام علالت میں فرائض وواجبات بلکہ سنن ومستحبات بھی ترک نہ ہوئے۔فرمایا''اب تو 50/40 روز ہی باقی رہ گئے ہیں۔(طاق عدد پسندیدہ ہیں) تمنا ایام حیات 63سال سے زیادہ نہ ہو خیرات میں بہتات آئی۔اپنے جانے کی اور استقامت کی تلقین فرماتے رہے۔تہجد پڑھی،فرمایا''یہ آخری تہجد ہے''۔نمازِ فجر باجماعت ادا کی۔اشراق بھی۔۔۔۔آخر تک باوضو رہے لیٹ گئے بمطابق سنت،سانس دکھنے لگا۔اللہ اللہ کی مدھم صدائیں سُنی گئیں۔28صفر 1034ھ اشراق کی نماز کے بعد واصل باللہ ہوگئے۔مرقد مبارک کا پہلے ہی اہتمام ہوچکا تھا۔یقیناً مجددؒ تھے۔مولانا عبدالحکیم سیالکوٹی (اس دور کے عظیم ترین عالم) نے سب سے پہلے مجدد الفؒ کے نام سے یاد کیا تھا۔شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ نے لکھا دو حضرات بہت عظیم المرتبت ہیں شیخ عبدالقادر جیلانیؒ اور شیخ احمد سرہندیؒ (یہ محدث علم ودانش کے کوہِ گراں ہیں) مجدد الف ثانیؒ کی بیشمار تصانیف ہیں جو کہ راہنما ہیں،ہدایت وروشنی کا درخشندہ مینار ہیں (تاقیامت)

اولاد و خلفاء:

آپ کی اولاد کا وجود بھی عبقری رہا۔ والدہؒ بھی شہید کی بیٹی تھیں۔ سات صاحبزادگان اور تین صاحبزادیاں تھیں۔

1......سیّدہ محترمہ رقیہ بانو

2......سیّدہ محترمہ بی بی اُم کلثوم (چودہ سال کی عمر میں فوت ہوئیں)

3......سیّدہ محترمہ بی بی خدیجہ بانو، شادی ہوئی، تربیت حضرت خواجہؒ کی نگرانی میں ہوئی۔ سلوک کی منازل طے کیں۔

مختصر اتعارف صاحبزادگان جو کہ شجرہ طیبہ ہیں:

رحمت و برکت کے خزانے ہیں، علوم وہدایت کا سرچشمہ ہیں۔ صاحب کشف و کرامت ہیں۔

1......خواجہ محمد صادقؒ:

سب سے بڑے تھے، آٹھ سال کے تھے کہ سیّدنا خواجہ محمد باقیؒ کی خدمت میں سیّدنا مجدد الف ثانیؒ کی معیت میں حاضر ہوئے اور شفقت و برکت وفیض سے نوازے گئے۔ 1021ھ میں خلافت سے نوازے گئے۔ طاعون کے باعث جام شہادت، ربیع الاوّل 1024ھ میں نوش فرمایا ، قبر پر مجدد الف ثانیؒ نے خوقبہ تعمیر کروایا اور خود بھی اسی میں دفن ہوئے۔

2......خواجہ محمد سعیدؒ:

فرزند دوم، تمام علوم پڑھے اورنگ زیب عالمگیرؒ آپ سے دلی عقیدت رکھتے تھے۔ دہلی گئے واپس ہوئے ابھی 36 میل دور تھے کہ وصال فرمایا، حضرت مجددؒ کے قبہ ہی میں دفن کیے گئے 27 جمادی 1070ھ، عمر 65 سال۔ خواجہ محمد سعیدؒ کے آٹھ صاحبزادے اور پانچ صاحبزادیاں، سبھی سرچشمہ نور۔

3......سیّدنا خواجہ محمد معصومؒ:

فرزند سوم، ولادت :10 شوال 1007ھ، تمام علوم کی اسناد پڑھ کر حاصل کیں۔ خلعت

قبولیت کی بشارت ہوئی۔حرمین شریفین گئے۔بہت سے انعامات و برکات و بشارات ملیں۔ وجع المناصل کی تکلیف تھی۔وصال 9 ربیع الاوّل 1079ھ،سورۃ یٰسین کی تلاوت کے دوران وصال فرمایا شاہ جہان کی چھوٹی بیٹی روشن آراء بیگم نے آپ کی قبرانور پر گنبد تعمیر کروایا۔سونے کا کام کرایا۔

4......خواجہ محمد فرخؒ:

چوتھے صاحبزادے ولادت 1014ھ میں،11 سال کی عمر میں بوجہ طاعون وصال فرمایا داداجان کے احاطہ میں دفن ہوئے ولادت 1017ھ۔

5......خواجہ محمد عیسیٰؒ:

پانچویں صاحبزادے،بوجہ طاعون 8 سال کی عمر میں وفات پائی۔جدِ امجد کے احاطہ میں دفن ہوئے۔

6......خواجہ محمد اشرفؒ:

چھٹے صاحبزادے دو سال کی عمر میں وصال فرمایا۔

7......حضرت محمد یحیٰؒ:

سب سے چھوٹے صاحبزادے،ولادت 1024ھ،تمام دینی علوم پڑھے۔
شیخ عبدالحق محدث دہلوی سے سندِ حدیث حاصل کی۔شاہ سکندر کیتھلیؒ نے آپ کو حضرت مجدد اعظمؒ سے مانگ لیا۔فیض دیا،شاہ جیو مشہور ہوئے۔جب جوان ہوئے خواجہ باقی باللہؒ کے صاحبزادے خواجہ عبیداللہؒ کی صاحبزادی ؒ سے نکاح ہوا۔1067ھ میں حج کیلئے اپنے برادران کے ساتھ گئے۔حضرت مجددؒ کے مشن کو خوب جاری رکھا۔27 جمادی الاخریٰ 1096ھ کو وصال فرمایا۔مزارِ انور مجدد الف ثانیؒ کے مغرب کی جانب دفن ہوئے اورنگ زیب بادشاہ نذرانے پیش کرتے رہے۔

تمام صاحبزادوں کے متوسلین شرق وغرب میں پھیلے اور جہان کو منور فرمایا اور منور فرما رہے

ہیں۔ہزاروں کراماتِ مجدد اعظم کتب کثیرہ میں درج ہیں۔تجدیدی میدان میں بے شمار کارہائے نمایاں کیئے گئے۔

مندرجہ ذیل خلفاء زیادہ مشہور ہیں:

1......سر سیّد محمد نعمان بدخشانی:

وصال:18 صفرالمظفر 1058ھ مزار اکبرآباد ہیں۔

2......شیخ نور محمد پٹنیؒ:

3......شیخ حمید بنگالیؒ:

(پاپوش مبارک حضرت مجدد اعظم ہی کو مرکز توجہ بنا رکھا یعنی تصور، اسی طرح فیض لیتے رہے وفات پر سرہانے رکھ دی گئی۔م،1050ھ۔

4......شیخ طاہر بندگیؒ:

قطبِ لاہور،م 1040ھ۔راقم نے مزار پرانوار پر حاضری دی اور ملحقہ مسجد میں نوافل پڑھے ہیں۔

5......شیخ بدیع الدین سہارنپوریؒ:م1042ھ

6......حاجی خضر خان افغانؒ:

مؤذن تھے وصال 1034ھ، سرہند شریف میں روضہ شریف۔

7......مولانا بدرالدین سرہندیؒ:

17 برس صحبت بابرکات مجدد اعظمؒ میں رہے، مصنف حضرات القدس، دو جلدیں۔

8......مولانا محمد ہاشم کشمیؒ:

کشم بدخشاں کے علاقہ میں ہے۔(یا اللہ! یہ راقم بے چارہ دن رات خوبصورت ذکر حضرت مجدد اعظمؒ کا اور پیران سیدا شریف کا لکھتا ہی رہے، آمین ثم آمین، بحرمت مجدد الف ثانیؒ)

''زبدۃ المقابات'' کے مصنف،م 1054ھ برھان پور میں۔

9......شیخ سیّد آدم بنوریؒ:

مجددی دربار کے ہو رہے، مریدوں کی تعداد چار لاکھ، ایک ہزار خلفاء کی تعداد ہے۔ مدینہ منورہ میں وصال فرمایا عمر صر 47 سال، سیّدنا عثمان غنیؓ کے قریب دفن ہوئے۔ 1054ھ میں۔

عبدالہاد ایک نمایاں مشہور خلیفہ شیخ عبدالحیؒ حصاری ہیں شیخ احمد برکیؒ بھی، شیخ یار محمد قدیم طالقانیؒ، شیخ یار محمد جدید طالقانیؒ، شیخ کریم الدین حسن ابدالیؒ، عبدالسادی بدایونیؒ، حضرت حسن برکیؒ، مولانا امام اللہؒ اور خواجہ محمد باقیؒ کے دونوں صاحبزادے بھی۔ (خواجہ کلاں، خواجہ خورد) اور دیگر کئی حضرات بھی خلفاء میں شامل ہیں۔

☆ خواجہ سیّد حسین کا سلسلہ موڑہ شریف اور نیریاں شریف تک پھیلا ہے۔ حضرت مجدد الف ثانیؒ نے بار بار آپ کا ذکر فرمایا ہے۔

☆ خواجہ عبدالباسط بن سیّد حسین شاہؒ مانک پوری، ترکستان پہنچے، وہیں دفن ہوئے۔

○ خواجہ سیّد عبدالقادر بن خواجہ عبدالباسطؒ ○ خواجہ سعید محمود بن سعید عبدالقادرؒ

○ سیّد عبداللہ بن سعید محمودؒ ○ سیّد عنایت اللہ سعید عبداللہ کے خلیفہ ہیں۔

☆ خواجہ حافظ احمد کشمیریؒ:

○ خواجہ عبدالصبور کشمیریؒ ○ خواجہ گل محمدؒ (ضلع مانسہرہ سے)

○ خواجہ عبدالحمید (مرید خواجہ گل محمدؒ) ○ خواجہ عبدالعزیزؒ

○ خواجہ سلطان ملوکؒ ○ خواجہ نظام الدین کیانویؒ

○ خواجہ محمد قاسم صادق موہڑویؒ

....

سرکارِ اعلیٰ سرہند شریفؒ (انڈیا)

مع

متعلقین کرامؒ (نقشبندی مجددی حضرات)

میرا سلسلہ نقشبندی مجددی ہے
عرب وعجم میں جس کی برتری ہے
جن کے گھرانے پہ فضل رب جلیل ہے
شیخ احمد رب کا خلیل ہے
کیا کہیں ہم نے کس آئینہ نما کو دیکھا
ہم نے دیکھا اُسے جس نے خدا کو دیکھا

مکتوبات شریف:

امام ربانی مجددالف ثانی اسلامی تصوف (روح اسلام) اور ادب میں عظیم شاہکار ہیں۔ سبق آموز بھی ہیں زندگی ساز بھی، اس وقت انسان سازی (سیرت سازی) کی اہم ضرورت ہے۔

مفہوم:

حکم خداوندی:

ترجمہ سورۃ توبہ 119 ''اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ''۔

؎ جو دلوں کو فتح کرے وہی فاتحِ زمانہ

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا
اونشیند در حضورِ اولیاء
حُب درویشاں کلید جنت است
دشمن ایشاں سزائے لعنت است

....

حمد مولائے ذوالجلال والاکرام

تمام خوبیوں کی وہ ذات حق سبحانہ ہی مستحق کی ہے۔جس ذاتِ بابرکات کا اسم گرامی ہی برکت والا ہے۔اس کا کلام ہر نقص سے پاک ہے اور تام ہے نعمتوں کا وسیع دستر خوان عام ہے۔وہی ازل سے تا ابد محمود ہے

....

نعت سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم

وہ دانائے سبل ختم الرسل مولائے کل جس نے
غبار راہ کو بخشا فروغِ وادی سینا ء

نگاہ عشق و مستی میں وہی اوّل وہی آخر
وہی قرآں وہی فرقاں وہی یٰسین وہی طٰہٰ

(لاہوری درویش، علامہ اقبالؒ)

سیّدنا شیخ احمد سرہندی فاروقیؒ

مجدّد اعظم مجدّد الف ثانیؓ

کے بارے میں چند متفرق کلماتِ تحسین

ولادت:

14 شوال المکرّم 971ھ شب جمعۃ المبارک۔

وصال:

پیر کے روز چاشت بوقت 28 صفر المظفر 1034ھ، 10 دسمبر 1624ء۔

روضہ شریف:

بمقام سرہند شریف (انڈیا)

والد گرامی:

شیخ عبدالاحد بہت بڑے عارف باللہؒ۔

والدہ ماجدہؓ:

ولیہ کاملہ نہایت پارسا، عابدہ، زاہدہ، عالمہ فاضلہ، حضرت مجدّد اعظمؒ کی عمر شریف 63 سال۔

طریقہ آپ کا نورِ نبوت اور ولائت ہے
صحابہؓ تابعینؒ کا اور سرکار رسالت کا صلی اللہ علیہ وسلم

کیا الحادو بدعت اور ضلالت کو جدا دیں سے
معاون شرع نبوی کا طریقت اور حقیقت کا

آپڑے تھے منہ کے بل سب اکبری لات ومنات
جب سنائی اپنی لے میں حمد باری آپ نے

متعلقہ سرہند شریف:

زمیں سے آسماں تک موجزن ہے نور کا دریا — فضا میں روشنی ہی روشنی معلوم ہوتی ہے
اگر تو ان کے مکتوبات پر کچھ بھی عمل کر لے — تو کٹ سکتی ہیں پھر تیری غلامی کی زنجیریں

خصائص النبی علیہ الصلوٰۃ والسلام

از سرکار سرہندیؒ یعنی امام ربانی مجدد الف ثانیؒ

پیدائش محمدی تمام افراد انسان کی طرح نہیں ...... کیونکہ آنحضرت ﷺ باوجود عنصری پیدائش کے حق تعالیٰ کے نور سے پیدا ہوئے ...... خلقت من نور اللہ ...... سایہ نہ تھا ...... جہان میں ان (سیّد البشر ﷺ) سے زیادہ لطیف کوئی نہیں (مجدد الف ثانیؒ)

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی (مجدد اعظمؒ۔ راقم) کا ظہور عین سیّدنا سراجاً منیراً علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک ہزار سال بعد منشۂ شہود پر ہوا۔ اس وقت بے دین بادشاہ اکبر اپنے دین الٰہی کے ساتھ اسلام کی تعلیمات اسلامی اعمال کو مٹانے پر تلا ہوا تھا۔ آپ نے اس فتنے کی بیخ کنی فرمائی۔

جمالِ ذاتِ صدیقؓ، جلال ذاتِ فاروقؓ — کفِ عثمانؓ، ید حیدرؓ، مجدد الف ثانی
(شان وعظمت مجدد الف ثانیؒ)

امام ربانی علیہ الرحمتہ تحریر فرماتے ہیں:

ہر صدی میں ایک مجدد مأۃ مبعوث ہوتا ہے۔ ''مجدد مأۃ'' کی علیحدہ شان ہوتی ہے اور ''مجدد الف ثانی'' کی علیحدہ جیسا کہ سَو اور ہزار میں فرق ہے اس طرح دونوں مجددوں میں بھی فرق ہے، بلکہ اس سے بھی زیادہ کہ اس زمانہ میں جس کو بھی فیض ملتا ہے۔ اس (مجدد الف ثانی) کے وسیلے سے ملتا ہے خواہ وہ اقطاب ہوں یا اوتاد ہوں۔ (مکتوب جلد دوم، مکتوب شریف ۴، حضرات القدس)

مجدد الف ثانیؒ مختون پیدا ہوئے تھے۔ بوقت ولادت ملائکہ بکثرت موجود تھے، انبیاء واولیاء نے بشارتیں دی تھیں اور ولادت پر مبارک باد دی۔ تھانیسر کے رئیس شیخ سلطانؒ نے اپنی بیٹی کا نکاح سیّدنا مجدد الف ثانیؒ سے کیا۔ سیّدی ملجاو ماویٰ مجدد اعظمؒ نے تحریر فرمایا، مجھے آنحضرت ﷺ

سے کئی واسطوں سے ارادت ہے طریقہ نقشبندیہ میں 21واسطوں سے ،طریقہ قادریہ میں 25واسطوں سے ،طریقہ چشتیہ میں 27واسطوں سے ۔ (مکتوبات شریف دفتر سوم مکتوب شریف 87،لیکن غلبہ آپ پر نقشبندیت کا رہا۔

سیّدنا خواجہ خواجگان محمد باقی باللہؒ کی خدمت میں حضور مجدّد الف ثانیؒ پہنچے ۔ بمقام دہلی شریف ابھی دو ہی روز گزرے تھے کہ آپؒ بیعت بھی ہو گئے ۔ روحانیت کے اعلیٰ مراتب و مدارج طے کرنے لگے 2ماہ کی مختصر مدت میں حضرت خواجہ صاحبؒ سے اجازت وخلافت حاصل کر کے آپ سرہند شریف آ گئے اور مخلوق کی رہبری میں مصروف ہو گئے ۔

خدمات:

ا......ارباب اقتدار کی اصلاح فرمائی ۔ان میں اکبر اور جہانگیر شامل ہیں پہلے ان کے مقربین کی اپنے مکتوبات شریف کے ذریعے اصلاح کی گئی ۔اکبر مرا۔ جہانگیر تخت نشین ہوا۔ بے سروپا الزامات کا سہارا لے کر جہانگیر نے آپ کو قلعہ گوالیار میں قید کر دیا......مگر جہانگیر کو تائب ہونا پڑا۔ کیونکہ آپ اس کے اقتدار کے محافظ ثابت ہوئے ۔ جہانگیر معتقد ہوا۔ جملہ اراکینِ حکومت کی اصلاح ہوئی۔ اسلامی عقائد اور شرعی احکامات کو فروغ حاصل ہوا۔اسلام کا پرچم لہرانے لگا۔ ہندوستان کے علاوہ افغانستان، بخارا، سمرقند، ترکی تک پورے خطہ کو ایک عظیم اسلامی اور رُوحانی انقلاب سے سرفراز کر دیا۔ کیونکہ مجدّد اعظم الف ثانیؒ کے پاس رُوحانی سپر پاور تھی۔

۲......علمائے سُوء کے خلاف جہاد فرمایا اور کامیابی نے آنجناب مجدّد الف ثانی کے قدم چُومے۔

۳......نام نہاد پیروں اور صوفیوں کے خلاف بھی جہاد فرمایا گیا،نہایت اعلیٰ کامیابی ہوئی۔

۴......بدعات کو دُور کیا گیا۔احیائے سنت مطہرہ کو خوب ترقی ہوئی۔

۵......عقل اور مادہ پرست لوگوں کی اصلاح کا بیڑا اُٹھایا اور بطریق احسن سرخرو ہوئے۔

۶......ایک اور سنہری ،شاندار کارنامہ یہ ہے کہ دشمنانِ صحابہ کرامؓ کے خلاف خود تحریری جہاد فرمایا۔ بڑے بڑے شیعہ علماء سے مناظرے کئے اور شکست فاش دی ۔صحابہ کرامؓ پر کئے گئے تمام

اعتراضات اور طعن کا بے مثل مدلل جواب دیا۔ شیعت کا زور ختم ہو گیا۔

۷..... اہل بیت اطہار کے دشمنوں کو بھی ملیا میٹ کرنے کیلئے بہت زور کے ساتھ جدو جہد و تبلیغ فرمائی۔

۸..... دشمنانِ نبوت کے خلاف بھی خوب ڈٹ کر جہاد کیا اور ہر میدان میں کامران و کامیاب ہوئے۔ الغرض دینِ اسلام کو بتدریج ترقی واشاعت دوبارہ حاصل ہوئی۔

۹..... منکرین تقلید کی اصلاح کے لئے بھی تبلیغی وتحریری خدمات سرانجام دیں۔

۱۰..... مسلک حنفیہ کو بدنام کرنے والوں کے خلاف بھی جہاد بالقلم فرمایا۔ سیّدنا وسیّدی امام اعظمؒ کی شانِ اقدس میں بہت کچھ تحریر فرمایا۔

۱۱..... ایک قومی نظریہ کو ختم کیا اور دو قومی نظریہ کا پرچار فرمایا۔ رام اور رحمٰن کے فرق کو نہایت اعلیٰ وضاحت کے ساتھ تحریر فرمایا۔ مسلم اور غیر مسلم دو الگ الگ قومیں ہیں اسی بنیاد پر پاکستان معرضِ وجود میں آیا۔ ''سورۃ الکافرون'' اس پر شاہد ہے۔ راقم

۱۲..... سماجی خدمات اور معاشرہ کی اصلاح فرماتے رہے ہزاروں لاکھوں عوام آپ کی جدو جہد اور تبلیغ اور نظر کرم سے فیض یاب ہوئے۔

☆ مقامات مجدّد الف ثانیؒ :

آپ قیّومیت ،مجدّ د الف ثانی ،مجدّ د اعظم ،متشابہات کا علم ،محدث (رب العزت کا بلاواسطہ کلام فرمانا) قضائے مبرم میں تصرف ،اتباع کا اعلیٰ درجہ ،قلوبِ خمسہ کے اسرار ،شفاعت ،تمام علوم ظاہری و باطنی ،لدنی ،کشف ،کرامات ،(حسی ومعنوی) انبیاء کے علوم ،علم سموات ،وساوس سے حفاظت ،مقام اخلاص ،بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے خصوصی انعامات اور خصوصی بشارتیں اور خلعتیں ،مقام رضا ،محبت ذاتی ،رفعت ذکر ،کرم محبوب حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم ،قطب ارشاد ،مرادِ محبوب ولایت سہ گانہ ،حقیقت کعبہ ،تمام حقائق ،عرش پر عروج ،تجلیات ذاتی ،کمالات نبوت ،محبوبیت ،معراج ،مجتہد علم کلام ،مژدہ مغفرت ،جیسے عظیم ترین انعامات ودرجات سے نوازے گئے۔

یا مجدّد الف ثانیؒ کرد ہم پر مہربانی

(التجائے کاتب الحروف)

☆ تصانیف:

مکتوبات شریف تین جلدیں، رسالہ تہلیلہ، تائید اہلسنت، معارف لدنیہ، مبداء و معاد، شرح رباعیات خواجہ باقی باللہؒ، اثباۃ النبوۃ، تعلیمات العوارف، رسالہ تعین و لاتعین، رسالہ مقصود الصالحین، رسالہ مسئلہ وحدۃ الوجود، آداب المریدین، رسالہ جذب و سلوک، رسالہ علم حدیث، رسالہ حالات خواجگان نقشبندؒ، مجموعہ تصوف، کنز الحقائق، رسالہ طریقت حضرات خواجگان، رسالہ معرفۃ النفس و معرفۃ الرب۔

☆ آنجناب مجدد الف ثانیؒ کی تمام اولادِ پاک نہایت اعلیٰ مقامات رُوحانیت اور کشف و کرامات کی حامل تھی اور اسلام کی خوب اشاعت فرمائی۔

☆ بطور فقیہ اسلام حضور محبوب سبحانی مجدد الف ثانیؒ کا مرتبہ بہت بلند ہے۔

مستشرقین (مشرقی زبانوں اور علوم کے علماء):

۱...... جان پی۔ براؤن کی رائے بابت مجدد الف ثانیؒ:

''حضور مجدد الف ثانی کے خاص کردار کا نمایاں طور پر ذکر کیا ہے''۔

۲...... پروفیسر آرنلڈ نے

آنحضور مجدد الف ثانی کو مبلغ اسلام کے طور پر متعارف کرایا۔

۳...... ایچ۔ اے۔ آر۔ گِب نے

جناب مجدد الف ثانی کا ذکر خیر کیا ہے۔

۴...... یونیسکو مصنفین نے بھی آپ کے کارناموں کا بیان لکھا ہے۔

۵...... ڈی۔ دین۔ مارشل نے بھی آپ کی تعریف کی ہے۔

۶...... جے اسپنسر بری منگھم نے بھی توصیف ہی میں لکھا۔

۷...... ڈاکٹر یوحنا فریڈ مین (یہودی) نے بھی کلمات تحسین لکھے۔

مزید بے شمار مصنفین نے ذکر خیر کیا ہے۔

؎ یا مجدد الف ثانی پیر غمخوارم مدد

؎ میرا توشۂ عقیدت ہے مجدد الف ثانی کی

.........حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی کا لاہور میں قیام کے دوران سب سے زیادہ رابطہ علمی وروحانی اپنے خلیفہ نامور حضرت ملاّ محمد طاہر لاہوریؒ سے تھا۔ جو خواجہ باقی باللہؒ کے تربیت یافتہ بھی تھے اور حضور امام ربانیؒ کے دونوں منجھلے فرزند خواجہ محمد سعیدؒ اور حضرت خواجہ محمد معصومؒ انہی کے شاگردِ خاص تھے جناب طاہر بندگی کے تمام کارناموں سے ہم ناواقف ہیں لیکن دونوں صاحبزادگان کی تحریرات خصوصاً خواجہ محمد سعید کی نوشتہ ''شرح مشکوٰۃ المصابیح'' جو ائمہ حنفیہ کی مرتبہ فقہ کی تائید میں لکھی گئی ہے، سے ظاہر ہے کہ ملاّ طاہر کے فقہی افکار اور فن حدیث پر گہری نظر تھی۔

قیام:

لاہور میں امام ربانیؒ کا شیخ صفر احمد رومیؒ، جناب طاہر لاہوریؒ، حویلی خواجہ قاسم نقشبندیؒ ،(واقع محلہ سوای موجودہ قلعہ گجر سنگھ) حویلی جدید (واقع گذر تلانز د میو ہسپتال) اور محلہ و مسکن ملا جمال تلویؒ میں قیام کرنے کے معاصر شواہد ملتے ہیں۔

مغل پورہ غازی آباد میں قدیم مسجد ''مسجد نور'' کے نام سے ہے مشہور ہے کہ امام ربانیؒ نے جب احیاء دین کی تحریک کا آغاز کیا تو آپ کی سب سے پہلے جس خطے پر نظر پڑی وہ یہی ہمارا شہر لاہور تھا یہاں مختلف گورنروں، علماء، مشائخ سے رابطے کئے۔ لاہور کو اپنے مکتوبات میں ''قطب ارشاد'' قرار دیا تھا۔

مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کے ایک تاریخ کے مارکسی نظریہ کے حامل پروفیسر حبیب (تاریخ کا حبیب سکول آف تھاٹ) نے 1961ء میں یہ دعویٰ کیا۔

(مفہوم: امام ربانیؒ کی اکبر کے دین کے خلاف تحریک وغیرہ من گھڑت ہے۔ نعوذ باللہ من ذالک۔ راقم)

اسی پروفیسر کی نگرانی میں سیّد اطہر عباس رضوی نے 1965ء میں PHD کا مقالہ لکھا۔ اور ڈکشنریوں سے مذمت کے الفاظ چن کر امام ربانیؒ کے خلاف لکھے۔ یہودی سکالر فریڈ مان یوحنا کا

مقالہ بھی اسی کی بازگشت ہے۔(بحوالہ کشور اوّل۔اقلیم نہم) رائیٹر حضرت پروفیسر محمد اقبال مجدّدی صدر شعبہ تاریخ اسلامیہ کالج لاہور، سول لائنز۔

لاہور سے امام ربانیؒ کی نسبت

(ازقلم صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور مدظلہ، چیئرمین امام ربانی فاؤنڈیشن انٹرنیشنل، کراچی)

امام ربانیؒ نے لاہور میں تین چار سال قیام فرمایا۔علم وعرفان کی دولت لٹائی۔

(مکتوب شریف 76 جلدا)

خواجہ محمد باقی باللہؒ بھی اپنے اوائل زندگی میں لاہور میں حصولِ روحانیت کی خاطر دیوانہ وار پھرتے رہے۔علامہ اقبال لاہوری درویشؒ بھی امام ربانیؒ سے کمال عقیدت رکھتے تھے۔سرہند شریف بھی حاضر ہوئے اور پکار اُٹھے۔

؎ وہ ہند میں سرمایہ ملت کا نگہبان

(علامہ عبدالحکیم سیالکوٹیؒ امام احمد رضا محدث بریلویؒ کے خلیفہ ضیاء الدین مدنیؒ کے اجداد میں سے تھے۔اکبر اسفل السافلین کے دور میں علمائے حق شہید کئے جا رہے تھے۔تجدیدی مہم ومساعی کا آغاز عہد اکبری میں فرمایا۔عہد جہانگیر میں کامیابی ہوئی۔عہد شاہ جہان اور اورنگ عالمگیر کے عہد میں یہ جہاد اپنے عروج پر پہنچا۔شیخ خالد کردیؒ سے سلسلہ طریقت نقشبندیہ عرب وعجم میں خوب پھیلا۔عرب شریف میں مکتوبات کی تینوں جلدی عربی میں ترجمہ ہوکر مکہ مکرمہ سے شائع ہوئیں۔

دوسرا ایڈیشن بیروت سے 1424ھ میں شائع ہوا۔ابن عابدین شامی، عبدالغنی نابلسی، اسمٰعیل حقی، شیخ عابد سندھی، زاہد الکوثری ودیگر محققین نے آپ کا ذکر کیا ہے۔

ہند میں علماء ومشائخ میں شاہ ولی اللہؒ، قاضی ثناء اللہؒ، امام احمد رضاؒ نے تعلیمات مجدّدی کو عام کیا۔اعلحضرت امام احمد رضاؒ نے مجدّدی موضوعات توحید ورسالت واتباع، ردّ بدعات اور ردّ فرقِ باطلہ پر بھرپور کام کیا۔اس لئے امام احمد رضاؒ پر کام کرنے والے محققین زیادہ تر مجدّدی ہیں۔ہر ایک براعظم میں مشائخ مجدّدی موجود تھے اور موجود ہیں اور موجود رہیں گے۔انشاءاللہ، راقم۔

اب تک حضور امام ربانیؒ کی شخصیت پر پاکستان، ہندوستان، امریکہ، ترکی وغیرہ سے

درجنوں محققین ڈاکٹریٹ کر چکے ہیں۔

امام ربانیؒ نے ضرورت مندوں کی مدد اور خدمت خلق کی اہمیت میں مکتوبات دفتر اوّل میں قریباً 32، دفتر ام میں قریباً 4 اور سوم میں قریباً دو میں نہایت وضاحت کے ساتھ مدلل بیان درج فرمایا ہے۔ بحوالہ ''صوفیائے نقشبند'' امام جعفر صادقؒ، بایزید بسطامیؒ، خواجہ بہاؤالدین نقشبندؒ، خواجہ باقی باللہؒ، خواجہ غلام محی الدین قصوریؒ، خواجہ سیف اللہ 1400 طلباء کو مالی امداد دیتے تھے عبدالغفور پشاوری مجددیؒ حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ، ضرورت مندوں کی خدمت و امداد فرمانے میں بہت اہم ہیں۔ اسی طرح خواجہ محبوب عالم ہاشمیؒ، خواجہ صدیق احمد ہاشمی سیدیؒ نے ہمیشہ خدمت خلق میں نمایاں حصہ لیا۔

حضرت خواجہ محمد معصومؒ حرمین شریفین میں

(از قلم حضرت خواجہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمدؒ)

خواجہ محمد پارساؒ م 822ھ نے حرمین شریفین میں وصال فرمایا۔ جنت البقیع شریف میں آرام فرما ہیں۔ پھر حضرت امام ربانیؒ کے برادر طریقت شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ، م۔ 1052ھ حرمین شریفین میں حاضر ہوئے۔ جناب تاج الدین سنبھلیؒ بھی حرمین شریفین میں حاضر ہوئے۔ حضور امام ربانیؒ کے خلیفہ دوم شیخ آدم نبوریؒ، م۔ 1053ھ نے بھی۔ یہیں وصال فرمایا۔ 1067ھ میں جانشین امام ربانی خواجہ محمد معصومؒ، م 1079ھ اور آپ کے برادران خواجہ محمد سعیدؒ م۔ 1070ھ اور خواجہ محمد یحییٰؒ، م۔ 1096ھ بھی حاضر ہوئے۔ پھر مجددی شہزادگان حاضری دیتے رہے۔ شاہ ولی محدث دہلوی نقشبندیؒ، م۔ 1176ھ بھی حاضر ہوئے۔

خواجہ محمد معصوم اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی تھے۔ آپ نے دنیا کو منور کیا۔ جہالت و بدعات دُور ہوئی۔ 9 لاکھ اشخاص نے بیعت کی۔ خلفاء کی تعداد سات ہزار ہے بادشاہ شاہ جہان بھی آپؒ سے بیعت ہوا۔ تین لاکھ مساجد ایک لاکھ مدارس بنوائے۔ محتاجوں کیلئے وظیفے جاری

کیے ۔دین اسلام کی ترویج کے لئے بہت کوشش کی ۔1067ھ میں حج کیلئے روانہ ہوئے ۔(اب تو سفر گھنٹوں میں طے ہو جاتا ہے)۔

خواجہ صاحبؒ سات ہزار عقیدت مندوں کے ہمراہ سفر حج پر روانہ ہوئے ۔سرہند سے دہلی، دہلی سے گجرات، گجرات سے سوات، سوات سے یمن، یمن سے جدہ تشریف لے گئے اور وہاں سے حرمین شریفین حاضر ہوئے ۔کتنی تکلیفیں اُٹھا کر انسان منزل پر پہنچتا تھا۔آپؒ کا سفر دو سال میں طے ہوا۔اس وقت برصغیر میں جنگ تخت نشینی ہو رہی تھی ۔بالآخر اورنگ زیب عالمگیر غیر منقسم ہندوستان کے بادشاہ قرار پائے ۔حج پر جاتے ہوئے جب خواجہ صاحب زیدہ پہنچے تھے تو خواجہ صاحب نے اورنگ زیب کے سر پر ٹوپی رکھی تھی ۔یہ ٹوپی دراصل تاج شاہی تھا اورنگ زیب کی درخواست پر اپنے بیٹے شیخ محمد اشرفؒ اور شیخ سیف الدینؒ کو اورنگ زیب کے پاس چھوڑ دیا۔والی یمن نے شاندار استقبال کیا تھا۔امام یمن، شریف مکہ، روم، شام امرائے عرب نے ہر جگہ استقبال کیا۔(شیخ مراد شام سے آگئے تھے) سلطان روم بھی مع ارکان سلطنت تحائف اور ہدایہ لے کر حاضر ہوا۔زیارت سے مشرف ہوا۔

شعبان المعظم 1068ھ میں مکہ معظمہ میں پہنچے تھے ۔حج کی سعادت کے بعد مدینہ منورہ گئے ۔ایک سال حرمین شریفین میں رہے ۔سفر مبارک میں مشاہدات و مکاشفات فرمائے ،اسرار ومعارف ظاہر ہوئے ۔سفر کے واقعات کے لئے آپ کے صاحبزادے خواجہ عبیداللہ کی تصانیف یواقیت الحرمین اور حسنات الحرمین کا مطالعہ کیا جا سکتا ہے ۔(راقم ،تذکرہ مشائخ نقشبند میں خواجہ نور بخش توکلی نے بھی تفصیل لکھی ہے)۔دیگر بے شمار کتب میں (جہان امام ربانی جلد ۶ ۔میں بھی بیان موجود ہے)

(شاہ جہان، اورنگ زیب کے مرشدِ کریم حضرت خواجہ محمد معصومؒ پر مقالہ از جناب ڈاکٹر ادریس احمد شعبہ فارسی دہلی یونیورسٹی دہلی، بھارت کا مطالعہ بھی اسی جلد ۶ ۔کے حوالہ سے فرمایا جا سکتا ہے)

....

پروفیسر علامہ محمد نور بخش توکلی مجدّدیؒ

(از صوفی محمد عبدالستار طاہر مسعودی)

ولادت:

1305ھ بمقام کوچک ضلع لدھیانہ، مسلم یونیورسٹی علی گڑھ سے ایم۔اے عربی کیا تعلیم وتدریس کا شعبہ اختیار کیا۔1896ھ میں میونسپل بورڈ کالج امرتسر میں پروفیسر مقرر ہوئے۔پھر لاہور آگئے۔دارالعلوم نعمانیہ لاہور کے ناظم تعلیمات اور انجمن نعمانیہ کے ماہوار رسالہ کے ایڈیٹر رہے۔گورنمنٹ کالج لاہور کے شعبہ عربی کے پروفیسر بھی رہے۔چک قاضیاں میں ''مدرسہ اسلامیہ توکلیہ'' قائم کیا۔

1896ء میں مولانا مفتی غلام رسول قاسمی امرتسری،م۔1902ء ''رسل بابا'' کے حلقہ درس میں شامل ہوتے۔تفسیر وحدیث وفقہ کا درس لیتے۔

1897ء میں ہندو محمڈن سکول انبالہ چھاؤنی میں بطور ہیڈ ماسٹر مقرر ہوئے اور حضرت خواجہ خواجگان توکل شاہ انبالویؒ کی صحبت وخدمت میں حاضر ہوتے، حضرت انبالویؒ،م۔1315ھ /1897ء کے دست اقدس پر بیعت ہوئے خلافت واجازت سے سرفراز ہوئے۔حضرت انبالویؒ نے دریافت فرمایا'' آپ کے والد کس حلقہ طریقت سے وابستہ ہیں''۔عرض کیا، جہاں خیلاں شریف کے عقیدت مند ہیں۔فرمایا:''پھر تو تمہارا اپنا گھر ہے''۔

وصال حضرت انبالویؒ کے بعد مولانا مشتاق احمد صابریؒ کی خدمت میں بھی گئے اور برکات حاصل کیں۔12 ربیع الاوّل کو''بارہ وفات'' کہا جاتا تھا۔آپ نے اس غلط الرائج اصطلاح کو عید میلاد النبی ﷺ کے نام سے تبدیل کروایا۔گورنمنٹ گزٹ میں لکھوایا، عام تعطیل بھی منظور کرائی۔تحریر وتقریر کے ذریعے مسلک اہلسنت وجماعت کی گرانقدر خدمات سرانجام دیں۔

تصانیفِ عالیہ:

صفحہ 380 ''اقلیم دہم'' پر قریباً 24 کتب کی فہرست مع تعارف درج ہے جو آپ نے

لکھیں۔

معاصرین سے روابط:

مندرجہ ذیل سے خصوصی روابط رہے، علامہ اصغر علی رومی لاہور، مولانا محمد شریف کوٹلی لوہاراں، پیر عبدالغفار شاہ سید جماعت علی شاہ، مفتی غلام مصطفےٰ قاسمی، مولانا محمد عالم آسی۔

وصال:

آخر پر لائل پور (فیصل آباد) میں رہے۔ یہاں ایک تفسیر کے قریباً 400 صفحات لکھے۔ 13 جمادی الاوّل 1367ھ/ 24 مارچ 1948ء واصل بحق ہوئے۔ حضرت نور شاہ ولی عربی سرکارؒ کے پہلو میں (نزد لاری اڈہ) دفن کیا گیا۔ چوہدری محمد سلمان بی۔اے، ایل۔ایل۔بی نے خوبصورت مقبرہ تعمیر کرایا۔

آگے خواجہ حبیب اللہ شاہ توکلی گجراتی کا ذکر خیر ہے کہ راقم کے خاص مربی اعظم خواجہ خواجگان خواجہ محبوب عالم ہاشمی سیدویؒ خلیفہ اعظم حضرت شہنشاہ متوکلین خواجہ سائیں توکل شاہ انبالویؒ کے خلیفہ تھے۔

شانِ مقدس ملجاد ماویٰ صلی اللہ علیہ وسلم: (بحوالہ جہانِ امام ربانیؒ، جلد ۱۱ میں)

ٹوٹی آسیں بندھاتے یہ ہیں — چھوٹی فبھیں چلاتے یہ ہیں
سچی بات بتاتے یہ ہیں — سیدھی راہ دکھاتے یہ ہیں
جلتی جانیں بجھاتے یہ ہیں — روتی آنکھیں ہنساتے یہ ہیں
لاکھوں بلائیں کروڑوں دشمن — کون بچائے؟ بچاتے یہ ہیں
شافع، نافع، رافع، دافع — کیا کیا رحمت لاتے یہ ہیں
ان کے ہاتھ میں ہر کنجی ہے — مالک کل کہلاتے یہ ہیں
انا اعطینک الکوثر — ساری کثرت پاتے یہ ہیں

(امام احمد رضا خانؒ)

سیّدنا مجدّد الف ثانیؒ

مجدّد الف ثانی ہوئے پیدا زمانے میں	شب تاریک میں بدر الدجیٰ کی جیسے تابانی

(مولانا محمد داؤد پسروری)

شہنشاہِ عالمؐ ہادی اعظمؐ، زباں کھولے	اذاں دی آپ کے کانوں میں اور تکبیر بھی بولے

(سیّد یونس علی ثمر جمشید پوری، صفحہ 20)

ے گردن نہ جھکی جس کی جہانگیر کے آگے (اقبالؒ)

ولایت کا میر کارواں، حزب مصطفیٰ کے ترجمان، امام عارفاں، فخر خواجگان

ہادی دین مصطفیٰ، حامی دین الٰہی اسلام کے احیاء کے معمار، عوام وخواص کے ابرار

صاحب تجدید دین احمد مختار، تاہی اشرار، فتنہ کے آگے چمکتی تلوا، سنت مطہرہ کے انصار

دین کے غمخوار، دین الفی کے نار، شریعت مقدس کے حامی بیدار، حق کے علمبردار، صاحب اسرار

حامل انوار، سیّد وسردار، گمراہان کو للکار، کفر وباطل کیلئے جرار، اہلسنت کا حسین کردار، مطلع انوار

(کلمات، ماخوذ پشتو نظم، پروفیسر سیّد شبیر حسین شاہ زاہد)

ورق تمام ہوا اور مدح باقی	سفینہ چاہیے اس بحرِ بے کراں کے لئے

متفرقات:

بحوالہ باقیات جہان امام ربانی مجدّد الف ثانی شیخ احمد سرہندیؒ، جلد اوّل۔ زیر سرپرستی پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد۔ مرتبین صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد، مولانا جاوید اقبال مظہر، ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری، امام ربانی فاؤنڈیشن کراچی اسلامیہ جمہوریہ پاکستان 1429ھ/2008ء،

حمد:

ہے کوئی طالب بخشش فلک سے آتی ہے	ہر ایک رات کے پچھلے پہر ندا تری

(خالد محمود خالد نقشبندی)

حضور خواجہ مسعود احمدؒ نے اعلیٰ حضرت بریلوی پر 20 سے زائد کتب لکھیں۔

حدیث ''جو مسلمانوں کے اُمور کا اہتمام نہ کرے وہ ہمارا نہیں'' صفحہ 167 مستدرک لحاکم 4/317۔
نجات کا طریقہ اہلسنت و جماعت کی متابعت ہے۔ مکتوبات شریف جلد ا۔ حصہ دوم۔
۔ شرع و عرفاں کو یکجا کیا شیخ مجدّد نے (صفحہ 172)
صفحہ 215 تا 220، سیّدنا امام ربانی کے مکاشفات 37 کی فہرست دی گئی ہے۔
صفحہ 495 باقیات جہان امام ربانی جلد اوّل۔ جناب سیّد چراغ علی شاہ پیر کالونی والٹن کا ذکر خیر ہے۔
صفحہ 449 سے لاہور کے مشائخ نقشبندیہ مجددیہ کا تذکرہ۔ (33 حضرات کا)

ا...... **حضرت خواجہ محمد طاہر بندگی میانی صاحب**ؒ (1576ء۔1635ء) راقم نے آپ کا ذکر خیر ''عباد الرحمٰن'' لکھا تھا جو شائع ہو چکی ہے۔

۲...... **آپ کے پانچ خلفاء:**

ا۔ ابو محمد قادری مدفون میانی صاحب لاہور
۲۔ سیّد صوفی (مدفون دہلی)
۳۔ خواجہ آدم نبوریؒ (مدفون جنت البقیع شریف مدینہ منورہ، سبحان اللہ! کیسے خوش قسمت! راقم)
۴۔ لکھن مست۔ (مدفون موری دروازہ لاہور)
۵۔ شیخ ابو القاسم (مدفون جدہ شریف)

حضرت سیّد خواجہ خاوند محمود المعروف حضرت ایشاں، بیگم پورہ (آں شاہ) بڑی شان والا، سیّدنا مجدّد اعظم مجدّد الف ثانی کے ہم عصر ہیں۔ خانقاہ آپ کے مزار کے ساتھ بیگم پورہ نزد باغبانپورہ کے قریب بلند و بالا روضہ کے ساتھ ہے مغل شہزادیاں سلطانہ بیگم (بابر کی نواسی) گل رُخ بیگم (بابر کی بیٹی) نے آپ سے بیعت کی۔

وصال:

12 شعبان 1052ھ/4 نومبر 1646ء۔

کئی ممالک میں رہے۔ اعلیٰ ترین عالم حق اور عارف باللہ تھے۔ ہمہ صاف حمیدہ و اخلاق

کے حامل تھے۔ کشمیر سے لاہور آئے جہاں آپ کا روضہ شریف ہے۔ وفات سے 15 دن قبل اپنے مرید نواب افتخار خان عالی جاہ سے فرمایا۔ ''15 دن کے بعد دارالبقا کو رحلت ہوگی'' جب 16 واں روز ہوا تو نماز مغرب کے بعد چند بار یہ پڑھا۔

الٰہی! غنچہ اُمید بکشا۔ گلی از روضہ جاوید نما

عشاء سے پہلے سجدہ ریز ہوئے اور جان عزیز جان آفرین کے سپرد کر دی۔ غسل کیلئے تختہ صندلین پر دراز کیا تو قضاراتہ بند کی گرہ ڈھیلی ہوگئی۔ غسال اس سے غافل تھا۔ مگر خواجہ ایشاں نے دونوں ہاتھ بڑھا کر تہ بند کی گرہ کو مضبوطی سے پکڑا اور کشف عورت نہ ہونے دیا۔ تمام حاضرین یہ دیکھ کر اقرار کیا ''اللہ کے ولی نہیں مرتے'' میران سیّد جلیل الدین صدر الصدور (شاہ جہان کی طرف سے) تجہیز و تکفین کیلئے آئے۔ دیکھا لب مبارک جنبش میں ہیں (آپ کے چھ فرزند تھے سبھی علمائے حق اور اولیاء اللہ تھے) خلفاء 16 بہت مشہور تھے۔ مزار پرانوار حضرت ایشاں لاہور سے مشرق جانب شالامار باغ کے متصل ہے۔ قریب ایک قدیمی مسجد ہے۔

۳...... **حضرت شیخ ابو محمد نقشبندی میانی صاحبؒ**: (علماء کے لئے ''ملا پھر میاں'' استعمال ہوتا رہا)

بستی میانی صاحب (علماء کی بستی) سرکاری نام شاہ پور۔ خواجہ طاہر بندگیؒ سے بیعت کی۔ مزار خواجہ طاہر بندگیؒ کی چار دیواری کے جنوبی گوشہ میں ہے پختہ چبوترے پر (راقم نے حاضری دی ہے) آپ علوم باطنی میں یگانہ تھے۔

۴...... **حضرت عبدالواحد نقشبندیؒ لاہور**:

سیّدنا خواجہ باقی باللہؒ کی خدمت میں پھر سرکار مجدد الف ثانیؒ کی خدمت میں گئے۔ خرقہ خلافت عطا ہوا۔ علوم ظاہری و باطنی کی تکمیل کے بعد لاہور میں آگئے۔ خواجہ ہاشم کشمیؒ کے ساتھی بھی رہے۔ مکتوبات شریف میں آپ کا ذکر ہے۔ (مکتوب 70، 307 میں) مزار لاہور میں تھا لیکن انقلاب کی نذر ہوگیا۔

۵......شیخ سعدی بلخاریؒ:

سعدی پارک مزنگ "جواہرالسرائر" آپ کی سوانعمری ہے۔ "ادفتہ السلام" میں بھی ذکر خیر ہے۔ سعادت منداز لی اور مقبول یزل تھے۔ "دنیا میں سعدی" "عقبیٰ میں سعدی"۔ سیّد الاوّلین والآخر ﷺ خیر النساء فاطمہ زہرا بتولؓ نے آپ کو اپنی فرزندی میں قبول فرمایا ہے۔ صفحہ 463، باقیاتِ جہان امام ربانی جلد اوّل۔ (بلا شبہ یقیناً بالکل درست ہے۔ راقم) چاروں فرزندان ولی اللہ تھے۔ دین متین کے چار ستون تھے۔

وصال 3 ربیع الثانی 1108ھ/ 20 اکتوبر 1696ء بعہد اورنگ زیب بادشاہ، بروز چہار شنبہ رحمت حق سے پیوست ہوئے۔ موضع مزنگ مدفون (موضوع مزنگ کے پاس)، مزار شریف سعدی پارک، ترمذی سٹریٹ کے اندر متصل عزیز پر واقع ہے۔ وصیت کے مطابق گنبد نہ بنایا گیا۔ (اب صرف مزار اور چار دیواری ہے) بحوالہ کتاب "تذکرہ سیّد آدم بنوری"۔ آسیب زدہ پر توجہ کرنا نہایت موثر تھا۔ "اگر خیریت مطلوب ہے یہاں سے چلا جا" (فرماتے بعض اوقات)، 40 سال لاہور میں رہے۔ آپ حضور سیّد الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اویسی بھی تھے۔ جس مدفون ولی کی طرف توجہ کرتے وہ فوراً آپ کے پاس حاضر ہو کر کفایت کرتے۔

۶......حضرت پیر زُہدیؒ میانی صاحب:

نام وجیہہ الدین، زہدی (زہد کرنے والے) شیخ سعدی بلخاری کے مرید تھے۔ شیخ محمد جان سہروردی لاہور سے فیض حاصل کیا۔ دنیا کی سیر فرمائی۔ حرمین شریفین نجف اشرف، کربلائے معلیٰ، بیت المقدس، بغداد شریف میں رہے۔ واپس لاہور آ گئے۔ حضرت میراں شاہ بھیکھ چشتی سے بھی خرقہ حاصل کیا۔ شاہ محمد غوث قادریؒ لاہوری سے سلسلہ قادریہ میں کلاہ عنایت ہوا۔ وصال 1140ھ/ 1727ء لاہور میں۔ میانی صاحب قبرستان میں مزار اقدس ہے قبر انور پر گنبد تھا۔ انقلاب زمانہ کے باعث گر گیا۔ مزار پر لوگ نمکین اور میٹھی روٹیاں بطور نذر و نیاز لاتے ہیں۔ (اور مرادیں پوری ہوتی ہیں۔ راقم)

۷...... حضرت حاجی محمد سعید نقشبندیؒ:

1056ھ میں ولادت، حافظ سعد اللہ مجددی سے خلافت ملی۔ بحوالہ ''شریف الشرفا'' خرقہ خلافت قادریہ سید محمود بن سیّد علی حسین کردیؒ سے ملا۔ ان سے ملاقات مدینہ منورہ میں ہوئی۔ لاہور کے محلہ دلاداڑی میں رہے۔ قیام گاہ کے پاس مسجد تھی۔ (احمد شاہ ابدالی نے لاہور پر پہلی مرتبہ حملہ کیا۔ صوبہ لاہور کو شکست ہوئی۔ لوگ آپ کے پاس آئے۔ کہا سب لوگ بھاگ گئے۔ ہم آپ کے بھروسے پر گھروں میں ہیں۔ فرمایا'' ہاں! ہم نے اللہ تعالیٰ سے امداد طلب کر لی ہے کہ ہمارا محلہ غارت گری سے محفوظ رہے تم کھلے دروازے اپنے اپنے گھروں میں بیٹھے رہو''۔

آخر شہر فتح ہو گیا۔ لوٹ مار کر گئی۔ احمد شاہ ابدالی شاہدرہ میں مقیم تھا۔ پوچھا، ''کوئی صاحب شریف وطریقت اس شہر میں ہے؟'' لوگوں نے حضرت کا نام لیا۔ تو احمد شاہ حاضر ہوا۔ سلام کیا، برائے دفاع اس محلہ میں اپنی فوج بھی مقرر کر دی۔ ''ہسٹری آف لاہور'' میں ہے کہ تیسری مہم میں آپ نے احمد شاہ ابدالی کو خط لکھا تھا۔ حاضر ہوا اور مرید ہو گیا۔ آپ ''پیر افغاناں'' مشہور ہو گئے۔ آپ کی ایک صاحبزادی کا نام بیوی صاحب جان دوسری رحمت بیوی۔

وصال:

5 ربیع الاوّل 1181ھ مزار کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج متصل میو ہسپتال نپیئر روڈ پر ہے۔ (ایک احاطہ میں) جو گوروں کے قبرستان کے متصل ہے۔

۸...... حضرت پیر سیّد میر جان کابلی نقشبندیؒ بیگم پورہ:

(بڑے پیر صاحب) سلسلہ نسب حضرت ایشانؒ سے ملتا ہے (ننھیال کی طرف سے) نہایت جید عالم حق تھے سوات میں حضرت اخوند صاحب قادری کی خدمت میں گئے۔ فرمایا'' آپ امرتسر جائیں''۔ امرتسر میں مجددی بزرگ سیّد احمد یار بخاری کے مرید ہوئے۔ خرقہ خلافت ملا۔ نہایت بلند مرتبت ولی اللہ تھے۔ اسلامی ملکوں کی بھی سیاحت فرمائی۔ 30 سال لاہور میں رہے۔ حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ، مولانا غلام قادر، خطیب بیگم شاہی مسجد جمعرات یا جمعہ کو آپ کے پاس

آتے۔ کشمیر میں بھی رہے۔ اہل تشیع کو صراط مستقیم پر لانے کی تبلیغ فرماتے۔ حُجرے، حویلی، مسافر خانہ بنوائے۔ سنت مطہرہ کے پابند تھے۔ بحوالہ ''مصباح الحقیقت'' ہر سال حرمین شریفین جاتے۔ آپ کے دو صاحبزادے تھے۔ جہاز کی تباہی پر دونوں بچے، بیوی سمندر میں ڈوب گئے۔ آپ ایک تختہ پر تین دن تیرتے رہے، کنارے پر لگ گئے، لاہور آ گئے۔

وصال:

یکم شعبان المعظم 1319ھ/ 13 نومبر 1901ء۔ حضرت ایشانؒ کے گنبد شریف میں دفن کیا گیا۔ تیسری قبر (روضہ) آپ کے بھائی کا ہے۔ بیگم پورہ نزد باغبانپورہ لاہور۔

۹...... سیّد منور علی شاہ نقشبندیؒ میانی صاحب:

والد سیّد صابر سہروردی، سلسلہ نسب حضرت غوث الاعظمؓ سے ملتا ہے۔ ارشاد: اہل طریقت کو اہل دنیا اور دنیا سے بالکل غرض نہ رکھنی چاہیے۔

وصال:

1364ھ/ 1848ء میں ہوا۔ مزار مبارک شیخ محمد طاہر بندگی مجدّدیؒ کے مزار کی چار دیواری میں ہے۔ مرجع خلائق ہے۔

۱۰...... سیّد محمود شاہ نقشبندی گھوڑے شاہؒ:

حضرت عبدالکریم مجدّدی کے مرید تھے کوچہ کوٹھی داراں، کشمیری بازار میں رہے تھے۔

وصال:

1280ھ/1862ء شمالی لاہور میں حضرت گھوڑے شاہ کے بالمقابل دفن کیا گیا۔ مزار شریف مرجع خلائق ہے۔

۱۱...... حضرت سیّد محمود آغا کابلی نقشبندیؒ بیگم پورہ:

آپ عشق حقیقی حد درجہ غالب تھا سکرت اور استغراق میں رہے۔ فارسی زبان میں ماہر تھے

تخلص تراب تھا۔

بدہ دستِ یقین اے دل کہ شاہ راہنما ایں جا　　　مے ایں جا، وحدت ایں جا، جاساقی مشکل کشا ایں جا
سرایں جا، سجدہ ایں جا، بندگی ایں جا، خدا ایں جا　　　بخاکِ درِ گہش خُو کُن گر مقصود مے خواہی

نوٹ:

شالامار باغ کی عمارت شاہجہان نے ایک سال چار ماہ پانچ دن میں چھ لاکھ روپے کی لاگت سے تیار کروائی تھی۔ ''شاہی حمام والے برج'' کی عمارت آپ کے وہاں سے جانے کے بعد برج گر گئے۔ نگران انگریز اور ناظم دونوں مصیبت میں پھنس گئے جو آپ کی وہاں موجودگی سے نفرت کرتے تھے۔ درگاہ حضرت ایشاں میں وصال فرمایا۔ ذی الحجہ 1291ھ/ 1882ء۔ ساری زندگی تجرد میں گزاری۔ حضرت ایشاں کے گنبد کے اندر مزار مبارک ہے۔ بیگم پورہ نزد باغبانپورہ، لاہور۔

۱۲...... حضرت شیخ محترم نقشبندیؒ:

اکبری دور میں ہوئے۔ 1690ء میں وصال فرمایا۔ روضہ شریف جی۔ ٹی۔ روڈ پر کواپریٹو سٹور کی آبادی کے نزدیک ایک سوامی نگر میں ہے جہاں سے ایک سڑک گڑھی شاہ کے پل کو جاتی ہے وہاں شاذ لیبارٹری کے اندر ایک گنبد ہے جس میں مزار تھا چند سال قبل لوگوں نے اسے اپنے رہنے کی جگہ بنالی۔ یہ فعل غلط ہے۔ سفیدی عربی فارسی کی تحریروں کو مٹا دیا گیا ہے۔ صد افسوس! کنیا لال نے ''تاریخ لاہور'' میں آپ کے مقبرے کے بارے میں لکھا ہے۔ گنبد عالیشان، چار محرابیں، دروازے نہایت شاندار ہے۔

ہادی سالکاں راہِ نجات　　　آں سلیمان دل و خرد آصف

''اللہ محمد ﷺ، علیؓ، عثمانؓ بھی لکھا۔ کلمہ طیبہ بھی، اُمت کیلئے عربی میں دُعائیں بھی لکھی ہیں۔ انگریز عہد میں مقبرہ کو نیلام کیا گیا۔ ایک انگریز نے خریدا۔ انگریز نے قبریں گرادیں۔ بعد میں یہاں سوڈا واٹر فیکٹری لگی۔ سرکاری نزول کے رجسٹر میں لاوارث اندراج تھا۔ (ظالمانہ اقدام ہیں۔ راقم)

۱۳......خواجہ غلام مرتضیٰ نقشبندیؒ، عثمان گنج:

(بیرون شیرانوالہ گیٹ) خانقاہ ''قلعہ شریف'' کے نام سے مشہور رہی۔1885ء میں بستی بیلہ رام (عثمان گنج) لاہور میں آ گئے۔وفات 21 فروری 1903ء، 22ذی قعد 1320ھ، عثمان گنج ہی میں مزار اقدس ہے۔ ہفت روزہ ''الفقیہ'' امرتسر میں آپ کے صاحبزادے کے مضامین شائع ہوتے تھے۔''حج فقیر برآستانہ پیر'' کتاب کا نام ہے۔شجرہ نسب سیّدنا وسیّدی مجدّد الف ثانیؒ سے ملتا ہے۔ریاضت ومجاہدہ بہت کیا۔صاحب کمال (یااللہ یارحیم وکریم ورحمٰن وغفور غفار ستار العیوب ''رب اشرح لی صدری، یسّر لی امری...... اپنے جملہ محبوبوں اور مقبولوں کے طفیل۔کام طویل ہے، وقت قلیل ہے، صحت علیل ہے، یہ ناکارہ، بے سہارا، ظاہری بھی ہے، تنہائی بھی ہے، بظاہر کوئی پوچھنے والا نہیں ہے، یہ کام جلدی مکمل فرمادے، جلدی جلدی بار بار حرمین شریفین کی ہر سال کئی کئی بار حاضری عنایت فرماتے رہیے، مرشد خانہ آستانہ توکلیہ محبوبیہ صدیقہ کی بھی حاضری اس طرح۔یہاں حسب سابق اتفاق، اتحاد، یگانگت، موافقت، یکجہتی کی فضائیں عنایت فرمادے۔اگرچہ فیضان و برکات، انوارات اصحاب مزار مقدس تو ہر لمحہ ہر ساعت جاری وساری ہے، تصرفات بھی ہر وقت موجزن ہیں۔

آستانہ مقدسہ عالیہ ہر لمحہ مرکز فیضانِ باطنی وظاہری کا سرچشمہ، منبع ماخذ ہے۔مزید ترقیاں، بزرگیاں عنایت فرمادے۔ مکان محمد احمد کو بھی آباد فرمادے۔ہمیشہ اسے مع جملہ مکین اپنی پناہ خصوصی سلامتی وحفاظت میں رکھیئے۔یہ زمانہ نہایت پر خطر وفتن ہے۔ہمیں محفوظ فرماتے رہیے ہمیشہ کیلیئے۔بحرمۃ وبرکۃ شفیع اعظم ترین گنہ گاران سیّد جملہ کائنات وباعث جملہ تخلیقات سرکار دوعالم سیّد المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام۔یااللہ!

جب دم واپس ہو یا اللہ لب پہ ہو لا الہ الااللہ

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اصحابہ، احبابہ، اولیائہ، سلّم۔

محمد عبدالخالق توکلی

نکما تہی دامن ہیچمدان......رحمت وبخشش کا امیدوار (آمین ثم آمین)

یااللہ! ایک اور درخواست عاجزانہ مفلسانہ کہ حضور رحمۃ اللعلمین صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمّت پر رحم فرما۔ آجکل مسلمانوں کا برا حال ہے۔ اغیار کی غلامی میں بری طرح پھنسے ہیں۔ شکل وصورت وسیرت مثل اغیار بنا رکھی ہے۔ راقم بے چارہ سرکار دو عالم خیر البشر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بھی بے مثل مقدس عالی شان دربار اقدس میں جناب حالی کی التجا (نظم) کا پہلا شعر عرض کرتا ہے۔

اے خاصئہ خاصانِ رُسل وقت دُعا ہے　　　اُمّت پہ آ کے تیری عجب وقت پڑا ہے

اور اپنے لیے:

غریبم یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غریبم　　　ندارم درجہاں جُز تو حبیبم

بحرمت اصحاب البدرؓ

خواجہ غلام مرتضٰی نقشبندیؒ 1855ء میں لاہور آئے۔ محلّہ عثمان گنج املی والی مسجد میں رہے، صفحہ 478۔ یہ میاں محمد شرقپوریؒ، حضرت گولڑویؒ، حضرت جماعت علی شاہؒ کا دور تھا۔

وصال 22 ذی القعد 1320ھ بعمر 90 سال۔ قیام گاہ محلّہ عثمان گنج میں دفن کیے گئے۔ متصل ریلوے لائن۔

۱۴...... حضرت عبدالغفار نقشبندیؒ، باغ گل بیگم (میانی صاحب):

آپ ماہانہ رسالہ ''وعظ'' بھی نکالتے تھے۔ رسالہ درود شریف کے مجموعہ کا نام ''عشرہ کاملہ'' ہے۔ ''خزائن البرکات'' بھی۔ دیگر بے شمار کتب لکھیں۔ سلسلہ طریقت نقشبندیہ تھا۔ وصال بروز بدھ 17 جمادی الآخر 1320ھ، مزار میانی صاحب کے قبرستان میں باغ بیگم کے نزدیک ہے۔

۱۵...... حضرت خواجہ نور محمد نقشبندیؒ، عثمان گنج (شیرانوالہ دروازہ):

بن خواجہ غلام مرتضٰی: ولادت جمعہ شریف 1313ھ/4 ستمبر 1896ء موضع لال سنگھ شرقپور شریف۔ تمام علوم دینیہ میں مکمل مہارت کے حامل تھے۔ سنت مطہرہ کے پابند تھے، عظیم عارف باللہ تھے۔ بدعقیدہ اور گستاخ عوام کے سخت خلاف تھے۔ ''حجت ربانی'' آپ کی مشہور کتاب ہے دیگر بے شمار کتب کے بھی مصنف تھے وصال کی خبر پہلے دے دی۔ فرمایا ''فقیر سیّد المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر

مبارک سے زیادہ عمر نہیں چاہتا''۔ بدھ یکم ذی قعد 1377ھ/ 21 مئی 1956ء بعمر 63 سال وصال فرمایا، مزار انور شیرانوالہ گیٹ کے باہر ریلوے لائن کے قریب محلہ عثمان گنج میں ہے۔

۱۶...... سیّد دیدار علی شاہ نقشبندیؒ دہلوی دروازہ لاہور:

تمام علوم ظاہری و باطنی سے مالا مال تھے۔ تمام سلاسل سے خلافت ملی۔ 1923ء میں دوسری بار لاہور آئے۔ بطور خطیب مسجد وزیر خان ڈیوٹی دی۔ 1924ء میں انجمن حزب الاصناف کی تشکیل کی۔ ان کے بیٹے سیّد ابوابرکات سیّد احمد قادری بہت مشہور ہوئے۔ بے شمار کتب لکھیں۔ سنت مطہرہ کے بہت پابند رہے۔ دوسرے صاحبزادے علامہ ابوالحسنات سیّد محمد احمد قادری تھے۔ وصال 22 رجب 1354ھ۔ اندرون دہلی دروازہ دارالعلوم حزب الاصناف میں مزار اقدس ہے۔

۱۷...... جناب حاکم علی نقشبندیؒ، پکی ٹھٹھی:

والدین کوٹلی ضلع گوجرانوالہ کے رہائشی تھے ولادت 1297ھ میں ہوئی۔ فرماتے ''قرآن کریم میری خوراک، میری رُوح، میرے دل کا سرور ہے۔ اس کے بغیر میں زندہ نہیں رہ سکتا''۔ (راقم کی خوراک، رُوح، دلی سرور بھی آجکل محبوبانِ حق تعالےٰ کی کتب میں سے ہیرے جواہرات بمطابق اپنے ذوق چُن چُن کر اکٹھے کرنا ہی ہے۔ فی سبیل اللہ برائے اشاعت تعلیمات اسلامیہ و حصول خوشنودی ارواح طیبہ) اپنے بیٹے کی شدید علالت کی خبر اہلیہ کی طرف سے حضرت خواجہ حاکم علی کو دی گئی مگر آپ اپنی منزل پوری کئے بغیر گھر نہ آئے اور بیٹا وفات پا گیا۔ حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ سے بیعت ہوئے۔ جلد ہی صاحب کمالات وانوارات بن گئے۔ پکی ٹھٹھی لاہور میں رہنے لگے۔

وصال:

بروز پیر 11 ذی الحجہ 1358ھ/ 22 جنوری 1940ء کو ہوا۔ روضہ ملتان روڈ پر دارلشفقت کے طیبہ کالج کے متصل پکی ٹھٹھی کو جانے والی سڑک کے دائیں جانب سبز گنبد میں واقع ساتھ ایک مسجد بھی ہے۔

۱۸......خواجہ خدا بخش نقشبندیؒ۔کوٹ خواجہ سعید لاہور:

ولادت میانوالی میں 1900ء کے لگ بھگ ہوئی۔سیّد جلال الدین مجدّدی کے خلیفہ بنے۔مسجد وزیر خان کے حجرے میں رہے۔نظر وتوجہ نہایت اکسیر تھی۔

وصال:

بروز جمعہ شریف 29 رمضان کریم 1359ھ/ یکم نومبر 1940ء کو ہوا۔کوٹ خواجہ سعید شمالی لاہور کے قبرسان میں دفن کیا گیا۔کئی کرامات آپ سے ظاہر ہوئیں۔

۲۰......مولانا محمد نبی بخش حلوائیؒ (جامع مسجد کوتوالی، بیردی دہلی دروازہ):

محبوب ترین حلوہ فروش رہے۔صاحب کمال اور ولایت مجدّدی بھی تھے۔آپ نے تفسیر نبوی لکھی اور کتب بھی۔اہلسنت و جماعت کے صحیح عقاید کی اشاعت میں بہت جدو جہد و جہاد فرماتے رہے۔

وصال:

1944ء میں ہوا۔مزار جامع مسجد کوتوالی کے پہلو میں ہے۔

۲۱......مہر محمد صوبہ نقشبندی میانیؒ صاحب لاہور:

اوراد تسمیہ پڑھتے ،غلام مرتضیٰ مجدّدی سے خلافت ملی۔شعروشاعری سے بھی لگن تھی۔نعتیہ کلام کے بہت دلدادہ تھے۔1919ء میں حج کیا۔(زوجہ مہر النساء نیک خاتون تھیں) خلفاء بے شمار چھوڑے۔

وصال:

بروز جمعرات 24 صفر 1364ھ/ 8 فروری 1945ء۔کوٹ خواجہ سعید کے قبرستان میں مزار اقدس ہے۔ساڑھے پانچ سال بعد عقیدت مندوں نے رات کی تاریکی میں جسم مبارک نکالا اور قبرستان میانی صاحب میں دفنایا۔بہاولپور روڈ سے مزنگ چونگی کو آتے ہوئے لب سڑک واقع

ہے۔آغا حشر کشمیری، مولانا احمد علی لاہوری کی قبور سے ذرا آگے سڑک کے دائیں جانب پر وقار مقبرہ ہے۔

۲۲......سیّد چراغ علی شاہؒ، پیر کالونی والٹن لاہور:

نجیب الطرفین سید، ہوشیار پور کے قصبہ بسی ولی داد خان میں آپ کے بزرگ آباد تھے۔ 1877ء میں ولادت ہوئی۔سلسلہ نقشبندیہ کے نامور بزرگ حضرت خواجہ سائیں توکل شاہ مست انبالوی عرشی دستار والے ملقب حبیب الرحمٰن نے آپ کو گھٹی بھی دی۔نام چراغ علی رکھا اور خصوصی دُعاؤں سے بھی نوازا۔اوائل میں والدین فوت ہو گئے۔پھر نیک سیرت بیوی ملی وہ بھی فوت ہو گئی۔ کئی علماء سے دینی تعلیم حاصل کی۔

حضرت پیر سید جماعت علی شاہ لاثانیؒ سے بیعت ہوئے۔خلیفہ بھی بنے۔1965ء میں آپ نے ریلوے ٹریننگ سکول والٹن لاہور میں مستقل اقامت اختیار کی۔یادگار تصنیف ''تنویر لاثانی'' اور ''ذکر حبیب کم نہیں وصل حبیب سے'' معروف ہیں۔(راقم نے 1961ء میں زیارت کی تھی)

وصال:

16 محرم الحرام 1389ھ/4 اپریل 1969ء بروز جمعۃ المبارک۔

بعمر 92 سال، نماز جنازہ تین بار ادا کی گئی۔فیض ہمہ گیر رہا، دوبار حج کیا۔خلفاء بے شمار ان میں شیخ الحدیث سید محمد شاہسوار علی شاہ ناظم اعلیٰ جامعہ چراغیہ گوجرہ، شیخ الحدیث سید جلال الدین بھکھی شریف (گجرات) مناظر اسلام مولانا عنایت اللہ سانگلہ ہل، مفتی احمد یار خان گجراتی، سید عاشق حسین شاہ سرہندی شیخوپورہ، سے راقم متعارف ہے۔(بے مثل کتاب ھذا باقیاتِ جہان امام ربانیؒ جلد۔ا، میں 41 خلفاء کے اسمائے گرامی دیئے گئے ہیں۔مزار پیر کالونی والٹن لاہور کینٹ میں برلب سڑک ہے۔

۲۳......صاحبزادہ حافظ سیّد محمد ارشاد حسین شاہؒ پیر کالونی والٹن:

وفات 9 شعبان المعظم 1418ھ/10 دسمبر 1947ء بروز بدھ۔

۲۴......صاحبزادہ سیّد محمد انیس المجتبیٰ ضیاء الحسن شاہ:

پیر کالونی والٹن، وفات 27 رمضان المبارک 1419ھ/16 جنوری 1999ء۔

۲۵......حضرت فتح محمد اچھروی لاہور:

بچپن سے نابینا تھے علم لدّنی سے بہرہ ور ہوئے بوجہ چیچک بینائی ختم ہوئی تھی۔قرآن مجید حفظ کیا۔عربی، فارسی اُردو کی زبانی تعلیم حاصل کی۔خواجہ عبدالرسول مجدّدی سے بیعت ہوئے۔ خلافت بھی ملی۔تبلیغ اسلام خوب کی۔مجیب الداعوت تھے،حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ اور خواجہ توکل شاہ انبالویؒ آپ کے ہم عصر بزرگ تھے۔

وصال:

بروز ہفتہ 29 شوال 1335ھ/16 اگست 1917ء،اچھرہ کے قبرستان میں مزار پاک ہے۔

۲۶......مناظر اسلام مولانا محمد عمر اچھروی:

اچھرہ لاہور،عوامی خطیب نزد قصور کاہنہ لاہور میں 1902ء میں پیدا ہوئے۔مولوی محمد عبداللہ امرتسری ثم روپڑی سے بھی سند حاصل کی۔ بزبان پنجابی تقریر کا آغاز کیا۔1934ء میں لاہور میں مقیم ہوئے۔اغیار بدعقاید پر برق بار تنقید کرتے۔تصانیف، مقیاس حنفیت، مقیاس مناظرہ ،مقیاس خلافت ،مقیاس نور، مقیاس الصلوٰۃ ،مقیاس وہابیت ،(مقیاس توحید، مقیاس میلاد، مقیاس حیات، مقیاس اسلام، تاحال مسودات کی شکل میں ہیں) حضرت میاں شیر محمد شرقپوری قدس سرہ العزیز سے بیعت ہوئے اور ہر میدان میں فتح یاب ہوئے۔150 مناظرے جیتے۔اچھرہ لاہور میں دارالمقیاس تعمیر کیا۔ماہنامہ المقیاس جاری کیا۔جمعتہ المسلمین قائم کی۔المیقا پریس لگایا۔ حضرت داتا صاحب گنج بخش ہجویری لاہوریؒ کی جامع مسجد شریف میں سولہ سال خطابت فرمائی ۔سُنی عوام کو زندہ کیا۔وفات 9 ذی القعدہ 1391ھ دفن اچھرہ میں پیدا ہوئے۔

۲۷......حکیم غلام محمد ترنم میانیؒ صاحب:

امرتسر کے ایک غریب کشمیری گھرانے میں پیدا ہوئے۔قالین بانی کا ہنر سیکھا۔تعلیم کی

طرف دوبارہ راغب ہوئے۔ منشی فاضل کیا پھر ادیب فاضل، فن طب بھی سیکھا بطور شاعر تخلص ترنم، ہال بازار امرتسر میں 1931ء میں جامعہ اسلامیہ کی بنیاد رکھی۔ 1947ء میں گوالمنڈی نزد امرت دھارا بلڈنگ لاہور میں سکونت پذیر ہوئے۔ نعتیہ کلام نہایت معیاری ہوتا۔

مولانا ظفر علی خان نے لکھا:

ترنم چاند ہے اس شہر میں علم اور حکمت کا
درخشاں اس کے ہالے میں مسلمانان امرتسر

لاثانی خطیب بھی بن گئے۔ امرتسر کی مساجد آباد ہوگئیں۔ ''انجمن تبلیغ الاصناف'' کے روح رواں تھے، حضرت داتا گنج بخش کی مسجد شریف میں وعظ خطابت فرمایا کرتے۔ مسجد سول سیکرٹریٹ میں بھی رہے، جمعیت علمائے پاکستان کی بنیاد ڈالی۔ کشمیر کی جنگ میں اگلے مورچوں تک گئے۔ حضرت پیر سیّد جماعت علی شاہ علی پوری سے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں بیعت تھے۔ حضرت علی حسین شاہ چشتی نظامی کچھوچھوی سے بھی استفادہ کیا۔

بطور نمونہ ایک نعت کے چند اشعار

میں نیاز مند حضور ہوں میں اسیرز لف جہاں نہیں
مجھے نام پاکؐ سے ہے غرض ،کوئی فکر سُود و زیاں نہیں
جو خدا کا خاص حبیب ہو جو خدا کے عین قریب ہو
کرے وصف اس کے بشر بیاں یہ مجال و تاب وتواں نہیں
جو حریق سنو یہ رسولؐ ہے وہی ذاتِ حق کو قبول ہے
یہ ہے اکِ حقیقت مستقل کوئی اس میں وہم و گمان نہیں

☆......راقم نے خواجہ مسعود احمد مجدّدی اور آپ کے والد ماجد کی کتب کی زیارت کے بعد یہ سمجھا کہ یہ دونوں ہستیاں علوم ظاہری و باطنی کے بے کنار سمندر تھے۔ تحریر و تقریر و تحقیق کے میدان میں ید طولیٰ رکھتے تھے۔ (راقم الحروف توکلی)

وفات سے چند سال پہلے ذیابیطس (شوگر) کا مرض لاحق ہو گیا تھا دل اور جگر متورم ہوئے، بستر مرگ پر بھی صوم وصلوٰۃ کے پابند رہے۔ بالآخر نقشبندی مبلغ اسلام 17 محرم الحرام 1379ھ/24 جولائی 1959ء بروز جمعرات کی درمیانی شب رحلت فرما گئے۔ قبرستان میانی صاحب میں دفن ہوئے۔

۲۸......مولانا محمد احمد قریشی مظہری: ٹاؤن شپ لاہور

ولادت:

1341ھ/1923ء دہلی کے مفتی اعظم سے بیعت ہوئے۔

وفات:

27 شوال المکرم 1407ھ/ 25 جون 1987ء شیخ زید ہسپتال لاہور میں ہوئی۔ میانی صاحب قبرستان میں دفن ہوئے۔ نزد دربار اقدس حضرت خواجہ محمد طاہر بندگیؒ۔

۲۹......قاضی صفدر حسین صدیقی مظہریؒ: سنت نگر

نسباً صدیقی، مسلکاً حنفی، مشرباً نقشبندی، ولادت دہلی میں، بیعت سے پہلے ظاہر شریعت کے مطابق نہ تھا۔ جب بیعت ہوئے، انگریزی تہذیب کے لبادے کو اُتار پھینکا۔ خود لاہور میں تھے مرشد کریم دہلی میں۔ اس لئے مفتی اعظم کے حکم سے مولانا عبدالغفور مدنی کے خلیفہ جناب علاؤالدین نے منازل سلوک طے کرائیں۔۔ مرشد کریم مفتی اعظم شاہ محمد مظہر اللہ علیہ الرحمۃ اور خصوصاً، حضرت مجدّد اعظم حضرت مجدّد الف ثانیؒ سے خاص نسبت تھی۔

۳۰......مولانا سیّد محمد الیاس زیدی مظہریؒ کاہنہ نو۔ لاہور

سلسلہ نسب 32 ویں پشت میں سرکار دو عالم ﷺ سے ملتا ہے۔

ولادت:

1330ھ/1912ء قصبہ بہاؤ الدین نگر (متصل دہلی) میں ہوئی۔ 1948ء میں

پاکستان آئے۔ ٹنڈو محمد خاں سندھ میں رہ کر لاہور آ گئے۔ کاہنہ نو آباد کیا۔ مسجد نور المساجد میواتیاں تعمیر کرائی۔ 1961ء میں مرشد کریم مفتی اعظمؒ پاکستان آئے۔ مولانا الیاس کو اجازت وخلافت عنایت فرمائی۔

وفات:

8 جمادی الثانی 1420ھ/19 ستمبر 1999ء، بروز اتوار وصال فرمایا۔

۳۱...... الحاج مولانا باغ علی نسیمؒ:

آپ حضرت مولانا محمد نبی بخش حلوائی کے مرید، شاگرد، جانشین تھے۔ صوفی غلام حسین گوجروی نقشبندی آپ کے ہم سبق تھے اور حضرت جناب پیر زادہ اقبال احمد فاروقی بھی۔ پیرزادہ نے 1924ء میں مکتبہ نبویہ کی بنیاد رکھی۔ (پیرزادہ اقبال احمد فاروقی وصال فرما چکے ہیں۔ راقم)

۳۲...... حضرت صوفی حاجی فضل احمدؒ، موہنی روڈ، لاہور:

(راقم نے بارہا آپ کی زیارت کی ہے۔ حضرت محمد عمر محبوب الٰہی بیر بلوی کے خلیفہ تھے۔ ''ماہنامہ سلسبیل'' کا مدیر اعلیٰ)۔

ولادت:

1906ء قصبہ نور پور تھل خوشاب میں ہوئی آٹھ سال کی عمر میں نماز تہجد شروع کی۔

آخر دم تک قضا نہ ہوئی 37 سال بغیر معاوضہ مسجد نور بیرون موری گیٹ لاہور جمعہ شریف پڑھایا۔ پھر موہنی روڈ پر اپنی رہائش کے قریب اپنے مرشد خواجہ محمد عمر بیر بلوی کے نام پر مسجد عمر تعمیر کروائی۔ خواجہ غلام حسن سواگ (لیہ) کے دامن ارادت سے بھی وابستہ رہے۔ 1937ء میں حج کی سعادت حاصل کی۔ واپسی پر پیر سواگ نے بنفس نفیس ملتان کے ریلوے سٹیشن پر استقبال کیا۔ حضرت احمد گل سے بھی فیض لیا۔ شریعت وطریقت کے مجمع البحرین اور علوم قدیمہ وجدیدہ کا حسین سنگم خواجہ محبوب الٰہی محمد عمر بیر بلوی کی خدمت اقدس میں آخر پر حاضر ہوئے تھے۔

''انقلاب الحقیقت''، میں حضرت بیر بلوی نے حضرت شرقپوری کا ارشاد گرامی تحریر فرمایا

ہے۔ مرید صادق وہ ہے جو مرشد کامل پر اپنا جان و مال نثار کردے۔ ممتاز عالم دین نامور محقق مولانا عبدالصمد صارم الازہری (مصنف کتب کثیرہ، استاد ادبیات، عربی اورینٹل کالج لاہور) تحریر کرتے ہیں میں نے حضرت حاجی صاحب کو فنافی الشیخ پایا۔ مفہوم:

1961ء میں ''ادارہ تصوف'' کی بنیاد ڈالی گئی بڑے بڑے حضرات جناب حاجی صاحب کے پاس آتے رہے مثلاً ڈاکٹر برہان الدین فاروقی، ڈاکٹر عبدالغنی ملک، ڈاکٹر دل محمد قریشی، ڈاکٹر محمد عبدالقوی لقمان، ڈاکٹر محمد یوسف، چوہدری مظفر حسین، مولانا عبدالستار خان نیازی، جسٹس پیر کرم شاہ الازہری، جسٹس سعید الرحمٰن، ڈاکٹر رانا سعید الزمان، سیّد سرمد مقصود الحسینی، پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری، ڈاکٹر ایم۔ اے۔ لون، ڈاکٹر محمد اقبال خان سنبل، بریگیڈیر ڈاکٹر محمد ظفر خان، پروفیسر محمد اکبر خان سنبل، محمد حیات اللہ خان، جناب عابد نظامی، جناب عارف نظامی۔

وفات:

جمعہ شریف 14 جمادی الاوّل 1412ھ/22 نومبر 1991ء مجاہد ملت عبدالستار خان نیازی نے نماز جنازہ پڑھائی۔ مسجد عمر ہی کے متصل مدفون کئے گئے۔

۳۳..... مناظر اسلام صوفی محمد اللہ دتہ، بن پورہ لاہور:

''آستانہ ہنجروال ملتان روڈ لاہور''

وفات:

25 رمضان المبارک 1405ھ/15 جون 1985ء بوجہ عارضہ گردے، مزار دن پورہ مسجد کے صحن کے متصل میں مزار شریف ہے۔ بے شمار کتب کے مصنف ہیں آپ کے پیشوا حاجی محمد اکبر مجدّدی ہیں۔

سیّد نا مجدّد الف ثانیؒ کی نذر، از راقم

ے تیری لحد کی زیارت، ہے زندگی دل کی
مقام خضر سے اُونچا مقام ہے تیرا

(یہاں خضر سے مراد علامہ اقبال کے نزدیک ان کے مرشد سیّد وزیر علی نقشبندی تھے) صفحہ 533،

۳۴......حافظ سیّد وزیر علیؒ:

ولادت:

18 ذی الحجہ 1240ھ/عمر 108 سال۔

وفات:

5 جمادی الثانی 1348ھ/دسمبر 1929ء۔

آباؤ اجداد بھی اولیاء اللہ تھے۔ حافظ صاحب نے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ حضرت صوفی گل قدس سرہ' کابلی سے بیعت تھی۔ حضرت صوفیؒ مع اہل وعیال ہرات جارہے تھے دورانِ سفر ہزاریوں نے آپ کو شہید کر دیا۔ ایک ٹیلے پر رہائش تھی یہیں مزار ہے کئی ممالک میں اپنے سلسلہ عالیہ کی اشاعت فرماتے رہے۔ ''شیریں حوض'' پر ہر سال عرس مبارک سیّدنا مجدّد الف ثانیؒ مناتے تھے۔ وصال 1339ھ۔ بے شمار خلفاء چھوڑے۔

اہم نوٹ:

سیّدنا وسیّدی خواجہ محبوب عالم ہاشمی سیّدی مجدّدی توکلی 1266ھ، 1850ء/1335ھ، 1917ء۔ مزار پر انوار بمقام سیّد اشرف۔ (راقم بے علم ناکارہ کے پیشوا و ملجاو ماویٰ محسنِ اعظم دین و دنیا آخرت مع آنحضور کے جگر گوشہ صاحبزادہ پیر دستگیر قبلہ عالم قبلہ ام حضرت خواجہ صدیق احمد شاہ سیّدی قدس سرہ' الصمد)

آنجناب خلیفہ اعظم حضرت شہنشاہ متوکلین علوم لدنی کے بے بہا بے کنار سمندر حضرت خواجہ سائیں توکل شاہ مست انبالوی علیہ الرحمتہ کے سوانح حیات کیلئے ''ذکر محبوب'' کا مطالعہ فرمائیے جو حضرت خواجہ صدیق احمد شاہ نے تحریر فرمائی۔ کئی بار شائع ہو چکی ہے۔

پروفیسر سیّد محمد کبیر احمد مظہرؒ کے مقالہ سے چند جملے:

احوال زندگی:

ولادت:

ولادت طیبہ سیّد اشریف میں ہوئی۔ والد ماجد مولانا رکن عالمؒ عارف باللہ اورفقیہہ تھے والدہ ماجدہ سیّدہ مریم بی بی، م1344ھ/1825ء اسم بامسمی ،متقی ،باکرامت ،ولیہ کاملہ تھیں۔

1857ء کی جنگ آزادی کے بعد برصغیر میں برطانوی حکومت مستحکم ہوگئی تھی ۔اکابر علماء مکہ مکرمہ ،مدینہ منورہ کی جانب ہجرت کر گئے تھے ۔کئی مقامات میں مختلف علماء سے تحصیل علم فرماتے رہے بالآخرلاہور سے چل پڑے اور مشرقی پنجاب میں کئی علماء سے علم حاصل کیا۔ تفسیر ،حدیث ،فقہ اور تمام علوم اسلامیہ ودینیہ پر مکمل عبور فرمالیا۔ رُوحانی منازل کی خاطر انبالہ شریف خواجہ توکل شاہ کی خدمت میں حاضر ہوئے ۔ بیعت ہوئے ،خلافت پائی ،ایک اُمّی فقیر کے پاس ایک مفسر ،محدث ،فقیہ ،قاضی ،مفتی 11 سال کا عرصہ رہے۔

حضرت انبالویؒ کا وصال 1315ھ/1897ء میں ہوا۔اس کے بعد آپ بغداد شریف کچھ عرصہ رہے ۔ جناب غوث اعظمؒ کے روضہ شریف پر دو سال معتکف رہے ۔ عظیم جید علماء سے مستفید ہوتے رہے ۔اہم اسلامی کتب کا ایک ذخیرہ خریدا اور ساتھ لائے۔

تصانیف:

ذکر خیر ،خیرالخیر ،ذکر کثیر ،خیر کثیر ،تنویرالابصار ،شب حسین برعرش بریں ،حیواۃ الروح اور دیگر کئی کتب تحریر فرمائیں ۔تمام بلاشبہ بے مثل ہیں ۔سیّد اشریف میں ہر سال 27,26 رجب شریف کو عرس مبارک ہوتا ہے۔جس کا سارا پروگرام نہایت شاندار ہوتا ہے۔

ازواج اور اولاد:

مدرسہ علوم عالیہ اسلامیہ حسین بخش دہلی میں جہاں آپ پڑھاتے تھے۔دہلی کی ایک بزرگ نیک خاتون سے پہلی شادی کی ۔اس خاتون کے والد دہلی کی جامع مسجد کے خطیب اور مفتی شہر تھے۔ یہ خاتون سیدہ ولیہ کاملہ تھیں ۔ان سے ایک بیٹے پیدا ہوئے جو 25 سال کی عمر پاکر فوت ہو

گئے۔قبر سید اشریف ہی میں ہے۔یہ زوجہ شادی کے دو سال بعد فوت ہو گئیں۔دہلی میں مدفون ہوئیں۔

آپ کی دوسری شادی پانڈ وول ضلع منڈی بہاؤالدین میں ایک خاتون آمنہ بی بی سے کی۔ان سے چار صاحبزادیاں اور ایک صاحبزادہ پیدا ہوا۔صاحبزادی صالحہ بی بی،سکینہ بی بی،حلیمہ بی بی،معصومہ بی بی اور صاحبزادہ شیر عالم۔م1979ء۔

تیسری شادی بغداد شریف میں ہوئی۔ایک برگزیدہ اور صالح گھرانے میں شادی کی۔ان سے ہونے والی اولاد کا علم نہیں ہے۔جب بغداد سے سید اشریف آگئے تو ہر ماہ باقاعدگی سے زوجہ محترمہ کو اخراجات بھیجتے تھے۔

چوتھی شادی شاہ آباد کرنال میں ایک سیّد زادی سے ہوئی۔یہ حضرت خواجہ انبالویؒ کے حکم سے حضرت پیر جی سیّد علی حسین شاہ نقشبندی توکلی کی دختر سیدہ بشیر النساء بیگم سے ہوئی۔صرف ایک صاحبزادے حضرت مولانا صدیق احمد شاہؒ صاحب 1334ھ/ 1916ء میں پیدا ہوئے۔آپ درگاہ عالیہ کے پہلے سجادہ نشین ہوئے اور 17 ربیع الثانی 1394ھ/ 10 مئی 1974ء کو جمعہ اور ہفتہ کی رات 11 بجے وصال فرما گئے۔اور سید اشریف اپنے والد گرامی کے پہلو میں روضہ شریف کے اندر دفن ہوئے۔اور زوجہ محترمہ 16 جمادی الاوّل 1384ھ/ 13 ستمبر 1965ء کو 607 سال کی عمر پا کر فوت ہوئیں۔جن کا روضہ شریف دربار شریف کے قبرستان میں ہے۔

خواجہ محبوب عالم ہاشمی کے خلفاء بے شمار 31 کی فہرست صفحہ 549,548 پر درج ہے۔(جہان مجدّ دالف ثانی جلد 11)۔مریدین کی تعداد میدان عرفات میں موجود بموقع حجۃ الوداع حضرت نبی کریم ﷺ کے صحابہؓ کے برابر ہے۔(ارشاد خواجہ صاحب،راوی سید حبیب اللہ شاہ گجراتی)

چند خلفاء کے نام:

خواجہ نور عالم نقشبندی......مولانا اصغر علی شاہ رادودی......مولانا رحمت علی شاہ قصبہ مہتم ضلع رہتک بھارت مدفون تطیہ ضلع ملتان......مولانا عبداللہ جان پٹی ضلع امرتسر......مولانا عبدالکریم شاہ کھبا راجپوتاں (امرتسر)......مولانا حبیب اللہ شاہ نقشبندی محلہ نیو مسلم آباد گجرات......مولانا خواجہ

اللہ رکھا موضع خواص پور (امرتسر) مزار میاں چنوں (راقم اس وقت نہایت علیل ہے مزید اسماء گرامی لکھنے سے قاصر ہے) اس "ذکر خیر" میں مصنف نے حضور خواجہ محبوب عالم ہاشمی کی ریاضت، مجاہدات، رُوحانی مقامات، عروج، مکاشفات، کرامات، اخلاق حسنہ کا ذکر نہیں کیا۔ مزید مطالعہ کیلئے "ذکر محبوب" قبلہ خواجہ صدیق احمد شاہ کا مطالعہ فرمایئے یہ ایک بہترین سوانعمری اور اسلامی تصوف و طریقت پر نہایت اعلیٰ تفصیلی مواد سے لبریز ہے۔

نسخہ جات

بحوالہ کتاب "طریقت کے چراغ" مصنف شاہ محمد افضل قادری چشتی "افضل سرکار"

(ذکر کی نشو ونما کیلئے فکر کے پانی کے ضرورت ہے مراقبہ قرب کا وسیلہ ہے)

غربت دور ہونے کا نسخہ:

بسم اللہ ،ماشاء اللہ ،لاحول و لا قوة الا باللہ العلی العظیم کا ورد بھی ہے۔

حدیث: مومن کی رُوح قرض کے سبب معلق رہتی ہے جنت میں داخل نہیں کی جاتی۔ کفر وشرک کے فتوے لگانے سے بچو۔ (ماخوذ "چند جواہرات" (مترجم)

تشخیص مریض:

مریض پر 7,7 بار الحمد آخری چار قل پڑھ کر پھونکو اگر مرض بڑھے تو آسیب کا اثر ہوگا۔ اگر مرض کم ہو تو جادو ہوتا ہے۔ بدستور رہے تو مرض جسمانی ہے۔

☆ محققین مشرق نے جناب مجدّد الف ثانیؒ پر بہت کام کیا۔

☆ حضرت مجدّد کے بارے میں علماء وصوفیہ کا بیان (محمد غوثی مانڈوی شطاری، میر مومن بلخی، شیخ عبدالحق دہلویؒ، آزاد بلگرامی، شاہ غلام علی دہلویؒ، قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ، ڈاکٹر اقبالؒ شاہ ولی اللہؒ، شاہ عبدالرحیمؒ، شیخ محمد امین بن فتح اللہ کردی نقشبندی شافعی، نواب صدیق حسن خان رشید احمد گنگوہی، عبدالحکیم آرداسی، اشتیاق حسین قریشی، ابوالکلام آزاد، ودیگر بے شمار سکالرز نے نہایت اعلیٰ اپنے

تحریری تاثرات چھوڑے۔ (ماخوذ: سیرت مجدّد صفحہ 385 از خواجہ مسعود احمد)

☆انبیاء ورسل وسرکار دو عالم ﷺ کی طینت سے پیدائش ہوئی۔ اولیاء میں مرتبہ ایسا جیسا حضور سیّد البشر ﷺ کا انبیاء میں ہے۔ اسلام کی کشتی کو ڈوبنے سے بچایا، نسبت مجدّدیہ وسیلہ نجات ہے۔

☆حسب ونسب 29 واسطوں سے فاروق اعظمؓ سے ملتا ہے۔ صرف غیر مسلم ہی اکبر بادشاہ کو اکبر اعظم کہتے ہیں۔

☆ہمایوں (فرزند اکبر دین دار تھا) وفات ہمایوں 11 ربیع الاوّل 963ھ) اکبر نوعمر تھا جب تخت پر بیٹھا۔ بیرم خان کے ہاتھ حکومت کی باگ ڈور تھی۔ اکبر بالکل اَن پڑھ تھا۔ بیرم خان کو عظیم آباد میں شہید کر دیا گیا۔ اکبر پہلے پکا سُنی مسلمان تھا۔ سلیم چشتی کی وجہ سے فتح پور رہتا تھا جب ہندو عورتوں سے شادیاں کیں۔ انہی سے جہانگیر پیدا ہوا۔ جہانگیر کو پیدل اجمیر شریف لے کر اکبر خود خاطر ہوا تھا۔

مورخ ملا عبدالقادر بدایونی دربار میں رہا۔ اس نے چشم دید حالات لکھے ہیں۔ اکبر کے عبادت خانہ میں عیسائی مبلغین بکثرت تھے۔ گائے کے گوبر کو اکبر پوجنے لگا۔ سُور جائز ہوا۔ اکبر کتوں کے ساتھ کھانا کھاتا۔ جوا حلال کیا گائے کا ذبیحہ بند کیا۔ شراب حلال کر دی۔ داڑھی ختم کرنے کی مہم شروع کرائی۔ اکبر قیامت کا بھی منکر ہوا۔ (ماخوذ: سیرت مجدّد از پروفیسر ڈاکٹر مسعود احمدؒ مزار پر وانوار کراچی)

....

متفرق اشعار متعلقہ

شانِ مجدّد الف ثانیؒ

بحوالہ: جہان امام ربانی مجدّد الف ثانیؒ شیخ احمد سرہندیؒ۔ اقلیم یازدہم 1427ھ، 2006ء

منزل مقصود کیا ہے؟ شوق وصل یار ہے
عیش و غم، سُود وزیاں کی فکر ہی بے کار ہے

شیخ احمد حضرت عبدالاحد کا نورِ عین
الف ثانی کا مجدّد، الف ثانی کا امام

جس کے مکتوبات کی ہر سطر ہے دریائے نور
ہورہے ہیں آج تک سیراب جس سے خاص وعام

(تا قیامت سیراب ہوتے رہیں گے۔ راقم)

(پروفیسر محمد حسین آسی۔ صفحہ 924 کتاب مذکور)

ایک بزرگ۔ ابوالخیر خواجہ محمد عبداللہ جان نقشبندی سجادہ نشین خانقاہ مرشد آباد، پشاور صفحہ 978،

دوسرے بزرگ۔ شیخ المشائخ خواجہ محمد صادق مجدّدی، جامع مسجد فردوس، اگہار، آزاد کشمیر صفحہ 783،

؎ عجب رنگ پر ہے جہان مجدّد
فروغ قمر ہے جہانِ مجدّد

چلے آؤ تشنہ لبو، غم کے مارو
ولایت کا گھر ہے جہان مجدّد

(پروفیسر غلام مصطفیٰ مجدّدی) صفحہ 778)

ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری مشہور شخصیت ہیں صفحہ 298۔

مفتی اعظم علامہ ڈاکٹر محمد مکرم احمد شاہی امام مسجد جامع فتح پوری۔ دہلی صفحہ 293۔

؎ مہک اُٹھے جس کی مہک سے دو عالم
عجب رنگ پر ہے" جہانِ مجدّد

تیرے انوار تاباں یا مجدّدؒ
گلستان در گلستان یا مجدّدؒ

عنوان:

توضیح از علامہ سیّد محمد کبیر احمد مظہرؒ:

(راقم نے ان کے جہلم میں حاضری دی تھی) بحوالہ جہانِ امام ربانی جلد ۱۱)

پروفیسر سیّد محمد کبیر احمد مظہر صفحہ 237۔

توضیح: خواجہ محمود انجیر فغنوی صحیح ہے۔ بحوالہ رشحات۔

۱......ملا علی بن حسین الواعظ الکاشفی کانپور

۲......مولانا فخر الدین علی بن حسین واعظ کاشفی ''شحات''

۳......نفحات الانس مولانا جامیؒ

۴......مقامات مظہری شاہ غلام علی دہلویؒ

۵......انیس الطالبین

۶......تذکرہ نقشبندیہ از محمد صادق قصوری

اصل، نام، محمود۔ انجیر فغنہ ایک گاؤں ہے۔ مکانی نسبت ریوگری بھی مکانی نسبت مزید 20 کتب کے حوالے موجود ہیں۔

دوسری توضیح:

راقم (سید کبیر مظہر) کی تحقیق۔ حضرت ''خواجہ سیّد محمد توکل شاہ'' سیّد تھے۔ مثلاً حوالہ جات ذکر خیر (صحیفہ محبوب) خواجہ انبالویؒ کی پہلی شادی 1277ھ/ 1861ء، حضرت سیّد خادم حسین دہلوی کی کنواری صاحبزادی سے ہوئی۔ (تذکرہ توکلیہ) از نور احمد فشی انبالوی۔ میسر محمد یوسف علی کا شجرہ شریف، حضرت خواجہ سیّد توکل شاہ نے خود شعر سنا۔

؎ آپڑا ہوں تیرے در پر اپنا کر لے اب مجھے
شاہ توکل شاہ پیر رہنما کے واسطے

دیگر حوالہ الہامات غیبی (کمالات توکلی)

تالیف مولانا سیّد اکرام حسین شاہ نقوی ساڈھورہ۔ انبالہ 1906ء

☆ توضیح: اقبال کی نظم عبدہٗ سے مراد حضور ﷺ ہیں بحوالہ کلیات اقبال، جاوید نامہ تک 266 حضرت سیّد کبیر احمد مظہر ہی کی تحریر ہے۔

☆ اکبر بادشاہ کے بارے میں:

اکبر کا منہ دیکھنا کعبہ کو دیکھنا ہے حج کے برابر ہے۔ پہلے پیغمبری کا دعویٰ پھر خدائی کا (کلمہ طیبہ میں اکبر رسول اللہ ﷺ پڑھا جائے۔ سجدہ اکبر کو کیا کیا جائے) بے دین مرا۔ اکبر کی موت کے وقت سیّدنا مجدّد الف ثانی کی عمر 40 برس تھی صفحہ 145 "مجدد اعظم خواجہ مسعود احمد (دفتر اوّل حصہ دوم مکتوب مجددی نمبر 65 دیکھئے) جلدا۔ مکتوب شریف 23۔ (دفتر اوّل مکتوب شریف 281 دیکھئے)

سیّدنا مجدّد الف ثانیؒ نے احیائے شریعت، احیائے طریقت میں جہاد فرمایا اور قلمی جہاد میں کامیابی حاصل کی۔

کتاب "مجدّد اعظمؒ" ساری کی ساری نور و علیٰ نور ہے۔ حضور امام ربانی 100 سال کے مجدّد نہیں ایک ہزار سال کے مجدّد ہیں اعلیٰ حضرت بریلویؒ نے حضور مجدّد الف ثانیؒ کے ہر فرمان کو واجب الاطاعت قرار دیا۔ وہ شاہ فضل الرحمٰن گنج آبادی نقشبندیؒ کی خدمت میں خود حاضر ہوئے اور نگاہِ لطف و کرم سے نوازے گئے۔ اپنے دارالعلوم منظر اسلام میں صدر مدرس مولانا محمد ظہور الحسین فاروقی نقشبندی کو مقرر کیا۔ آپ کے خلیفہ قطب مدینہ منورہ مفتی ضیاء الدین مدنیؒ سیّدنا مجدّد الف ثانیؒ کو "ہمارے سر کے تاج فرمایا کرتے"۔ مولانا عبدالحکیم سیالکوٹیؒ نے مجدّد اعظم کو مجدّد الف ثانیؒ تحریر فرمایا۔

☆ آپ نے حکومت وقت کا اسلام کی طرف رُخ موڑ دیا۔ بے مثل عظیم اسلامی انقلاب برپا کیا۔ اس لئے بھی مجدّد اعظم ہیں۔ آپ کا سلسلہ ساری دنیا میں پھیل گیا (اور پھیل رہا ہے اور پھیلتا رہے گا تا قیامت، حضرت امام مہدی علیہ الرضوان بھی اسی سلسلہ میں ہونگے جن کی امامت میں سیّدنا عیسیٰ رُوح اللہ نماز ادا فرمائیں گے۔ راقم)

حضور سیّد الاوّلین والآخرین ﷺ اور عظیم اکابر مشائخ (اولیاء اللہ) نے آپ کی آمد کی

پیش گوئیاں کیں۔بحوالہ درجنوں کتب از علمائے حق تعالیٰ)

☆ آپ کو سات سلاسل طریقت میں اجازت وخلافت حاصل تھی۔

☆ آپ کے سُسر شیخ سلطان تھانیسر کو پھانسی دی گئی (اس لئے کہ اس نے اپنی صاحبزادی آپ کے نکاح میں دے دی اور ہمیشہ آپ کی معاونت کرتے تھے)اصل وجہ پھانسی یہ تھی کہ انہوں نے گائے ذبح کی تھی جسے اکبر بادشاہ کے دین میں ذبح کرنا حرام قرار دیا گیا تھا۔یہ اکبر کا ظلم تھا(سات سلسلے :کبردیہ،مداریہ،قلندریہ،چشتیہ،قادریہ،نقشبندیہ،سہروردیہ)

آپ نے صحابہ کرامؓ،اہل بیت نبوتؓ،کی تعظیم وتکریم کی تاکید فرمائی۔اہل سنت وجماعت کی پیروی کولازمی قرار دیا۔

☆ حضور سیّد البشر ﷺ کی ظاہری صورت بشری کے قائل تھے لیکن (بے شمار احادیث کے حوالے سے یہ بھی تحریر فرمایا کہ)اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے نور میں سے پیدا فرمایا۔(نشتر الطیب،میں پہلے باب کا عنوان ہی یہی رکھا گیا منجانب شیخ اشرف علی تھانوی ''باب نورِ محمدی ﷺ ''اور اس میں نور نبیك من نوره)جابرؓ کے استفسار پر حدیث بھی درج ہے۔راقم)

سیّدنا مجدّ داعظمؒ نے بار بار یہ حدیث سندات کے ساتھ تحریر فرمائی خلقتُ مِن نُورِ اللّٰہ، جو حضرات وافراد وعوام آپ کو اپنے ورگا(اپنی مثل) کہتے ہیں وہ اسلام سے خارج ہیں۔

سنت مطہرہ کی پابندی پر بہت زور دیا۔اس بدعت کی بھی مخالفت فرمائی جس پر عمل سے سنت میں کمی پیشی آتی ہو۔

بے شمار مقاصد برائے فروغ اسلام،احیائے اسلام،اتباع سنت،اصلاحِ تصوف،بدعت کا استحصال اسلامی،حکومت کا قیام پیش نظر تھے۔جناب امام احمد رضا خان محدث بریلویؒ نے آپ کی ہر تحریک کو فروغ دیا۔

حضرت اقبالؒ:

آپؒ کے نظریہ الشہود کو اپنے پیغام کے ذریعے عالمگیر بنایا۔مساجد،مدارس پھر تعمیر کرائے، اکبر کی تمام کفرانہ سرگرمیوں کا مقابلہ کیا اور کامرانی نے قدم چومے،مجدّ داعظم سپر پاور کے حامل تھے،

جہانگیر نے آپ کے حکم پر خود گائے ذبح کی رام اور رحیم کے فرق کو واضح کیا۔ اقبالؒ نے آپ کو پوری ملت اسلامیہ کا رُوحانی نگہبان و پاسبان کہا۔

تمام تصانیف تخلیقی ہیں آپ کے حوالہ سے درجنوں محققین ڈاکٹریٹ کر چکے ہیں اور کر رہے ہیں۔ خواجہ محمد باقی باللہؒ کی زندگی ہی میں آپ کے قائم مقام ہوئے اور ہر ایک ملک میں آپ کی عظمت اور اصلاح دین پر کام ہو رہا ہے۔ (بلاشبہ دوسرے ہزار سال کے مجدّد)

خلفاء اور اولادِ امجاد نے آپ کی طرح عظیم کام کئے۔ آپ کے سلسلہ عالیہ میں ہر زبان اور ہر ملک کے لوگ داخل ہیں۔ آپ کی نظر ہمیشہ لوح محفوظ پر رہتی تھی۔

سجدہ تعظیمی نہ کر کے تمام دنیا کو حیران کر دیا، مسلم معاشرہ کو پاکیزہ بنایا۔

وصال 28 صفر 1034ھ۔ جو آپ کے جنازہ میں شامل ہوا بخشا گیا۔ جو سرہند شریف کے قبرستان میں قیامت تک دفن ہوگا بخشا جائے گا۔ یہ خصوصی بشارت آپؒ کو ملی۔ (راقم) آپ کو سلسلہ عالیہ میں شامل ہونے والوں کے نام، مولد، مسکن کا علم آپ کو بخشا گیا۔

ایک شعر نعتیہ:

شانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیری میرے فکر وفن سے بالاتر
ہے تو ہی اوّل و آخر تو ہی ظاہر و باطن

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کلمات طیبات

ماخوذ، باقیات جہان امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندیؒ جلد دوم۔ اوّل تا آخر۔
صفحات 608۔ پانچ ابواب صفحہ 5، انتساب: صحابی رسول اللہ ﷺ بابا رتن برہمن ہندؓ کے نام۔

☆ آپؓ نے مکہ معظمہ میں سرکار دو عالم نور مجسم ﷺ کی زیارت کی۔ اپنے کندے پر سوار کر کے نالے کو عبور کرایا۔

☆ سیّد المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تین بار درازی عمر کی دُعائیں دیں "بارك الله فی عمرك"

☆ صحابیؓ کو بعثت کے بعد ہند کے راجہ نے تحائف دے کر پھر بھیجا مدینہ منورہ میں حاضر ہوئے۔

☆ زبان ہندی میں فرمایا "بیٹھ جاؤ" خود بخود تحائف طلب فرمائے اور اپنے دستِ رحمت و مبارک سے چھ کھجوریں کھلائیں بابا جی فوراً مشرف بہ اسلام ہو گئے۔

☆ اسلام لانے پر خوش ہو کر تین بار مذکورہ دُعائیں دوبارہ دیں۔ "بارك الله فی عمرك" ان پے در پے چھ دُعاؤں کے طفیل چھ سو برس 600 سال عمر پائی۔

☆ بھٹنڈا شہر (بھارت) میں صحابیؓ کی زیارت کیلئے دور دراز سے زائرین (خواص و عوام) آتے تھے احادیث شریفہ سنتے اور فیض پاتے تھے۔

نعت شریف:

؎ وہ ہے بھینی بھینی وہاں مہک کہ بسا ہے عرش سے فرش تک
وہ پیاری پیاری وہاں چمک کی وہاں کی شب بھی نہار ہے

(بلاشبہ بالکل درست، راقم کا ذاتی تجربہ مدینہ منورہ میں)

امام ربانیؒ کی خدمت میں:

دائی سرہند تو اور وارث بغدادت تو — الف ثانی میں خدا کے دین کی امداد کی

وہی آنکھ ،اُن کا جو منہ تکے، وہی لب کہ محو ہوں نعت کے
وہی سر، جو اُن کیلئے جھکے، وہی دل جو اُن پہ نثار ہے
گناہِ رضا کا حساب کیا ! وہ اگرچہ لاکھوں سے ہیں سوا
مگر اے عفو ،تیرے عفو کا ،تو حساب ہے نہ شمار ہے

(امام احمد رضا خان محدث بریلویؒ)

در شانِ امام ربانی مجددّ الف ثانیؒ

(از: خالد محمود خالد نقشبندی مدظلہ العالی)

☆ راقم صرف 5 بند لکھنے کی تمنا اور ہمت باندھ رہا ہے۔(راقم کی عمر 77 برس ،بالکل اَن پڑھ ،50 امراض کا مجسمہ،تنہا بھی)۔

☆(جناب نعت گو شاعر خوب سے خوب تر بلکہ خوب ترین سچے عاشق اور ذوقِ سلیم کے حامل ۔راقم)

اَے مظہر خیر البشر ﷺ
قربان تیرے حُسن پہ
جانِ مراد مصطفیٰ ﷺ
جَد ہیں تیرے حضرت عمرؓ
آئینہ غوثؓ جلی
خلعت ہے جن کی قادری
ہر رنگ کا ہے آئینہ
اے حق جمال و حق نگر
نسبت تری ناز آفرین
صدیقیتؓ کی شان کا

اے مظہر خیر البشر ﷺ
تابانی شمس ، قمر
جامہ ہے فاروقیؓ تیرا
اے مظہر خیرالبشر ﷺ
ہیں شمع کمالِ کیتھلیؒ
ان کی خلافت بھی ملی
تیرا جمال حق نما
اے مظہر خیر البشر ﷺ
ہستی سراپا ناز ہے
چہرا تیرا غماز ہے

تو باقی باللہؒ کی ادا — اور نقشبندی ہے قبا
ہر رنگ ہے تیرا امر — اے مظہر خیر البشر ﷺ
تو نے ملایا خاک میں — سب دین اکبر کا غرور
جب تیرہ بختی کو دیا — اسلام کا تو نے شعور
تیرے تدبر سے جلے — بجھتے ہوئے سارے دیئے
پھر کھل گئے حرمت کے در — اے مظہر خیرالبشر ﷺ
پیارے نبیؐ کے جسم پر — جو نُوری مٹی تھی لگی
جو بچ گئی زینت بنی — جسم مجدّدؒ پاک کی
یہ شان تیری شان ہے — تیرے مجدّد ہونے کی
سرکارؐ نے دی خود خبر — اے مظہر خیر البشر ﷺ

(بالکل صحیح ترین بلاشبہ اس میں ذرہ بھر شک نہیں۔راقم)

(دربارِ مجدّدؒ میں معروض از لیلیٰ مرحومہ۔مجدّدی۔مالیرکوٹلہ بھارت)

(انوارِ صوفیہ۔قصور شمارہ نومبر،دسمبر 1964ء بحوالہ تذکرہ شعرائے جماعتیہ مطبوعہ قصور)

راقم صرف چار شعر اور ایک مصرعہ لے رہا ہے:

دربار اقدس شریف سرہند شریف:

اس درِ اقدس کی بھی کتنی نرالی شان ہے
جھولیاں بھرتا ہے سب کی آخرش داتا تو ہے

وہ مجدّد الف ثانی کتنا اچھا پیر ہے — جب پکاریں ہم اسے وہ پاس آجاتا تو ہے
دور کردیتا ہے سب بیماریاں،امراض سب — سنتا ہے فریاد سب کی مہرباں اپنا تو ہے
یامجدّد المجدّد ،محبوب سبحان المجدّد ! — اسم اعظم ہے بھرا قدرت نے نام پاک میں
جب لیا نام مبارک کام بن جاتا تو ہے

ذکرِ مجدّدؒ

باب اوّل:(باقیاتِ امام ربانی جلد دوم)

ذکرِ مجدّدؒ۔ مقالہ از محمد عظیم نقشبندی صاحب، صفحہ 25 تا 124 (راقم بوجہ شدید علالت نہ لکھ سکا۔اس مقالہ میں شانِ مجدّد اعظمؒ بیان فرمائی گئی ہے۔

دوسرا مقالہ:

علم الکلام میں حضرت مجدّدؒ کے اجتہادات از پروفیسر غلام مصطفیٰ صاحب مجدّدی کے بارے میں ہے۔راقم)صفحہ 125 تا 314۔288 کے بعد صفحہ 369 تک ذکر مجدّدؒ ہی ہے۔

باب دوم:

عہد اکبری ......مکتوبات شریف کے آئینہ میں۔ بمطابق فہرست صفحہ 315 تا 354۔ (راقم نہ لکھ سکا) نفاذِ شریعت......فتنہ دورِ اکبری و جہانگیری......(منظوم) نہایت شاندار۔از پروفیسر محمد عامر بیگ صاحب۔

باب سوم:

خواجہ محمد یعقوب چرخیؒ خواجہ شمس الدین سیّد امیر کلالؒ (دونوں بزرگوں کے حالات و ارشادات، ملفوظات شریف) خواجہ محمد عارف ریوگریؒ) صد سالہ و ہزار سالہ مجدّد۔صفحہ 408۔

باب چہارم:(دراصل راقم باقیات جلد دوم کی مختصراً فہرست لکھ رہا ہے)

ملفوظاتِ قدسیہ اولیاء کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ:

☆ بلند مرتبہ ہونے کے باوجود تواضع، انکساری اختیار کرنا۔

☆ دل میں آخرت کے انجام کو یاد رکھے۔صفحہ 380۔

☆ جو شخص اپنی تدبیر کے دام میں دھنسا ہوا ہے وہ دوزخ کا مال ہے۔

☆ خواجہ عبدالخالق غجدوانیؒ: جو شخص تین چیزوں کو بہت پسند کرتا ہے۔وہ اس کو دوزخ میں لے

جائیں گی۔

اوّل:لذیذ کھانے　　　دوم:نفیس لباس　　　سوم:مالداروں کو دوست رکھے

(راقم 12+3 جلدوں کی تلاوت کرنا چاہتا ہے،افسوس کہ تاحال 3,2,1 متعلقہ باقیات اور نمبر 7,8,9,10,11 خرید سکا۔بقیہ سے تاحال محروم ہے)۔

....

بیان۔بحوالہ: جلد سوم، باقیات امام ربانیؒ۔راقم نکما کیا اخذ کر سکا۔ملاحظہ فرمائیے۔

؎ محبت جن کو اہل اللہ سے ہو گی وہی دل ہے
سنا کرتے ہیں افسانہ مجدّد الف ثانی کا

حافظ لدھیانوی مرحوم (راقم کے مخلص بزرگوار اور پڑوسی) گلستان کالونی 1 میں۔نماز جنازہ بھی پڑھی تھی۔

☆اشعار:

انوارِ الٰہی کا خزینہ تھا وہ سینہ　　　وہ ہند میں ترویج شریعت کا علم دار
قرآن کی تفسیر تھا ہر قول ولآویز　　　روشن تھا احادیث سے آئینہ افکار
وہ اہل شریعت کے لئے باعث تقلید　　　وہ اہل طریقت کیلئے نور کا مینار
کی سنت سرکارﷺ کی گفتار سے تصدیق　　　کردار سے کرتا تھا اسی قول کا اقرار

☆واہ! حضرت علامہ آصف جلالی!

؎ وہ جس کا شاہی بھی بھرتی تھی پانی
وہی تو تھے مجدّد الف ثانیؒ

ترجمہ:''دونوں جہانوں کی سعادت سیّد کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے وابستہ ہے اور بس'' جلد اوّل مکتوب 163۔

نوٹ: راقم از صفحہ 24۔ پروفیسر ڈاکٹر خواجہ محمد مسعود احمد کی طویل جدوجہد نے (حضرت) شیخ احمد سرہندی (مجدّد الف ثانیؒ) کی مثالی زندگی اور تعلیمات کو عام کرنے کے لئے عدیم النظیر اور بے مثال، فاضلانہ ومحققانہ مقالات کا مجموعہ ''جہان امام ربانی مجدّد الف ثانی'' ۱۱ جلدوں کی صورت میں

شائع کیا(فرمایا ہے۔(پروفیسر آرتھر بیولروکٹوریہ یونیورسٹی۔نیوزی لینڈ) صفحہ 24۔

؎ اکبر کے دین کو ملایا جو خاک میں
واللہ آپ ہی حسینؓ کی تصویر ہیں

(ڈاکٹر ارشد محمود ناشاد A.I.O.U، اسلام آباد) صفحہ 26۔

مقالہ:

''سرمایہ ملت کا نگہبان'' کرنل صاحبزادہ سیّد الطاف محمود ہاشمی مدظلہ، یہ صاحبزادہ صاحب راقم کے پیر دستگیر قبلہ عالم قبلہ ام خواجہ صدیق احمد ہاشمی سیّدی کے چھوٹے لختِ جگر ہیں۔آج کل راولپنڈی میں سکونت پذیر ہیں۔کسی بھی عنوان پہ تحریر میں یدِ طولیٰ کے مالک ہیں۔اسلامی کتب کے مطالعہ کے بے حد شوق و ذوق رکھنے والے ہیں۔

؎ پیر رومی پیر ما روشن ضمیر
کاروانِ عشق و مستی را امیر (اقبالؒ)

☆گلشن وحدت، مکتوبات خواجہ عبدالاحد وحدت سرہندیؒ:

(ابن حضرت خواجہ محمد سعید ابن حضور مجددالف ثانی قدس سرہٗ) جمع کردہ شیخ محمد مراد کشمیری۔ مرتبہ مولانا عبداللہ جان فاروقی مجددی مدظلہ بنظر ثانی...... صدر شعبہ اُردو سندھ یونیورسٹی۔حیدرآباد)

سبحان اللہ، جملہ اولادکرامؓ حضرت جناب مجدد الف ثانی ''شجرہ طیبہ'' ہے۔صفحہ 284، خواجہ عبدالاحد وحدت المعروف ''شاہ گل''۔شہزادی زیب النساء بنت اورنگ زیب کے نام بھی ایک مکتوب ہے جبکہ شہزادی کی عمر 61 سال ہو چکی تھی اپنے حج کے بعد تحریر فرمایا گیا۔

ذکر خیر خواجہ عبدالاحد صفحہ 286، ولادت 1048ھ، خواجہ محمد سعید خازن الرحمتہ کے صاحبزادے۔علوم ظاہری و باطنی کو پایہ تکمیل تک پہنچایا۔خواجہ محمد معصوم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔توجہات دی گئیں۔44 توجہات کے بعد عروہ الوثقی خواجہ محمد معصوم کا وصال ہوا۔ابھی چھ باقی تھیں۔مزار اقدسؒ سے یہ بھی عنایات ہو گئیں۔واحد تخلص نے بڑی شہرت پائی آپ کا لقب ہی ہو گیا۔

(درخواست عاجزانہ بدرگاہ......امام ربانی فاؤنڈیشن......تمام جلدوں میں فارسی عبارات اور عربی عبارات کا آئندہ ترجمہ بھی شامل فرمانے کے لئے جدوجہد فرمائیں۔تا کہ کوئی بے علم اگر چاہے بتوفیق مولا کریم سمجھ سکے)۔سلطان جہانگیر کے آخری عہد سے مغلیہ کے شاہی خاندان کا رُوحانی ربط دارالارشاد سے قائم رہا۔اورنگ زیب شہزادہ کام بخش،شاہ فرخ،شہزادی زیب النساء بیگم......بیگمات کے نام خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

اورنگ زیب عالمگیر نے خواجہ محمد معصومؒ کا قطعہ وفات خود تحریر کیا تھا سلطان اور شہزادگان (مکتوب) عریضے لکھتے رہے جواب بھی پاتے رہے۔

خواجہ وحدت پورے 56 سال مسند ارشاد پر جانشین رہے۔آپ کی بے شمار تصانیف ہیں 27 کے نام صفحہ 292 پر درج ہیں وصال بروز جمعہ 27 ذی الحجہ 1126ھ۔بعمر 77 سال۔آپ کے چار صاحبزادگان تھے درجہ کمال تک پہنچے ہوئے تھے۔حضرت ابوحنیفہ،محمد تقی،محمد جواد،نورالحق (سورۃ الشمس کی آیات 1 تا 4 میں اسم گرامی سیّد المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم وخلفائے راشدینؓ کے اسمائے گرامی بحساب حروف ریجد نکالے گئے ہیں۔صفحہ 311,310) فارسی میں ہیں۔ان کا ترجمہ آئندہ اشاعت میں راقم استدعا کرتا ہے کہ ساتھ کیا جائے۔

ملفوظات بزرگان موسیٰ زئی شریف صفحہ 459:

جہان امام ربانیؒ جلد ششم میں حالات دیئے گئے ہیں ملفوظات خواجہ دوست محمد قندھاریؒ۔

ولادت:

1216ھ قندھار وصال۔1284ھ موسیٰ زئی شریف فرمایا۔

۔ صد ہزار علم سے ایک ذرہ خالص عمل کا بہتر ہے

اور صد ہزار عمل سے ایک ذرہ اخلاص کا بہتر ہے

اور صد ہزار اخلاس سے ایک ذرہ عشق کا بہتر ہے اور صد ہزار عشق سے ایک ذرہ درد کا بہتر ہے آخر میں آیت کریمہ دُعائے یونس علیہ السلام اور دعائے ابراہیم علیہ السلام پڑھیں۔

۲..... فرمایا: ان آیات کو روزانہ پڑھا کرو۔

بے لطف تو من قرار نتوانم کرد

احسان ترا شمار نتوانم کرد

گر بر تنم زباں شود ہر موئی

یک شکر تو از ہزار نتوانم کرد

۳..... بمطابق ارشاد شاہ غلام علی دہلویؒ جو یہ وظیفہ کرے گا دولت ظاہری و باطنی نصیب ہوگی۔"
یا اللہ یا رحمٰن یا رحیم یا ارحم الراحمین۔ و اصلی اللہ علیٰ خیر خلقہ محمد"۔

۴..... شیخ کی محبت، خدمت، آداب، کامیابی کی راہ ہے۔

۵..... انسان کو ہمیشہ غمناک رہنا چاہیے۔

۶..... فرقہ وہابیہ ہمارے امام اعظم پر طعن کرتے ہیں۔

....

خواجہ محمد عثمانی دامانیؒ

ولادت:

1244ھ قصبہ، ڈیرہ اسمٰعیل خان، وصال 1314ھ موسیٰ زئی شریف ڈیرہ اسمٰعیل خان۔

ملفوظات:

۱..... مصیبت کے وقت شیخ کا رابطہ مفید ہے۔ تصور بھی (راقم)۔

۲..... آفات و بلیات، سحر و جادو کے دفیعہ کی خاطر اوّل درود شریف (3) بار سورۃ فاتحہ (7) بار آیۃ الکرسی (7) بار چاروں قل پھر اپنی جان اور مریضوں پر دم کریں۔

خواجہ محمد سراج الدین نقشبندیؒ:

ولادت: 1297ھ موسیٰ زئی شریف۔ وصال: 1333ھ موسیٰ زئی شریف۔

ملفوظات:

۱......عمر عزیز عارضی امانت ہے۔

۲......جو مشغول ہے وہ مقبول ہے۔(جودم غافل سودم کافر)

مزارات وکتبات

1..........سرہند شریف گنبد شریف میں شمال مغربی جانب مندرجہ ذیل مزارات ہیں۔

الف: حضرت امام ربانیؒ......قیوم اوّل

اکابر اولیاء:

ب: خواجہ محمد صادقؒ فرزند اوّل:

ولادت: 1000ھ، وصال:9 ربیع الاوّل 1025ھ۔

ج: خازن الرحمۃ خواجہ محمد سعید فرزند ثانیؒ:

ولادت:1005ھ، وصال: 27 ربیع الثانی 1070ھ۔

اُمّ کلثوم بنت مجدّد الف ثانیؒ۔عمر 14 سال۔

2..........شمال کی جانب ایک گنبد شریف میں:

امام الہدیٰ عروۃ الوثقیٰ قیوم ثانی فرزند ثالث، خواجہ محمد معصومؒ۔

وصال: 9 ربیع الاوّل 1079ھ

الف: خواجہ محمد صنعتہ اللہ فرزند اکبر خواجہ صاحبؒ۔

وصال: 4 ربیع الثانی 1122ھ

ب: قیوم ثالث، خواجہ محمد نقشبند ثانی حجتہ اللہ فرزند دوم (مزار باہر کھیتوں میں) اس گنبد کے نیچے۔

وصال: 20 محرم الحرام 1110ھ

ج: تمین روضہ شریف، خواجہ محمد عبید اللہ فرزند ثالثؒ۔

وصال: 15 ربیع الاوّل 1083ھ

د: خواجہ محمد اشرفؒ فرزند چہارم

وصال: 28 صفر المظفر 1118ھ

3.........خواجہ محمد سیف الدینؒ فرزند پنجم۔

وصال: 15 جمادی الاوّل 1096ھ

4.........نزدیک ہی بادشاہ زمان خان اور اس کی بیوی کی قبور میں مدفون ہیں۔

5.........شمال کی جانب: قیوم اربع خواجہ محمد زبیر کا مزار اقدس۔

وصال: 4 ذی قعد 1152ھ

6.........مزار مبارک والدہ مرحومہ خواجہ یحییٰ سجادہ نشینؒ

7.........آگے مزار پاک فرزند پنجم خازن الرحمۃ

وصال: 27 ذی الحجہ 1126ھ

(تمام اولاد پاک کی لسٹ اس میں شامل نہیں ہے۔ راقم) آئندہ اشاعت میں متعلقہ کتاب میں اشاعت فرمائیں۔

....

8.........بقیہ کتبات مزارات احاطہ روضہ شریف سرہند شریف صفحہ 641 تا 654

الصلوٰۃ والسلام یا رسول اللہ

غریبم یا رسول اللہ ﷺ غریبم — ندارم در جہان جز تو حبیبم
مرض دارم زعصیاں لادوائے — مگر الطاف تو باشد طبیبم
بریں نازم کہ ہستم امت تو — گنہ گارم و لیکن خوش نصیبم
علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ — چراغ مسجد و محراب و ممبر
فاطمہ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا — ابو بکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ و حیدرؓ
اگر دعوتم رد کنی در قبول — من و دست و دامان آل رسول
خدا یا بحق نبی فاطمہؓ — کہ بر قول ایمان کنی خاتمہ

امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ　　خدا وندا بپاس شاہ جیلانؒ

امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ　　پریشان خاطرم را جمع گرداں

9............صفحہ 645 حوالہ مذکور، حضرت مجددالف ثانیؒ کے مزار مبارک کے دروازے کے باہر لکھا ہوا ہے۔ صفحہ 646۔

سبحان اللہ ماشاء اللہ　　واہ چہ تعمیر نورانی

بعداز سہ صد سال بنا شد　　روضہ محبوب ربانی

پرتو گنبد خضریٰ گویا　　کاخ مجدد الف ثانی

محمد اصطفان خان اصطفا مالک کارخانہ اصغر علی محمد علی تاجران لکھنو محمد عبدالحمید حمید صدیقی لکھنوی تحریر نمود 1362ھ۔

10............مسجد روضہ شریف کے اندر برآمدے کے سامنے لکھا ہے۔

گردرین عالم بجوئی منظر خلد بریں　　مسجد حضرت مجددؒ رابچشم دل مبین

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ

(بحضور رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم)

بلغ العلی بکمالہ　　کشف الدجی بجمالہ

حسنت جمیع خصالہ　　صلوا علیہ وآلہ

یا محمد یا محمد یارسول　　گرچہ من ناالائقم تو کن قبول

حضرت علی المرتضیٰ وجہ الکریم　　حضرت فاطمۃ زہراؓ

11............رباعی شریف درمدح غوث الاعظمؒ

بادشاہ ہر دوعالم شاہ عبدالقادر است　　سرور اولاد آدم شاہ عبدالقادر است

آفتاب و مہتاب وعرش و کرسی　　نورِ قلب از نور اعظم شاہ عبدالقادر است

حضرت امام حسینؓ　　کن باطنی صاف بیک جلوہ لوغرض ہائے نفسانی

یارب بکمالات حضرت امام حسنؓ　　یارب بکمالات جیلانی ندارد ثانی کاندر کرم لطفش

12 ...... حضرت مجدّد الف ثانیؒ کے مزار مبارک کے باہر بائیں طرف آویزاں ہے۔سیّدنا سرکارغوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی کے گیارہ اسمائے گرامی۔

سیّدمحی الدینؒ...... غوث محی الدینؒ...... قطب محی الدینؒ...... شیخ محی الدینؒ...... فقیرمحی الدینؒ...... سطان محی الدینؒ...... محبوب محی الدینؒ...... مخدوم محی الدینؒ...... معشوق محی الدینؒ...... مولٰنا محی الدینؒ...... ولی محی الدینؒ۔

13 ...... ''مدح''امام ربانیؒ،صفحہ 648 ''باقیات'' جلد سوم۔

چہ عالی شان دربار امام دینِ ربانی — ملائکہ صف بہ صف استادہ ایں جا بحر دربانی

محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ختم الرسل آمد دریں عالم — مجدّد الف ثانیؒ آمد از بہر نگہبانی

جہانگیر زماں بردست توبہ کرد درآخر — شُد آگاہ حقیقت دیگر از راز جہاں بانی

عیاں است نورذات رحمت للعلمین ایں جا — کہ تقلید محمد صلی اللہ علیہ وسلم کرد احمد شیخ لاثانی

شجاع ادنٰی گدائے برسر بازاری گویم — گدائے ایں دردولت مند کند ہر جا سلیمانی

14 ...... خواجہ محمد یحییٰ فرزندِ ہفتم امام ربانی ،روضہ اقدس کی مغرب کی جانب گیلری میں مع دو صاجزادگان خواجہ محمد یحییٰ سے مغرب کی جانب چھپر کے نیچے اہل خانہ حضرت امام ربانی اہلیہ امام ربانی اور بہو،خواجہ محمد فرخ فرزند ششم امام ربانی اور خواجہ محمد عیسیٰ فرزند پنجم امام ربانی مجدّ دالف ثانی۔

15 ...... حضرت خواجہ محمد پارسا،فرزند دوم حضرت مروج الشریعۃ علیہما۔وصال 10 ربیع الاوّل 1142ھ،خواجہ محمد معصوم کے مقبرے کے باہر کونے میں چھوٹے قبہ میں مزارشریف ہے۔

16 ...... خلیفہ سیّد محمد صادق ،والد سیّد محمد یحییٰ (10 ویں خلیفہ) دونوں طرف دو والدہ صاحبان ،باہر گیلری میں پردادای صاحبہ ،خواجہ سیف الدین کی پوتی ،دروازے کے دائیں طرف خلیفہ محمد صادق کے آٹھ آباد واجداد(راقم نے نام نہیں نوٹ کئے)۔

17 ...... امیر محمد یعقوب خان صاحب بہادر افغانستان و اہلیہ سردار محمد اکرم خان بندگان والا سردار،محمد ایوب خان 1327ھ،مرحومہ مغفورہ بنت جناب مرحمت،غفران پناہ علیین آرام،صاحب بندگان امجد والد اعلیٰ حضرت سردار محمد یعقوب حکمران افغانستان 29 رمضان المبارک 1332ھ۔

18.........صفحہ 650 باقیات ،جلد سوم ،احاطہ مبارک / لوح مزار ...... درگاہ حضرت امام رفیع الدین فاروقی قدس سرہٗ، جدّ ششم ،حضرت امام ربانی مجدّد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی قدس اللہ سرہٗ الاقدس، پیش کردہ..... خادمان درگاہ حضرت شاہ ابوالخیر، دہلی۔

19.........حضرت خواجہ محمد ضیاء اللہ نقشبندی مجددیؒ، خلیفہ حضرت قبلہ عالم خواجہ زبیر وصال 14 ربیع الاوّل 1200ھ۔

20.........لوح مزار، محترمہ والدہ ماجدہ حضرت امام ربانی مجدّد الف ثانیؒ خادمان درگاہ شاہ ابوالخیر دہلی، والدہ ماجدہ، حضرت امام ربانی مجدّد الف ثانیؒ۔ منجانب: خادم الفقراء میاں امجد لاہور۔ پاکستان۔

21.........مزار پرانوار شیخ مخدوم عبدالاحدؒ، والد ماجد حضرت امام ربانیؒ، وصال 12 رجب 1002ھ عمر مبارک 70 سال، (دو شعر فارسی راقم ناکارہ نہ لکھ سکا)

22.........شجرہ شریف، مجددیہ موہرویہ

؎ گو نہیں ہم لائق دیدار اے رب غفور
ان بزرگوں کا وسیلہ لائے ہیں تیرے حضور

آگے حافظ عبدالکریم راولپنڈی، پھر خواجہ نواب الدین، خواجہ محمد معصوم تک اشعار راقم بوجہ شدید علالت وتھکاوٹ ونااہلی نہ لکھ سکا۔

؎ خواجگانِ نقشبند کی محبت کر عطا
حشر میں بھی ساتھ انہیں کے اے خداوندا اُٹھا

یاالٰہی سب دعائیں لطف سے قبول ہوں
جب چلیں دنیا سے تیری یاد میں مشغول ہوں

صفحہ 653: زیارات براس (شریف۔راقم) (روضے، ریاض، راقم)

23.........سرہند شریف شہر سے باہر گاؤں براس میں 9 انبیاء علیہم السلام کی قبور ہیں گاؤں کے درمیان اونچے ٹیلے / ٹبے پر۔ ہر قبر (روضہ) کی لمبائی تقریباً 9 گز ہے۔ ایک قبر کی چوڑائی قریباً دو قبروں کے برابر، آٹھ قبور کی چوڑائی نارمل ہے۔ احاطہ کے باہر شاندار مسجد ہے مسجد کے باہر تین اور

قبریں ہیں جو صحابہ کرامؓ کی ہیں۔ ان سب کی نشان دہی حضور قبلہ مجدّد الف ثانیؒ کی رہنمائی میں کی گئی سرکارؒ نے نام ظاہر نہیں فرمائے۔

....

بیانِ دِگر:

انبیاء علیھم السلام کے مزارات موضع براس

براس سرہند شریف سے 17 کلومیٹر فاصلہ پر ہے۔ گاؤں کی آبادی اب دو ہزار کے قریب ہے۔ 1947ء کے بعد کوئی بھی گھر مسلمان کا یہاں نہیں رہا۔ پرآشوب دور آ گیا۔ صدیوں سے سرہند شریف کے گردنواح میں اور دور دراز علاقوں میں عظیم مسلمان آباد تھے۔ مسلمان ظلم وستم کا شکار ہوتے رہے 1947ء کے خوفناک خونی دور نے یہاں کے مسلمانوں کی نسلوں کو ختم کر دیا۔ جو بچے پاکستان ہجرت کر گئے۔ اب جو مسلمان ہیں ان میں اسلامی شعور کا فقدان ہے براس سے ملحقہ بڑا ٹیلہ ہے جو ہزاروں سال پہلے اس کے وسیع رقبہ پر آبادی کے آثار ملتے ہیں لوگ ٹیلہ کی مٹی اُٹھا کر ہموار جگہ سے ملاتے رہے۔ عین وسط میں اوپر کی سطح پر وہ قبرستان موجود ہے۔ جس جہاں بزرگوں نے انبیاء کی قبور (مزارات، ریاض) ہونے کی تصدیق فرمائی۔ ہزاروں سال پہلے برصغیر ہند میں بھی انبیاء معبوث ہوئے۔

سری لنکا میں کوہ سراندیپ پر ایک بہت بڑے پاؤں کا نشان موجود ہے۔ مسلمان اور عیسائی اسے حضرت ابوالبشر آدم علیٰ...... علیہ السلام کے پاؤں کا نشان بتاتے ہیں۔ اہل عرب کا یہ دعویٰ ہے کہ پیدائش کے شروع ہی سے ہندان کا پدری وطن ہے۔ متعدد روایات میں درج ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام جب جنت سے اُتارے گئے سری لنکا میں انہوں نے پہلا قدم رکھا۔ نشان ایک پہاڑ پر موجود ہے۔ ابن جریر، ابن ابی حاتم، حاکم نے بھی بیان فرمایا ہے۔ تفسیری کتب سے بھی ثابت ہے۔

نوح علیہ السلام کے بارے میں:

تنور عربی کا لفظ نہیں ہے۔ یہ کوئی مخصوص تنور ہے مولانا محمد نعیم مرادآبادی نے بھی تنور کا ذکر کیا ہے ابن عباسؓ کا قول فتح القدیر میں ہے کہ آدم علیہ السلام کا تنور ہند میں تھا۔ تنور کا نام ایک مقام صوبہ کیرالہ میں بھی ہے۔ ہندوستانی قوم سے حضرت نوح علیہ السلام کا تعلق رہا ہے۔ حضرت نوح طوفان سے قبل ہندوستان میں تھے۔ یہ بھی ثابت ہے یہ بھی ایک تحقیق ہے کہ آدم ثانی حضرت نوح

علیہ السلام خاکِ گجرات (انڈیا) میں محو استراحت ہیں۔ ویدوں (ہندوؤں کی مذہبی کتب) میں حضرت نوح علیہ کا نام منو یا مہانو دو ہے۔ حضرت موسےٰ علیہ السلام و دیگر انبیاء کا ذکر بھی ہند میں آنے کا ہے۔

مولانا احسن گیلانی مرحوم نے بھی ذکر کیا ہے ہند کی زمین انبیاء سے خالی نہیں رہی۔ بحوالہ ذکر خیر خواجہ محبوب عالم ہاشمی سیّدی حضرت خواجہ محمد توکل شاہ انبالوی نے بھی اپنے کشف کے ذریعے ایسا ہی فرمایا۔ گجرات کا صوبہ بھی انبیاء کا مدفن ہے۔ ہند کے پاس یہ یقین کرنے کئی ثبوت ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کشمیر میں ٹھہرے رہے۔

براس میں انبیاء:

یہ بزرگ ہستیاں براستہ ایران ہند میں داخل ہوئیں سفر کرتے کرتے براس موضع میں قیام فرمایا۔ یہیں وفات پائی اسی مقام پر دفن ہوئے۔ سرہند شریف کے قریب قصبہ سنگول ہے۔ یہاں ظالم مغرور حکمران ہوئے۔ انہوں نے خدا بن کر لوگوں سے اپنی عبادت کروائی۔ ان کی اصلاح کے لئے انبیاء معبوث ہوتے رہے۔ انبیاء پر ظلم وستم کے پہاڑ توڑے۔ یہ انبیاء براس منتقل ہوئے۔ قصبہ سنگول پر پتھروں کی بارش۔ آثار قدیمہ محکمہ نے تحقیق کی ہے۔

''روضۃ القیومیہ'' میں خواجہ کمال الدین محمد احسان لکھتے ہیں حضرت مجدّد الف ثانیؒ جنگل کی سیر کے واسطے باہر نکلے ایک بلند ٹیلے پر قدم رکھا۔ نماز ظہر وہیں ادا کی۔ دیر تک مراقبہ فرمایا۔ ارشاد نظر کشفی سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس ٹیلے پر انبیاء کے مقبرے ہیں انہوں نے مجھ سے ملاقات بھی کی ہے۔ فرمایا ہے ہم اس جگہ پر آرام کئے ہوئے ہیں۔ مکتوبات شریف کی پہلی جلد مکتوب 206 میں یہ بیان ہے۔ اپنے صاحبزادے خازن الرحمتہ خواجہ محمد سعیدؒ کے نام یہ مکتوب شریف ہے۔ انبیاء ہند میں معبوث ہوئے ہیں اور اس جگہ پر آرام فرما رہے ہیں ان قبروں سے نور کے شعلے آسمان تک جا رہے ہیں۔ (حضرت اشرف علی تھانوی نے اس جگہ پر مراقبہ کیا انبیاء کی ارواح سے ملاقات کی جو 13 ہیں۔ ایک باپ بیٹے بھی ہیں) چاردیواری کے اندر 9 قبروں کے علاوہ دو قبور اور ہیں مسجد کے دامن میں بھی تین قبریں ہیں۔ مولانا افتخار الحسن کاندھلوی، مولانا محمد یوسف حسن کاندھلوی، جناب محمد زکریا

ودیگر کئی علماء یہاں حاضری دے چکے ہیں۔ چار دیواری کے اندر خاموشی قلب و روح کو تسکین دیتی ہے۔ مسجد سے اذان اُٹھتی ہے روح کو گرماتی ہے۔

ڈاکٹر حاجی نظام الدین کوٹھالوی، مالیر کوٹلہ نے اس جگہ کو سنوارنے کی جدوجہد فرمائی۔نئی تعمیرات کا منصوبہ بنایا۔صفائی کروائی۔زمین کو ہموار کیا۔ایک کنویں کی منڈیر۔کنوئیں سے مٹی نکالی یہ معلوم ہونے پر اس کنوئیں میں 1947ء میں خواتین نے چھلانگیں لگا کر اپنی آبرو بچائی۔کنوئیں کی کھدائی روک دی۔اوپر خوبصورت تالاب بنا دیا،فوارے بھی لگے،چار دیواری نئے سرے سے تعمیر کروائی۔9 قبریں مخصوص لمبائی میں ہیں دو قبروں کے اوپر چھوٹا سا کمرہ ہے۔اب دینی مدرسہ قائم ہو چکا ہے،شاندار داخلی دروازہ بن چکا ہے۔(ماخوذ: بطور مفہوم یا خلاصہ از ''گلشنِ اولیائے کرام'' باہتمام ڈاکٹر حاجی نظام الدین کوٹھالوی۔مالیر کوٹلہ بھارت،مصنف جناب ڈاکٹر عبدالرحمٰن احسان پوری،اشاعت اکتوبر 2012ء عالمی پریس عربی مدرسہ سہارنپور (یو۔پی) پتہ،سرہندی گیٹ مالیر کوٹلہ،ڈاکٹر عبدالرحمٰن احسان پوری)

24............حضرت امام العارفین شیخ محمد اسماعیل،فرزند دوم حضرت محمد صبغۃ اللہ،وصال 1136ھ

25............حضرت قطب عالم حاجی شاہ غلام محمد معصوم،فرزند دوم شیخ محمد اسماعیل،وصال 5 ذوالحجہ 1161ھ،خواجہ محمد معصوم کے بڑے قبے کے مغرب میں ساتھ ہی چھوٹا قبہ (گنبد) ہے۔خواجہ کے مزار کے پیچھے بڑی مسجد کے نیچے تہ خانہ میں دونوں طرف حجرے عبادت گاہ میں۔

....

حضرت مجددؒ الف ثانیؒ دوقومی نظریہ کے بانی

رب کائنات جب کسی قوم پر مسلط متکبر وظالم حکمران کی نافرمانیوں سے خفا ہوتا ہے تو اس قوم کے کسی کمزور انسان کو عزم وہمت عطا کر دیتا ہے ایمان وبیان سے نوازتا ہے۔ پھر بندہ مومن کا ہاتھ اللہ کا ہاتھ کہلاتا ہے۔ ہاتھ اور زبان انسان کی ہوتی ہے قوت وتاثیر رب آدم عطا فرماتا ہے لوگوں کے دلوں میں اس ناتواں کو معتبر ومکرم بناتا چلا جاتا ہے بس شرط یہ ہے کہ انسان جو عمل کر رہا ہو وہ خدا اور مخلوق خدا کے لئے ہو اس میں اپنی ذات حائل نہ ہو۔ ان مقاصد کے حصول کیلئے رب کعبہ نے رسول پیغمبر بھیجے جنہوں نے فرعونی طاغوتی طاقتوں کو للکارا یہاں تک کہ نبی آخرالزماں محسن انسانیت اور رحمت اللعالمین بن کر تشریف لائے تمام زمانوں اور جہانوں کے لئے ایک ضابطہ حیات نوع انسان کو پیش کیا۔ آپؐ کے بعد رشد وہدایت آدم اور فلاح انسانیت کی ذمہ داریاں اُمت کے سپرد ہوئیں لہٰذا ہر دور اور ہر خطہ آپ کے پیروکار شمع رسالت کی ضوفشانی کے لئے سر بکف نظر آئے۔

برصغیر پاک وہند مغلوں کی تیسری نسل حکمران تھی۔ شہنشاہ اکبر جو علماء و بزرگان دین کا بے حد عقیدت مند اور قدرشناس تھا مسجدوں اور خانقاہوں کی تعمیر کراتا حد تو یہ ہے اللہ کے ایک ولی شاہ سلیم چشتی کی ذات بابرکات سے اس قدر متاثر ہوا کہ اپنے لخت جگر کا نام بھی انہی بزرگ کے نام سے موسوم کیا مگر وقت کی ستم ظریفی ملاحظہ فرمائیں جوں جوں سلطنت وسعت پذیر ہوتی گئی اکبر کے درباریوں وخوشامدیوں میں اضافہ ہوتا گیا۔ ان میں مسلم وغیر مسلم دونوں طرح کے لوگ تھے۔ یہ مشیر ان بادشاہ کی خوشنودی اور خوشامد میں حد سے گزرتے گئے۔ دربار میں موجود ذاتی شان وحشمت مسند ومقام کے حصول میں اندھے ہوتے چلے گئے۔ بادشاہ کی خواہش اور تکریم کو دین بنا ڈالا۔ بات آگے بڑھتے ہوئے دین محمدی کی جگہ دین الٰہی کے نام سے مختلف مذہبوں کا ملغوبہ تیار کیا گیا کیونکہ دربار میں ہندورانیوں، راجاؤں کا غلبہ تھا لہٰذا دین الٰہی کے نام پر اسلام کے تمام ارکان کو نہ صرف ترک کیا گیا بلکہ جرم جانا جانے لگا۔ سلطنت اپنے عروج پر مگر دین محمدی کا اخراج ہوتا جارہا تھا۔ توحید ،نماز، روزہ، زکوٰۃ کے علاوہ اسلامی رسم ورواج، طرز حیات کو غیر ضروری غیر عقلی قرار دے کر دن میں

چار مرتبہ سورج کی پوجا کی جاتی۔ سورج کے ایک ہزار ایک نام کو برکت وفضیلت کے طور پر گردانا جاتا۔ آگ پانی درخت کی پوجا ہوتی، گائے اور اس کا گوبر مقدس پاکیزہ مانا جاتا۔ یعنی تمام اسلامی اصلاحات کی ضد پر مبنی اعمال کو دین الٰہی کہا گیا جس میں بادشاہ کو سجدہ تعظیم اولیت رکھتا تھا اور معبود حقیقی کی نماز جرم تھا۔ اسلامی عقائد و نظریات کو پامال ہی نہیں کیا گیا بلکہ مختلف طرز عمل سے مذاق اُڑایا جاتا حد تو یہ ہے کہ کلمہ طیبہ تبدیل کر ڈالا اور لا الہ الا اللہ اکبر خلیفتہ اللہ بنایا۔ مسجدیں گرا کر مندر تعمیر کئے جارہے تھے۔ دوا کبری میں محمد واحمد اور دیگر اسلامی نام رکھنے پر پابندی تھی ہر طرف اک فتنہ تھا۔ تمام طاقتیں مل کر اس خطے سے اسلام کا نام مٹانے پر تلی ہوئی تھیں۔ اکبر کے مظالم کے آگے ہر زباں گنگ اور ہر بازو شل ہو چکا تھا۔ مصنف بالکل درست تحریر فرما رہے ہیں۔ راقم

تاریخ اسلام میں یہ تاریک ترین دور تھا۔ دکھ اور صدمے کی بات یہ کہ سب کچھ ایک مسلم مرتد بادشاہ کر رہا تھا۔ الحاد و بے دینی کے اندھیروں، اسلام سے غدارانہ اور کفارانہ حرکتوں کے طوفان کے سامنے شریعت محمد کا چراغ روشن کرنے ریاست پٹیالہ کے علاقہ سرہند کے ایک مرد خدا نے عہد صمیم کیا۔ شیخ احمد فاروقی سرہندیؒ نے مسلمانوں کو دین محمدی سے ہٹانے کفر والحاد پھیلانے والی ہر طاقت کو للکارا۔ ہندو نصرانیوں کی پھیلائی بدگمانیوں کا ترکی بترکی جواب دینا شروع کیا۔ اکبر کے بعد جہانگیر کے عہد میں آپ نے اپنی اجتہادی اسلامی تحریک کو جاری رکھا آپ نے واضح کیا کہ شریعت اور طریقت دو حقیقتیں نہیں اصل نجات اور کامیابی اتباع رسول ﷺ میں ہی پنہاں ہے۔ آپ کی تحریک کے اثرات عوام الناس کے علاوہ درباریوں، امراء وزراء، انتظامیہ اور افواج تک پھیلتے چلے گئے۔ خود جہانگیر بھی آپ کی تحریر و تحریک سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکا مگر درباری غلام گردشوں میں بادشاہ کو آپ کی تبلیغ واشاعت سے بدلتے حالات سے ڈراتے ہوئے کہا گیا کہ ہندوستان تیموریوں کے ہاتھ سے نکلتا اور پھسلتا جا رہا ہے۔

ہر سمت شیخ احمد سرہندیؒ کے چرچے اور غلغلے ہو رہے ہیں۔ بادشاہ کو ان کا بڑھتا اثر و رسوخ روکنا چاہیے لہٰذا جہانگیر نے حضرت کو ملاقات کے لئے بلوایا۔ مجدد الف ثانیؒ نے دربار شہنشاہ میں سجدہ تعظیم نہ کیا جس پر ایک درباری نے فقرہ چست کیا کہ تکبر تو دیکھو آداب شاہی مجروح ہو رہے

ہیں جس پر بادشاہ نے طیش میں آ کر گرفتار کر لیا اور گوالیار کے بندی خانے میں ڈال دیا۔ یہاں جیل میں بسنے والوں کے مقدر سنورتے چلے گئے ۔کیا قیدی کیا پہرے دار سب کے سب نور اسلام کی دولت سے بہرہ مند ہوتے چلے گئے۔

حضرت شیخ احمد سرہندی نے ایک جانب عوام الناس کو اسلامی حدود کی حفاظت کے لئے کمر بستہ کیا تو دوسری سمت حکمران طبقے کو بری طرح جھنجھوڑ کر رکھ دیا۔ آپ نے اسلام کی دور جدید کے مطابق اصلاحات کا اجراء کر کے مسلمانان برصغیر کو گمراہوں اور تباہوں سے بچالیا۔ حضرت امام ربانی مجدّد الف ثانیؒ کا احسان عظیم ہے۔ آپ کی قلمی علمی اور عملی جدوجہد کے سبب یہ خطہ کفر والحاد کے نہ صرف غلبہ سے بچا بلکہ آنے والی مسلم نسل نے آپ کے اجتہاد کے روشن چراغ سے ہر دور میں رہنمائی اور روشنائی حاصل کی۔ آپ نے اسلام کی ڈوبتی کشتی کو بچایا ہی نہیں اس کو نئی تازگی فصاحت اور روانی عطا فرمائی ۔آپ کے اس عمل عظیم کے عوض مسلمانان ہند میں احیائے اسلام کی متعدد تحریکیں ظہور پذیر ہوئیں ۔حضرت مجدّد الف ثانیؒ کی اجتہادی جہاد سے نہ صرف آنے والے مغل حکمران فیض یاب ہوئے ۔آپ کی برپا کردہ تحریک کے باعث اورنگ زیب جیسا مرد مومن تخت ہندوستان پر فائز ہوا۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق نو لاکھ افراد نے قبلہ مجدد الف ثانیؒ کے دست اجتہاد پر بیعت کی سعادت حاصل کی۔ آپ کی احیائے اسلام کی تحریک میں شامل ہزاروں اللہ کے ولیوں نے دنیا کے مختلف گوشوں میں پھیل کر دین مبین کی سربلندی اور سرفرازی کا فریضہ سرانجام دیا ۔یہ کہنا غلط نہ ہوگا اگر آپ انکار والحاق کی یلغار کا بروقت مقابلہ نہ کرتے تو آج برصغیر میں اسلام کا پیغام رواں دواں نہ ہوتا ۔بلاشبہ جس دوقومی نظریے کے سبب پاکستان معرض وجود میں آیا اس نظریے کی فکری نظری آبیاری اور نگہبانی بھی آپ کے بتائے ہوئے طریقے وسلیقے سے ہو سکی یقیناً آپ برصغیر میں اسلام کی نشاط ثانیہ کے نقیب اور رہبر ہیں۔ آپ کے مقام اعلیٰ کو مرشد اقبالؒ کچھ یوں آپ کی مرقد پر تسلیم و بیان کرتے ہیں۔

حاضر ہوا میں شیخ مجدّد کی لحد پر   وہ خاک کہ ہے زیر فلک مطلع انوار
اس خاک کے ذروں سے ہیں شرمندہ ستارے   اس خاک میں پوشیدہ ہے وہ صاحب اسرا

گردن نہ جھک سکی جس کی جہانگیر کے آگے جس کے نفس گرم سے ہے گرمی احرار
وہ ہند میں سرمایہ ملت کے نگہبان اللہ نے بروقت کیا جس کو خبردار
راقم روزنامہ کا نام نہ لکھ سکا۔ (تحریر: جناب عزیز ظفر آزاد)

....

حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ نقشبندی مجددی

تحریر: مہر عبدالغفور کی تحریر کا خلاصہ

آپ کا شمار عارفین کاملین میں ہوتا ہے آپ نے نور ولایت سے تاریک دلوں کو تابندگی بخشی۔ تاریکی میں ڈوبی خلق کو عالم نور میں لاکھڑا کیا۔ مادرزاد ولی تھے۔ ولادت سے قبل آپ کے ہونے والے مرشد سال بہ سال شرقپور آتے۔ گلی میں سونگھ سونگھ کر سانس لیتے ،لوگوں کے استفسار پر فرماتے یہاں اللہ تعالیٰ کی برگزیدہ رُوح آنے والی ہے۔ میں اس کی تاک میں ہوں کہ اسے دام میں لوں اور نسبت نقشبندیہ پاؤں۔ آپ کے والد بزرگوار میاں عزیز الدین کے گھر کا پتہ دیتے۔ ولادت 1865ء میں ہوئی۔ مسجد میں تنہا بیٹھتے۔ شیخ طریقت خواجہ امیر الدین کوٹلہ پنچو بیگ ضلع شیخوپورہ کے دست حق پر بیعت کی۔ جذب و سکر کی کیفیت رہتی۔ پیر و مرشد کی بہت خدمت کی۔ چائے بنانے کیلئے اپنی دستار سے بطور ایندھن کام لیا۔ حضرت پیشوا نے فرمایا ''تم مجھ سے بڑھ گئے ہو۔ خلق خدا کو ہدایت کا راستہ دکھاؤ''۔ آپ کہتے ''میں بندہ بننے کے لئے مرید ہوا تھا نہ کہ پیر بننے کے لئے''۔

آپ شریعت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاسبان اور شدت سے اتباع سنت کے پابند تھے۔ فرماتے'' ہم فقیری و قیری نہیں جانتے ہم تو اتباع سنت جانتے ہیں''۔ خلافت سنت اور خلاف شریعت کام پر بے اختیار جھپٹ پڑتے۔ جیسے بھوکا بھیڑیا بھیڑوں پر جھپٹتا ہے۔ انگریزی طرز بود و باش سے نفرت فرماتے۔ فرماتے ہمارے سکھ بھائی اپنے گرو کے حکم کے کتنے پابند ہیں۔ علامہ اقبال نے کہا'' حضور آپ کو میرے گناہوں سے تو نفرت ضرور ہے لیکن گنہگاروں سے تو نہیں ہونی چاہیے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم شفیع المذنبین ہیں''۔ فرمایا'' یہ ڈاکٹر وِچوں تے وَل اے'' باطن حقیقت شریعت سے آراستہ تھا

(علامہ صاحب کا)۔رب نے امت مسلمہ کی بیدار کے لئے داڑھی منڈے کی صورت میں حضرت اقبال کو منتخب فرمایا۔D.C گجرات فیشن بال داڑھی چٹ سر پر ہیٹ دیکھتے ہی جذبہ غیرت تھپڑ کی صورت میں نمودار ہوا۔D.C کی تقدیر بدل گئی۔

؎ کچھ بھی پیغام محمدی کا تمہیں پاس نہیں
قلب میں سوز نہیں رُوح میں احساس نہیں (اقبالؒ)

کبھی صفت جلالی کبھی صفت جمالی جلوہ گر ہوتی۔سخت سردی میں کتیا کو حلوہ کھلایا۔ایک بار گدھے کی ٹانگیں دبانا شروع کر دیں۔صبح کو لاکھ روپے آتے تو شام تک ایک روپیہ بھی نہ ہوتا۔حجاج کہتے ہم نے میاں صاحب کو حج کے دوران اپنے درمیان میں دیکھا۔

معروف خلفاء میں سے حضرت نورالحسن شاہؒ......،سیّد محمد اسمٰعیلؒ صاحب کرماں والے، حضرت محمد عمرؒ صاحب بیر دبلوی،میاں رحمت علی گھنگ والے اور برادر حقیقی ثانی لاثانی میاں غلام اللہ ہیں۔یہ شیر یزدانی بعمر 63 سال 3 ربیع الاوّل 1928ء کو وصال فرمایا۔

(نوٹ:صفحہ 227 غالباً جہانِ مجددؒ مولانا محمد نورالدین النورانی مجددی۔ایک عظیم رُوحانی شخصیت حجتہ الاسلام خواجہ محمد باقیؒ منفرد مقام کے حامل ہیں)

اورنگ زیب نے 49 سال حکومت کی۔مولانا مذکور 1276ء کو ضلع گورداسپور (انڈیا) میں پیدا ہوئے ظاہری باطنی علوم کے بحر ذخار تھے۔سیّد برکت علی مجددی کی صحبت میں رہے۔سلاسل اربعہ کی خلافت ملی۔آسمانِ ہند پر مغلیہ سلطنت کا سورج ہچکیاں لے کر دم توڑ گیا۔آٹھ سو سال تک برصغیر کو چار چاند لگانے والی قوم غلامی کی تاریک وادی میں بھٹک رہی تھی انگریز کا مقصد یہ تھا۔

؎ وہ فاقہ کش جو موت سے ڈرتا نہیں ذرا
روحِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بدن سے نکال دو

''فتنہ قادیان'' اُٹھا۔ہند میں معاشی شعبہ حیات پر ہندو مسلط تھے۔غریب مسلمان محنت کرتے۔ہندو سُود کی تلوار سے پاش پاش کر دیتے تھے۔گورداسپور کے اکثر دیہات مقروض تھے۔مولانا نے اجتماعی بیت المال قائم کیے۔ان میں خود گندم خرید کر جمع کی۔غریب گندم لے جاتا۔مذہبی خدمات بھی کیں

۔قیام پاکستان میں حصہ لیا شاہ لاثانی علی پوری، نقش لاثانی علی پوری، شاہ سراج الدین مجددی موسیٰ زئی آپ کا از حد احترام کرتے ۔موسےٰ زئی والوں نے آپ کو سرہند شریف میں اپنی مسند پر بٹھایا ۔تین رمضان 1371ھ کو مکتوبات کا درس دیتے ہوئے فرمایا ''اگر کوئی روزہ دار تمہارے پاس آئے اور وصال کر جائے تو نزع کے وقت اس کے منہ میں پانی نہ ڈالنا''۔نمازِ ظہر کی تیاری کی وضو کے دوران ہی وصال فرما گئے ۔شکر گڑھ میں دفن کیا گیا۔مزار بھی تعمیر ہوا۔

؎ سب طریقوں سے طریقہ باشریعت نقشبند
دنیا و عقبیٰ کے لئے اللہ نبی کو ہے پسند

کرامت:

ایک سکھ کو کوڑھ کا مرض ہوا۔عزیز و اقارب نفرت کرنے لگے۔مولانا نے فرمایا ''چودھری پر تاب سنگھ پریشاں کیوں ہو''۔فرمایا آپ نے اس کے حقہ کی ٹوپی سے راکھ لی۔راکھ میں لعاب دہن ڈالا، کوڑھ والے ہاتھ پر لگا دی، آرام ہو گیا۔فرمایا مسلمان ہو جاؤ، سکھ نے کلمہ طیبہ پڑھ لیا۔تمام خاندان بھی مسلمان ہو گیا ایسی کئی کرامات درج ہیں۔صفحہ 234 پر تذکرہ ختم ہوا جس کی تلخیص راقم نے کی ہے۔

....

شیخ محمد ناظم عادل القبرصی الحقانی المجددی

☆ آپ پورے عالم اسلام میں سلسلہ مجددیہ کی اشاعت کر رہے ہیں۔صفحہ 219 تا 226 جلد ۱۱، جہانِ مجددؒ 2006ء۔

☆ ''دنیا کے سارے بہادر شیر سلسلہ عالیہ نقشبندیہ سے وابستہ ہیں'' (مولانا حاجی علیہ الرحمتہ)

☆ سلسلہ نقشبندیہ ایک حرکی سلسلہ ہے۔(علامہ اقبالؒ)

ان کی محفل میں ذکر جہر بھی ہوتا ہے۔(آج کل ہر نقشبندی خانقاہ پر ذکر جہری ہوتا ہے اور متعلقہ بزرگ ہر مقام پر ذکر بالجبر کراتے ہیں۔راقم) اس کے بھی فوائد ہیں اور ذکر خفی کے بھی۔

حضرت القبرصی کے والد قادری تھے (رقص و پاکوبی تھی) والدہ سلسلہ مولویہ (رومی) سے وابستہ تھیں۔ بدعقیدہ لوگوں کی تحریک نے ملت اسلامیہ کو پارہ پارہ کیا۔

صفحہ 220: ولادت 26 شعبان 1340ھ/23 اپریل 1922ء بمقام ایک قریہ قبرص کا والد کی طرف سے نسب شیخ عبدالقادر جیلانیؒ سے ملتا ہے۔ والدہ کی طرف سے حضرت رومیؒ سے، حسنی اور حسینی ہیں، مشرباً مجددی، علوم حاصل کیے، استنبول آ گئے۔

شیخ سلیمان مجددی، م 1948ء سے ملے۔ انہوں نے آپ کو شام بھیجا وہاں شیخ عبداللہ داغستانی سے روحانیت ملی۔ (1944ء میں ترکی میں اذان پر بھی پابندی تھی) شیخ نے اذان دی، گرفتار کر لئے گئے، رہا ہوئے، مختلف شہروں میں اذانیں دیتے رہے۔ آپ پر 114 مقدمات قائم کر دیئے گئے۔ ترکی میں الیکشن ہوئے۔ کامیاب صدر نے تمام مساجد کھول دیں۔ یہ شیخ کے مرشد کی کرامت تھی۔ پورے قبرص کا دورہ کیا۔ لبنان، مصر، عرب سلسلہ نقشبندیہ کی اشاعت کے لئے گئے۔ اب تک 27 حج کر چکے ہیں۔ ایک بار دمشق سے پاپیادہ حج کیا 1974ء سے یورپ کا دورہ شروع کیا۔ ہر سال قبرص سے لندن جاتے عوام مشرف بہ اسلام ہوتے رہے اور مجددی سلسلہ سے منسلک بھی، (شاہِ نقشبند بخارا میں مجدد تھے۔ سیّدنا مجدد الف ثانی دوسرے ہزار کے مجدد ہوئے)

سیّدنا خالد بغدادی مشرق وسطیٰ میں اسلام شریعت طریقت کے مجدد تھے۔ اسی طرح شیخ محمد ناظم اس عہد کے مجدد ہیں 1991ء میں امریکہ کے سفر شروع کئے۔ پہلی بار امریکہ کی 15 ریاستوں میں گئے شمالی امریکہ میں نقشبندیہ کے 15 مراکز قائم ہو گئے۔

1993ء میں دوسرا دورہ کیا 10 ہزار غیر مسلم مشرف بہ اسلام ہوئے سلسلہ نقشبندیہ میں داخل ہوئے۔ 1986ء میں برونائی، ملائیشیا، سنگاپور، سری لنکا، ہندوستان، پاکستان کے ہر بڑے شہروں میں گئے (خوب تبلیغ فرمائی)۔ مملکت کے بادشاہوں وزراء سے ملے۔ لبنان کا بھی دورہ کیا۔ روزانہ ہر جگہ 100 زائرین مستفید ہوتے ہیں۔ آپ کا گھر جبل قاسیون پر ہے آپ کے شیخ کی پیش گوئی ہے۔ 20 ویں صدی کے آخر اور 21 ویں صدی کے شروع میں سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ ساری دنیا میں پھیل جائے گا۔ ہر ایک براعظم میں شیخ عبداللہ داغستانی، م 1973ء کی یہ پیش گوئی سچ

ثابت ہوئی۔ آپ کی زندگی بہت متحرک ہے۔ سلسلہ نقشبندیہ کے گولڈن Chain کے امین ہیں شیخ ہشام محمد قبانی مجددی آپ کے خلیفہ ہیں۔

صفحہ 201، مشائخ نقشبندیہ مجددیہ سے ہندوستان، افغانستان، ترکی کے سلاطین کی والہانہ عقیدت رہی ہے۔ اہل اللہ کا شاہانِ وقت کی طرف توجہ نہ کرنا عزیمت کی نشانی ہے لیکن ان کی طرف متوجہ ہو کر ان کی زندگی میں انقلاب برپا کرنا بہت بڑی بات ہے یہ حضور اکرم ﷺ کی سنت ہے۔

دورِ جدید میں بھی اوس، افغانستان، بوسینا وغیرہ کی آزادی کی جنگوں میں حضرات مجددیہ کے مجاہدین کا خون شامل ہے ترکی میں سلطنت عثمانیہ کے اثرات آج بھی نظر آرہے ہیں۔

صفحہ 151 علم الکلام میں حضرت مجدد الف ثانی کے اجتہادات: (پروفیسر غلام مصطفیٰ مجددی نوری)

یہ مقالہ 200 صفحات پر مشتمل تھا۔ بعض اقتسابات کا مفہوم راقم لے سکے گا۔ (25 ذیلی عنوانات پر) مثلاً قضائے، مبرم و معلق، وحدۃ الشہود، آئیہ نور اللہ نور السموات .... فرشتے اور انسان، تفسیر ظلوماً جھولاً، کعبے کی صورت و حقیقت، سیر فی اللہ، حقیقت محمدی، تصور تجدید الف ثانی، وغیرہ وغیرہ

صفحہ 152، **علامہ بدرالدین سرہندیؒ:**

رقمطراز ہیں (جہانِ امام ربانی مجدّد الف ثانیؒ اقلیم ۱۱)

''کارخانہ رحمت، خزانہ فضل و احسان سرکار دو عالم ﷺ کے حوالے کیا گیا۔ ایک ہزار سال کے بعد آپ ﷺ کا پرتو مجدد الف ثانی پر ڈالا گیا۔ آپ کا ازلی نام عبدالرحمٰن ہے حضرات القدس 25/2 مکتبہ نعمانیہ سیالکوٹ''۔

علم الکلام اور عرفانِ تصوف کی صدیوں پرانی الجھنوں کو دُور فرمایا (تمام مکتوبات شریف کا لازماً مطالعہ کر: توکلی) ''جناب پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا تم علم الکلام کے مجتہد ہو''۔ مبداء معاد۔

عرفان و سلوک کے بھی آپ مجتہد اعظم ہوئے ...... اللہ کو علم تھا کافر اپنے اختیار سے کفر اور فسق کا ارتکاب کریں گے۔ قدریہ اس اُمت کے مجوس ہیں۔ حدیث مبرم اور معلق قضا...... وحدۃ الشہود......

(عالم امر: انسان کا باطن اور حقیقت)

کعبہ مشرفہ زاداللہ شرفہا...... کا حج اور عمرہ عبادتوں کی جان ہے اور دیدار کعبہ ریاضتوں کی شان ہے مرکز توحید ہے محور مساوات ہے، ذریعہ اخوتِ اسلامی ہے، پہلی مسجد ''مسجد حرام'' بمطابق قرآن وحدیث ''صورت کعبہ پتھر اور مٹی سے مراد نہیں ہے اس کی تشخیص میں عقل عاجز ہے۔ صاحب خانہ کی بیویت خاص اسی میں ہے مساجد اور مسجود کے درمیان بہت فرق ہے کعبہ مسجود ہے حقیقت کعبہ اس بے چوں واجب الوجود کی ذات مراد ہے۔ حقیقت محمدی تمام افراد کی حقیقتوں سے افضل ہے لیکن حقیقت کعبہ عالم کی قسم سے نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطہ کے بغیر کوئی مطلوب تک نہیں پہنچ سکتا۔

؎ تو میری رات کو مہتاب سے محروم نہ رکھ

افسوس کہ راقم اپنی بے شمار خامیوں کے باعث اس پر کچھ بھی نقل نہ کر سکا۔ از صفحہ 151 تا 200۔

صفحہ 133 تا 150، حقیقت محمدیہ، حقیقت احمدیہ، حقیقت کعبہ کا بیان ہے۔

بحوالہ مکتوبات شریف صفحہ 147، عالم مکاشفہ کا نازک ترین مقام ہے۔

''محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام مخلوقات کی طرح عالم خلق و عالم امر سے مرکب ہیں حقیقت محمدی شان العلیم سے مراد ہے اور حقیقت احمدی اس معنی سے کنایہ ہے جو اس شان کا مبداء ہے وہ نبوت جو آدم علیٰ نبینا علیہ السلام کی پیدائش سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل تھی۔ کنت نبیا و آدم بین الماء والطین۔ وہ باعتبار حقیقت احمدی کے تھی جس کا تعلق عالم امر سے تھا۔ عیسےٰ کلمۃ اللہ علیٰ نبینا علیہ السلام اس مقام سے عالم امر سے زیادہ مناسبت رکھتے تھے۔ حقیقت محمدی عالم امر و عالم خلق، دونوں اعتبار سے ہے۔ اس جہان میں عنصری پیدائش کو فلکی پیدائش پر غالب کیا ہوا تھا تاکہ مخلوقات کے ساتھ وہ مناسبت جو استفادہ کا سبب ہے پیدا ہو جائے۔ (اسرار و رموز اور حقائق کو توکلی جیسا ناکارہ کیا جانے)

نوٹ: عنوان ''علم الکلام میں حضرت مجددؒ کے اجتہادات'' از قلم پروفیسر غلام مصطفےٰ مجددی صفحہ 151 تا 200۔ مذکور جہانِ امام ربانیؒ...... جلد ۱۱ سے درج بالا اقتباسات راقم نے اخذ کئے ہیں۔

ملفوظات حضرات کرام نقشبندیہ موسیٰ زئی شریف

⟡......از: محبوب احمد بھٹی صاحب

⟡......بحوالہ ''باقیات: امام ربانی مجدد الف ثانی جلد سوم''

خواجہ محمد عارف ریوگری فرماتے ہیں کہ کلام مجید اور احادیث مبارکہ کے بعد مشائخ کے ملفوظات سننا توفیق الٰہی کا موجب، قلب کی رقت کا سبب، اللہ کی رضا کے حصول کی ترغیب دلاتے ہیں مطالعہ ظاہری باطنی ترقی کا موجب ہے۔ جبکہ مطالعہ حضور قلب سے ہو۔

ملفوظات حاجی دوست محمد قندھاریؒ:

(1216ھ، قندھار، ولادت، 1284ھ موسیٰ زئی، وصال)

فرمایا:

1 صد ہزار علم سے ایک ذرہ خالص عمل کا بہتر ہے اور صد ہزار عمل سے ایک ذرہ اخلاص کا بہتر ہے صد ہزار اخلاص سے ایک ذرہ عشق کا بہتر ہے، صد ہزار عشق سے ایک ذرہ درد کا بہتر ہے۔

لاالٰہ الاانت سبحانك انی کُنت من الظالمین۔ حسبنااللّٰہ و نعم الوکیل۔

بے لطف تو من قرار نتوانم کرد　　احسانِ ترا شمار نتوانم کرد
گر بر تنم زبان شود ہرموئی　　یک شکر تو از ہزار نتوانم کرد

فرمایا:

۱......روزانہ پڑھا کرو بے حد تاثیر ملے گی۔

۲......یااللہ یارحمن یارحیم یا ارحم الراحمین وصلی اللہ علیٰ خیر خلقہ۔ کے ورد سے دولت، ظاہری و باطنی دونوں نصیب ہونگی۔

۳......حصول نسبت اور فیض میں اصل بنیاد اپنے شیخ سے رابطہ ہے۔

۴......ایسا غمناک رہنا چاہیے۔ 27 میں سے 4 راقم نے لئے۔

خواجہ محمد عثمان دامانی نقشبندی 1244ھ/1314ھ۔

۱.....نیت میں فتور نہ ہو (مفہوم)

۲.....ہر حال میں اللہ کا ذکر کر۔

۳.....مصیبت کے وقت شیخ کا رابطہ مفید ہوتا ہے۔

۴.....خدمات و بلیات سحر و جادو کے دفعیہ کی خاطر درود شریف 3 بار، سورۃ فاتحہ 7 بار آیۃ الکرسی 7 بار، چاروں قل 7,7 بار۔

....

ملفوظات خواجہ سراج الدینؒ

☆1297ھ ولادت، 1333ھ وفات۔

۱.....رابطہ کامل وہ ہے کہ پیر کو اپنی ذات، بیوی، فرزند، غرض ہر چیز سے زیادہ محبوب جانے۔

۲.....عمر عارضی امانت ہے۔

۳.....جو مشغول (ذکر الٰہی میں) ہے وہ مقبول ہے۔

مرزا مظہر جانِ جاناںؒ اور آپؒ کے ملفوظات:

راقم جہان امام ربانی، مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی اقلیم دہم کے حوالہ سے آپ کے ذکر جمیل پر چند متفرق فقرے نقل کرے گا۔ (از صفحہ 237 تا 250) ولادت 1699ء میں ہوئی۔ والد مرزا جان کا تعلق اورنگ زیب کے طبقہ امراء سے تھا۔ وفات 1780ء میں ہوئی۔ (ممالک ہند میں انبیاء و رسل علیہم السلام بھیجے گئے) آپ کے ملفوظات از قلم ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری صفحہ 251 اہل اللہ کے ملفوظات ہی ہدایت ہیں۔ ملفوظات از "مقاماتِ مظہری"۔ بانسری کا استعمال مکروہ ہے۔ توحید وجودی کا مسلمہ ضروریات دین سے نہیں ہے توجہ الی اللہ لازمی ہے اوقات کو ذکر اور عبادت سے معمور رکھنا چاہیے۔ انکساری لازم ہے نفی اثبات کی ورزش سے بشری صفات کم ہوتی ہیں۔ بری خصلت/ عادت کا جدا جدا تکرار کلمہ طیبہ میں لاسے کرے۔

درود شریف اور استغفار لازمی ہے دُعائے حزب البحر، ختم خواجگان قدس اللہ اسرارہم، حل

مشکلات ہر روز پڑھنا چاہیے۔ اشراق کی نماز چار رکعت اور چاشت میں 4 یا 6 رکعت، اور زوال میں چار رکعت ایک سلام ہے۔ سنت مغرب کے بعد چھ یا 20 رکعت، عشاء کی چار سنت، چار رکعت سنت عصر، تحیتہ الوضو بھی لازم ہے تلاوت قرآن مجید ایک جزو، کلمہ تمجید، توحید سو سو مرتبہ، سبحان اللہ وبحمدہ صبح رات سو سو مرتبہ۔ دُعائیں مسنونہ بھی۔ (تمام میں حضور قلب لازمی ہے) آگے فنا بقا راقم کی سمجھ سے بالاتر مراقبہ لازمی ہے۔ جس دم بھی زیادہ کیا جائے۔ اسم ذات کی کثرت ہو۔ نکاح سنت انبیاء ہے۔

بحوالہ اقلیم دہم چند نقشبندی حضرات:

1 ....شاہ امان اللہ افغانیؒ: (از مولانا عبد الباقی افغانی، حال کراچی)

(یا ہادی احد نی بحرمت قبلہ، پیر دستگیر خواجہ صدیق احمد شاہ سید دیؒ) خانقاہ افغانستان کے صوبہ فراہ میں ہے مرجع خواص وعوام ہے نسباً سیّد ہیں مولوی محمد جان قندھاریؒ کی صحبت میں رہے پھر میاں سلیمان کی صحبت میں، پھر حاجی الحرمین دوست محمد قندھاریؒ کی خدمت میں گئے۔ شربت شفا پیا چاروں طریقوں میں اجازت ملی۔ پھر ہندوستان کے ذریعے خراسان جانے کی ہدایت فرمائی گئی۔ صوبہ ہرات گئے۔ ملا دین محمد اخوند سے ملے اور بیعت ہوئے۔ مزید 100 حضرات بھی بیعت ہوئے۔ دیگر صوبوں والے بھی مرید ہوئے۔ وصال 1292ھ۔ سلسلہ نقشبندیہ کو بہت عروج ہوا۔ صاحبزادے بھی ولی اللہ ہوئے۔

☆ سیّد فیض محمد شاہ قندھاریؒ: (از جناب پروفیسر غلام سرور رانا)

ولادت 1850ء آباؤ اجداد بھی اولیاء اللہ تھے۔ استخارہ فرمایا۔ ملا راحم دلؒ کی زیارت ہوتی رہی۔ خوابوں میں، موضع صوفہ میں ملاقات ہوگئی۔ ملا راحم دلؒ ہمیشہ مراقبے ہی میں رہتے۔ بیعت کی، مقصد ملا، خرقہ خلافت بھی۔

؎ دیتے ہیں بادہ ظرف قدح خوار دیکھ کر

یہ خواجہ محمد معصومؒ سرہندی کے خلیفہ تھے۔ برصغیر پاک و ہند میں ورد مسعود فرمایا (1870ء) کئی بزرگوں سے ملے۔ ملتان شریف کے اولیاء سے ملے اور مزارات پر حاضر دی۔ سرہند شریف بھی

حاضری دی۔ دہلی اور اجمیر شریف بھی۔

؎ فخر کون ومکاں معین الدین

؎ مرقد اُو پیر سنجر را حرم

لاہور کے تمام مزارات پر بھی حاضری دی۔ بے شمار ممالک کے مزارات پر بھی۔ شاہدرہ لاہور میں قیام پذیر ہوئے۔ شادی کی، حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ کے خاندان کا ایک فرد ایک مشکل برآری کے لئے حاضر ہوا۔ اس وقت آپ مری میں تھے۔ اس نے اپنی بھتیجی کو پیش کر دیا (محترمہ فاطمہ بنت عزیز الدین) فیض آباد میں نزول فرمایا چک 411 گ۔ ب، نزد تاندلیانوالہ میں (راقم نے کئی بار حاضری دی) جب تاندلیانوالہ میں تھا) اولاد میں پیر سیّد علی حسین شاہ اور سیّد عبدالغفور شاہ ہیں سیّد عبدالکریم وفات پا گئے۔ سیّد پروفیسر شاہ قندھاری متقی ڈویژنل پولیس آفیسر ہیں۔ تین صاحبزادیاں بے شمار خلفاء ہیں۔ وصال 28 رجب (چھ جنوری 1961ء) جمعہ شریف کے دن تے اور اجابت ہوئی۔ اسم ذات کا ورد جاری تھا۔ صبح چار بجکر 15 منٹ پر نماز جنازہ، صوفی محمد صدیق صاحب مرولہ شریف نے پڑھائی (اوکاڑہ)

؎ نشان مرد مومن با تو گویم

چو مرگ آید تبسم برلب اوست

فیض ظاہر فیض باطن کا دربار ہے، (از ماہنامہ عرفات لاہور اکتوبر 2004ء)

مشائخ نقشبندیہ صوبہ سرحد

(از قلم راجہ نور محمد نظامی مجدّدی صاحب)

ا...... مولانا خواجہ عبدالغفور ثمر قندی ثم پشاوریؒ:

مولانا خواجہ عبدالغفور ثمر قندی پشاوریؒ، حضرت مجدّد الف ثانیؒ کی خدمت میں رہے خلافت پائی۔

۲...... مولانا خواجہ محمد صدیق پشاوریؒ: (آپ کے صاحبزادے)

۳...... خواجہ ملا حسن علی پشاوریؒ: (خلیفہ خواجہ محمد معصوم قیوم ثانیؒ)

۴......مولانا شیخ فرید اکبر پوری پشاوریؒ:

سرہند شریف سے فیض یاب ہوئے۔ (سیّد آدم بنوریؒ سے بھی فیض لیا)۔

خواجہ قیوم ثانیؒ کے ساتھ اعتکاف بھی کیا۔

وصال:

1054ھ/1644ھ میں اجمیر شریف میں وفات پائی۔

۵......سیّد عبداللہ المعروف حاجی بہادر کوہائی:

م16 رجب 1090ء سیّد آدم بنوریؒ سے فیض لیا۔ اور خلیفہ بھی بے شمار کتب کے مصنف بھی تھے۔

۶......مولانا اخوند یوسف پشاروئیؒ:

سیّد آدم بنوری سے بھی فیض لیا خلیفہ بھی ہوئے، م1070ھ۔

۷......شیخ مانون یوسف زئیؒ:

دہلی اور سہارنپور میں پڑھے۔ حضرت عبداللہ کوہائی کے مرید ہوئے۔ خلافت بھی ملی۔ تمام افغان علاقوں کا دورہ کیا۔ اشاعت اسلام کی۔ وصال بروز جمعہ شریف 14 شوال 1099ھ۔

۸......مولانا شیخ احمد المعروف اخوند صاحب:

لنڈی، فاروقی، سعداللہ وزیرآبادی سے خلافت پائی۔ شاہ محمد غوث لاہوری لکھتے ہیں کہ آپ متواتر یکسوئی سے 45 سال عبادت ریاضت میں مشغول رہے۔ آپ کے مرید ہر وقت کلمہ طیبہ کا ورد کرتے رہتے تھے۔ م12 جمادی الثانی 1113ھ۔

۹......شیخ شہباز مومند پبیؒ:

شیخ سعدیؒ لاہور سے خلافت پائی۔ سلسلہ نقشبندیہ کی خوب اشاعت فرمائی۔ م صفحہ 1113ھ۔ پبی ضلع نوشہرہ میں مزار ہے۔

۱۰......مولانا سیّد زین الدین پیر سبا کیؒ:

ملا کابل گرام اور مولانا اخوند محمد یونس گیلانی سے طریقت حاصل کی۔ شیخ سعدی لاہوری سے سلسلہ مجددیہ میں خلافت پائی۔ مصنف بھی تھے۔ م 1119ھ، عظیم۔

۱۱......مولانا محمد فاضل پاپینی ثم پشاوریؒ:

(پاپین۔ کابل کے متصل) اس قصبہ میں سلسلہ نقشبندیہ کے بے شمار بزرگ ہوئے۔ ابتداً مولانا عبدالخالق مصوری سے نسبت مجددی حاصل کی۔ پھر حاجی شیخ زاہد لاہوری سے وابستہ ہوئے۔ سیّد قطب بنوری نے ان کے پاس 17 رجب 1108ھ وفات پائی۔ (دورانِ سفر)

۱۲......مولانا عبدالقادر خان خٹکؒ:

شیخ سعدی لاہوری سے فیض لیا خلیفہ بھی ہوئے آپ کی بہن حلیمہ سعدیہ بھی شیخ سعدیؒ کی مرید تھیں، بے شمار کتب لکھیں۔ 1137ھ میں شہید کر دیئے گئے۔

۱۳......شیخ محمد صبغۃ اللہ مجددی سرہندی ثم پشاوریؒ:

صفحہ 288 اقلیم دہم، ،بن محمد اسمٰعیل بن محمد صبغۃ اللہ بن قیوم ثانی خواجہ محمد معصوم مجددی سرہندیؒ، ولادت سرہند شریف میں ہوئی۔ کوئی بیٹا نہ تھا ایک بیٹی تھی، صاجزادی کے بیٹے نے سلسلہ نقشبندیہ کی اشاعت فرمائی۔ پشاور میں رہے وہیں وصال فرمایا۔

۱۴......مولانا سیّد محمد معصوم پیر سبا کی ثم پشارویؒ:

اپنے شیخ کے خلیفہ اکبر تھے مزار مرجع خلائق ہے۔

۱۵......سیّد شاہ محمد غوث پشاوری ثم لاہوریؒ:

نقشبندی سلسلہ کی اشاعت فرمائی، 1173ھ میں وصال لاہور میں، لاہور میں دفن ہوئے یہاں خواجہ محبوب عالم ہاشمی سیدیؒ نے بھی حاضری دی اور اعتکاف بھی فرمایا۔ نہایت بلند پایہ عارف وعالم تھے۔

۱۶......شاہ غلام حسن مجددیؒ:

سرہند میں ولادت ہوئی، والدہ گوہر آراء، (خواجگان سرہند شریف کے خاص قریبی عزیز)

م1204ھ۔

۱۷......شیخ زکریا المعروف شہید میاںؒ:

نہایت عظیم ولی اللہ تھے۔

۱۸......سیّد میر عبداللہ بخاری اکبر پوریؒ:

کئی اسلامی ممالک میں رہے۔ حرمین شریفین کے بعد واپسی پر اجمیر شریف حاضری دے

کر اٹک میں قیام فرمایا۔ م1206ء / 1791ء ضلع نوشہرہ میں مزار ہے۔

۱۹......ارباب حضر اللہ خان مہمندؒ:

اپنی حویلی کا دروازہ سرہند شریف کے دروازے کی مثل بنوایا۔ 1185ھ م۔

۲۰......میاں احمد معصوم مجددی پشاوریؒ:

خواجگان سرہند شریف کے نزدیکی عزیز تھے۔

۲۱......حافظ گل محمد مرغزی:

1126ھ تا 1217ھ، ضلع صوابی میں مزار پرانوار ہے۔

۲۲......میاں گل محمد اکبر آبادی ثم ہزارویؒ:

م جمعۃ المبارک 24 محرم 1198ھ مزار نزد ایبٹ آباد۔

۲۳......میاں حامد رسا مجددی پشارویؒ:

سرہندی شریف کے خاص عزیز۔

۲۴......میاں نور مہدی پشارویؒ:

سرہند شریف کے عزیز محترم، م1224ھ۔

۲۵......ملا محمد نسیم صدیقی دہرویؒ:

علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی ودیگر علماء سے پڑھے۔حضرت مرزا مظہر جان جاناں کے خلیفہ تھے۔روانگی پر حضرت نے تبرکات کے علاوہ 500 کتب کا ہدیہ بھی دیا۔اکثر قلمی تھیں،شاہ غلام علی دہلوی فرماتے ہیں۔''اجل خلیفہ''م10 شعبان 1231ھ۔

۲۶......قاضی محمد ادریس مجددی پشاوریؒ:

سرہندی شریف کے عزیزان محترم میں سے۔

۲۷......شاہ سعد اللہ ہزارویؒ:

شاہ غلام علی دہلویؒ سے علوم حاصل کئے۔حضرت مظہر جان جاناںؒ کے خلیفہ بھی ہوئے۔

م28 جمادی الاوّل 1270ھ،

۲۸......خواجہ دوست محمد قندھاریؒ:

آپ بھی بلند پایہ اولیاء اللہ تھے۔

۲۹......مولانا فتح محمد ڈہرویؒ:

آپ بھی بلند پایہ اولیاء اللہ تھے۔

۳۰......فقیر محمد رضا نوحانی زکوڑیؒ:

نزد ڈیرہ اسمٰعیل خان۔علوم لدنی کے حامل تھے بانی خانقاہ زکوڑی،یہاں سے روشنی پھیلی۔

۳۱......بابا لعل خان کانشوی بالاکوٹیؒ:

م،22 رجب شریف 1345ھ۔

۳۲......مولانا حاجی محمد مجددی بغویؒ:

(سرہند شریف کے خاص عزیز محترم)م1315ھ۔

....

نوٹ:

راقم رات بھر صبح سے لکھتا (نقل کرتا) تھک چکا۔قریباً50 جسمانی تکالیف کا بھی حامل ہے افسوس ہے اور معذورت خواہ بھی کہ ان عظیم محبوبانِ الٰہی کے حالات مختصراً بھی نقل نہ کر سکا۔جو کچھ کیا یہی قبول فرمالیں اور ناچیز کا اجر عظیم ان کی ارواح طیبہ کو بطور ہدیہ نذرانہ بطفیل سید الاولین والآخرین ﷺ رب العزت پہنچا دے۔آمین ثم آمین

صفحہ 313اقلیم دہم:

خواجہ غلام حسن نقشبندیؒ

(سواگ شریف)

ولادت:

تقریباً1267ھ چاہ گاڑا موضع ڈگر سواگ تحصیل کروڑلعل عین ضلع لیہ۔

خواجہ محمد عثمان دامانی کے خلیفہ مولانا غلام حسن پونگر سے تعلیم حاصل کی۔کئی بزرگ علماء سے پڑھے۔خواجہ محمد عثمان دامانی سے خلافت ملی۔لنگر کا اہتمام آپ کے ذمہ تھا۔مراتب سلوک اور مقامات مجددیہ کی تکمیل ہوئی۔بعد از وصال مرشد خواجہ سراج الدین نقشبندی (فرزندش) سے تجدید بیعت کی۔خانقاہ سراجیہ قائم کی۔ایک بار ناواقف ہندو نے کہا ''توڑ کا'' ایسی نگاہ ڈالی کہ وہ فوراً مسلمان ہوگیا۔ایک غیر مسلم تھانیدار نے انگلی کے اشارے پر کلمہ طیبہ پڑھ لیا۔(عدالت کے رُوبرو) بے شمار کرامات دکھاتے (شیخ کے تصور سے کوئی لمحہ غافل نہ ہو۔توکلی)

دن میں تین مرتبہ مراقبہ ضروری کریں۔ہمیشہ باوضو رہو''جس شخص کی داڑھی قبضہ سے کم ہو اس کے پیچھے نماز ناجائز ہے''صفحہ 317۔

☆جب بہت غم اور مشکلات لاحق ہوں تو درود شریف کثرت تمام مشکلات کو حل کر دیتی ہے۔

بخار اور اسہال کی کافی تکلیف ہوئی۔(بے مثل کمزوری کے باوجود نماز باجماعت ادا فرماتے)،مفہوم

وصال کی خبر دیتے رہے، 3 ربیع الاوّل 1358ھ بعد از نماز عشاء آفتاب شریعت وطریقت آسمانِ دنیا سے غائب ہو گیا۔ایک ہندو میت (جنازہ) دیکھنے آیا بے ساختہ کلمہ طیبہ پڑھ لیا۔مزار شریف کروڑ، ضلع لیہ سے چھ کلومیٹر جنوب مشرق میں ہے۔

خواجہ غلام قاسم کمبوہ مجددیؒ

(از قلم قاری محمد شریف کمبوہ)

زکوڑی شریف میں بیعت کی۔خواجہ مذکور کی خدمت میں بھی رہے۔پھر موسیٰ زئی شریف حاضر ہوئے۔م 1382ھ/1962ء بوجہ سرطان۔

خواجہ رکن الدین صدیقیؒ

(از: محترمہ کوکب زمان)

حکومت سندھ کا آخری شہزادہ شمس الدین عرف دل بادشاہ۔جنگل میں پیاس سے نیم جان ہے۔ایک آواز سُنی۔دوشیزہ سراپا حُسن کنویں سے پانی نکال رہی تھی۔شہزادہ عاشق ہو گیا۔سلطنت چھوڑی۔پیشہ کوزہ گری اختیار کیا۔لڑکی کے والد ولی کامل تھے۔شہزادے کو بیعت کرلیا۔یہ سیّدنا صدیق اکبرؓ کے خاندان سے تھا (اسی خوبصورت لڑکی سے شادی ہوئی) اس کی نسل سے قطب الاقطاب خواجہ خواجگان رکن الدین 1846ء کو موضع ماچھی ضلع گوجرانوالہ میں پیدا ہوئے۔مسند آلومہار شریف کے تاجدار خواجہ سیّد چمن شاہ نوری کی دُعا سے پیدا ہوئے آلومہار شریف میں خواجہ سیّد محمد امین دُعا میں مصروف ہے۔"دربار رسالت مآب ﷺ میں پیش کیا گیا وہاں تاجدار آلومہار شریف مع سعید محمد امین حاضر تھے۔عرض کررہے تھے۔ابھی ہمیں خواجہ رکن الدین کی ضرورت ہے۔فرمان جاری ہوا کہ رکن الدین کو واپس پہنچادو۔نورانی صورت مجھے واپس چھوڑ گئے" یہ واقعہ

خود بیان فرمایا۔اسی طرح راقم الحروف بندہ پر تقصیر توکلی کے مربی اعظم خواجہ صدیق احمد ہاشمی سیدیؒ کے بعینہٖ اسی طرح دربار رسالت مآب ﷺ سے آپ کی والدہ ماجدہ سیّدہ ولیہ کاملہ اور سیدنا محمد توکل شاہ انبالویؒ نے استدرعا کر کے خواجہ صاحب کو نئی زندگی دلوائی تھی ۔راقم تفصیل نہیں لکھ سکا بوجہ تھکاوٹ وعلالت وغیرہ۔

وصال:

15 فروری 1976ء کو بعمر 130 سال ہوا۔نماز عشاء کے آخری سجدہ میں ۔مزار شریف کلاں قبرستان مبارک شاہ بیروں کھیالی دروازہ گوجرانوالہ میں بقعہ نور ہے۔ ہر سال 26 مارچ کو عرس شریف ہوتا ہے۔

....

شیخ کریم الدین بابا حسن ابدالیؒ

از: راجہ نور محمد نظامی، حسن ابدال بھوئی گاڑ۔ خطہ پوٹھوہار میں سلسلہ نقشبندیہ کی اوّلین کرن۔

سیّد زوار حسین شاہ صاحب، علامہ بدالدین سرہندیؒ، علامہ محمد ہاشم کشمیؒ، خواجہ محمد لحان مجددی نے آپ کا ذکر جمیل فرمایا ہے۔عثمان کھٹڑ تحصیل ضلع راولپنڈی میں خطہ پوٹھوہار میں پیدا ہوئے۔حضور خواجہ شیخ احمد فاروقی سرہندیؒ نے استدعا کر کے خواجہ صاحب کو نئی زندگی دلوائی تھی۔ راقم تفصیل نہیں لکھ سکا بوجہ تھکاوٹ وعلالت وغیرہ

وصال:

3 محرم 1050ھ۔

....

تذکرہ مشائخ مجددیہ پوٹھوہار

رائیٹر: راجہ نور محمد نظامی صاحب۔ بھوئی گاڑ۔ حسن ابدالی

خطہ پوٹھوہار پنجاب کے شمال میں دریا سندھ اور جہلم کے درمیان ساڑھے چار ہزار مربع میل کے رقبہ پر پھیلا ہوا ہے۔ زمانہ قبل از تاریخ سے لیکر آج تک وسط ایشیا کو پاک و ہند کو ملانے والی مشہور شاہراہ اس سے گزرتی ہے اس علاقہ میں حضرت امام ربانی مجدّد الف ثانیؒ خود بھی تشریف لائے۔ خواجہ باقی باللہؒ دربار تشریف لائے۔ اس علاقہ میں مجدّد اعظمؒ کے اکابر خلفاء اسی خطہ میں رہے۔ جن کا حال راقم انشاءاللہ اپنی تیسری کتاب میں تفصیلاً لکھے گا۔ اب یہاں صرف ناموں پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

1...... میر عمادالدین حسینیؒ:

آپ خواجہ محمد معصومؒ کے اکابر خلفاء میں سے تھے۔ آپؒ کے تین بیٹے سرہند شریف روضہ عرفۃ الوثقی میں دفن ہیں۔ میر سیّد عمادالدینؒ عماد نگر نزد جہلم دفن ہیں۔

2...... شیخ رحمت اللہؒ المعروف شیخ ٹلا اٹکی:

خواجہ محمد معصومؒ کے عظیم خلیفہ تھے۔ مصنف اور شاعر بھی تھے، وصال 1069ھ۔

3...... حضرت محمد صالح بیگ اٹکیؒ:

خواجہ محمد معصومؒ کے خلیفہ تھے۔

4...... مولانا سیّد عبدالشکور چھاچھیؒ:

سلسلہ نقشبندیہ کی خوب اشاعت فرمائی۔ 23 محرم 1113ھ کو شہید کر دیئے گئے۔

5...... مولانا دلدار بیگ اٹکیؒ:

بار بار زیارت مصطفےٰ مجتبےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہوئے۔ وصال 2 ربیع الاوّل 1111ھ مزار اٹک میں ہے۔

6......مولانا عنایت کفشی گرؒ:

وصال 3 ربیع الثانی 1112ھ بروز جمعہ۔ کشف وکرامت میں بہت مشہور تھے۔

7......شیخ میاں عنصر قریشیؒ:

حضرت سرالاعظم محمد یحییٰ (بابا ٹکی) کے خلیفہ مجاز، پنڈی گھیپ اور تلہ گنگ کے عوام بہت معتقد تھے نزد حضرو مزار موجود ہے۔

8......شیخ عبدالشکور شاکر اٹکیؒ:

جناب سرالاعظمؒ کے پوتے تھے۔ عظیم صوفی، بزرگ، عالم باعمل، ادیب اور شاعر تھے اٹک خورد میں وصال فرمایا۔ مزار حضرت سرالاعظم کے عقب میں موجود ہے۔

9......صوفی گل محمد رہتاسیؒ:

قیوم رابع خواجہ محمد زبیر سرہندیؒ سے خلافت پائی۔

10......صوفی فیض بخش رہتاسیؒ:

یہ بھی خواجہ محمد زبیرؒ کے خلیفہ تھے۔

11......مولوی محمد افضل رہتاسیؒ:

قلعہ رہتاس نزد دینہ ضلع جہلم کے مقیم تھے قیوم ثالث خواجہ محمد مجددیؒ اور خواجہ زبیرؒ سے اکتساب رہا۔

12......شیخ محمد جیا سندھیؒ:

محمد جیاؒ نہایت بڑے عارف باللہ تھے۔

13......خواجہ بابا نور محمد فاروقی چوراہیؒ:

علاقہ تیراہ صوبہ سرحد میں ولادت کا علم لدنی کے حامل تھے۔ چورہ شریف میں رہے وفات 13 شعبان 1286ھ۔

14......خواجہ محمد نامدار شاہؒ :

خواجہ نور محمد چوراہیؒ کے خلیفہ تھے۔

15......حضرت فقیر محمد چوراہیؒ :

مزار چورہ شریف میں ہے بے شمار خلفاء چھوڑے۔

16......حافظ عبدالکریمؒ راولپنڈی:

وفات 28 صفر 1355ھ۔ کئی خلفاء چھوڑے۔

17......مولانا شیخ احمد جی عثمانیؒ :

نہایت عظیم ولی اللہ تھے۔

18......سید لعل شاہ ہمدانیؒ:

ضلع اٹک کے مقیم تھے حاجی دوست محمد قندھاریؒ کے خلیفہ تھے۔

19......خواجہ محمد ہاشم بگھارویؒ :

وفات 27 رجب 1313ھ مزار۔ بگھار نزد کہوٹہ میں ہے۔

20......میاں محمد فاضل سکھڈیؒ :

کوٹلی، سون سکیسر میں ولادت، کئی اولیاء سے ملے مزار تھام مکھڈ۔

21......حافظ محمد امین عثمانیؒ :

بلند پایہ عالم اور عارف، سیکٹر ایچ 110 احاطہ بین الاقوامی یونیورسٹی اسلام آباد میں ہے۔

22......مولانا غلام یحییٰ قریشیؒ :

خواجہ محمد قاسم موہڑہ شریف کے خلیفہ تھے سیکٹر ایچ اسلام آباد میں ہے۔

23......خواجہ عبدالرحیم باغ درویؒ :

حسن ابدال (اٹک) میں آخر پر مقیم ہوئے۔ وفات 9 جمادی الاوّل 1366ھ مزار تحصیل حسن ابدال میں ہے۔

(نوٹ: بلوچستان میں طویل عرصہ سے اسلامی تصوف کے آثار موجود ہیں صوفیائے کرام مجاہد ہوتے ہیں بلوچستان کے صوفیاء جہاد بالسیف بھی کرتے رہے۔قبائل بھی اخلاقِ حسنہ کے حامل رہے۔ سلسلہ نقشبندیہ بلوچستان میں آخر میں آیا۔چند ایک بزرگوں کا ذکر کیا جاتا ہے)

بلوچستان میں سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کی ممتاز خانقاہیں

(از: جناب ڈاکٹر سلطان الطاف علی، کوئٹہ)

1......پیر عبدالحکیم نانا صاحبؒ:

1090ھ/1679ھ تا، 1153ھ/1740ء ، عظیم عارف اور مصنف تھے والد نادر شاہ کے ہمعصر تھے۔

2......میاں فقیر اللہ علویؒ: 1100ھ-1195ھ۔

3......بابا خرواریؒ: م1153ھ، بلند پایہ بزرگ تھے۔

4......ملا جان محمد کاکڑؒ:

5......حضرت حریفؒ: کی خانقاہ بھی مشہور ہے۔

6......محمد عظیمؒ صاحبزادہ: م1250ھ، کی خانقاہ بہت مشہور ہے۔

7......ملا عثمان اخوندؒ: کی اہم خانقاہ ہے۔

8......عبداللہ درخانیؒ: انگریز کے خلاف جہاد کیا۔

9......محمد عبدالحکیمؒ:

عشق وعرفان میں ڈوبے رہتے۔مستونگ میں آرہے ہمیشہ زیارت النبی ﷺ

10......شاہ ابوالخیر عبداللہ محی الدین خیر فاروقی مجددی دہلویؒ:

خواجہ توکل شاہؒ، نواب قلب علی خان، محمد علی جوہر فرماتے حضرت شیر محمد شرقپوریؒ خواجہ عبدالخالق شاہ افغانستان متقد تھے۔

11......ابو سالم ابو السعد فاروقیؒ: م1408ھ۔

12......خواجہ محمد صدیق مستونگیؒ:

13......خانوادہ حضرت چشمویؒ کوئٹہ:

14......سیّد گلاب شاہ مشہدیؒ:

15......حضرت خیر محمدؒ:

16......سعید حسن شاہ بخاریؒ:

17......خواجہ محمد عمر جان اویسی بنوریؒ:

ان تمام بزرگوں کی خانقاہوں سے تاقیامت فیوضات و برکات تصرفات جاری رہیں گے انشاءاللہ۔

حافظ محمد رانجھا مجددی

(صفحہ 399۔ جہانِ امام ربانیؒ۔ اقلیم دہم) م 1201ھ تمام دنیا کا سفر کیا کوہ قاف بھی پھرتے رہے، شیخ الجن والانس بھی تھے۔ والدہ ماجدہؒ قرآن مجید کے ختم کے بعد دودھ پلاتیں۔ بچپن ہی سے تمام اخلاقِ حسنہ کے حامل تھے تمام دینی علوم حاصل کئے۔ والد ماجد کو کسی شقی نے زہر دے دی شہید ہو گئے۔ ہر ہفتہ حضرت خضر علیہ السلام آ کر تربیت دیتے۔ سیالکوٹ میں مولانا عبدالحکیم سیالکوٹیؒ کے نواسہ کے درس میں بھی رہے۔ افغانستان سے ایک عالم بغرض مناظرہ سیالکوٹ آیا۔ تمام سوالات کے جوابات حافظ محمدؒ نے دیئے۔ افغانی عالم مطمئن ہوا۔ 114 علوم ظاہری میں کمال عبور حاصل تھا۔ شیخ اصغر سیالکوٹی سے بیعت کی۔ رُوحانی کمال حاصل کیا ہر وقت رُوح ملاء اعلیٰ میں رہتی شہباز لامکانی تھے عرب و عجم کی سیر کی۔ سوات بنیر میں آپ خلفاء کی تعداد ڈھائی ہزار سے زیادہ ہے۔ ابوالبشر آدم علیہ السلام کے مقام سری لنکا بھی گئے۔ جانوروں کے انڈے اور درختوں کے پتے وہاں خوراک تھی۔ کوہ قاف کا سفر بھی کیا بلکہ تمام دنیا کا سفر کیا ویرانے جنگلوں اور پہاڑوں پر

قیام کیا۔قوم جنات بھی آتی۔فیض لیتی بخارا بھی گئے۔مزارات مقدسہ پر جاتے۔اعتکاف فرماتے مثلاً مزار امام جعفر صادقؓ بایزید بسطامیؒ ،خواجہ ابوالحسن خرقانیؒ ،خواجہ بہاؤالدین نقشبندؒ ،سیّد کلالؒ ، بابا سماسیؒ ،شیخ محمد داسغؒ ،خواجہ علی رامیتیؒ ،عبدالخالق غجدوانیؒ ،جیسے بزرگوں کے مزارات سے فیض لیا۔فرقہ جوگیاں بھی اسلام میں داخل فرمائے۔جوگیوں نے ساتھ سفر کیا۔بوجہ بھوک مرنے لگے کڑوا پھل اندرائن ملا۔آپؒ نے ہاتھ لگایا وہ شیریں بنا۔جوگی کھا کر مسلمان ہو گئے۔ایک بار کشتی میں سوار تھے طوفان آ گیا۔دُعا سے اہل کشتی بچ گئے پانچ بار حج کیا۔اولیاء اللہ کو اپنے وصال کا علم ہوتا ہے (مشکوٰۃ، فیوض الحرمین) وصال 27 ذی الحجہ 1201ھ ،فرمایا۔ذکرِ شاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم ذخیرہ آخرت ہے۔بوقت وصال کمرہ خوشبو سے مہکا چہرہ پر مسکراہٹ تھی واصل بحق ہو چکے۔

(ماخوذ: ذکر العارفین ،مصنف میاں غلام احمد ،اُردو ترجمہ از غلام قادر اشرفی فریدکوٹی مطبوعہ گجرات ،پاکستان)

....

(نوٹ: چند ممتاز مشائخ نقشبندیہ مجددیہ۔از قلم علامہ محمد سعید احمد مجددیؒ ،مسند بالا انتھیال وارث اعلیٰ ضلع اٹک)

خواجہ محمد نامدار شاہ المعروف ہادی پاک رحمتہ اللہ

1.....صوفی محمد علی نقشبندیؒ : راقم تذکرہ نہ لکھ سکا بوجہ علالت۔

2.....خواجہ سعید محمد امین شاہؒ :

آپ کا تعلق آلومہار شریف سے رہا بلند پایہ مردِ مجاہد و عارف ہوئے۔

3.....خواجہ محمد سعید المعروف پیر مٹھاؒ :

مصنف محبوب احمد بھٹی صاحب ،راقم نوٹس نہ لے سکا ،16 صفحات پر ان کا بیان ہے۔

4.....مولانا غلام محی الدین قصوریؒ :

کا بھی حال بوجہ ناگزیر وجوہات نہ لکھ سکا۔

5......خواجہ محمد فضل علی نقشبندیؒ:

م1354ھ میانوالی، کا بھی حال بوجہ ناگزیر وجوہات نہ لکھ سکا۔

6......خواجہ عبدالغفارؒ: ذکر کافی طویل ہے

7......سیّد حبیب احمد حبیبؒ:

8......حضرت کرماں والے، پیروفیسر محمد حسین آسیؒ:

راقم نہ لکھ سکا آئندہ انشاء اللہ لکھنے کی تمنا رکھتا ہے۔

''منقبت''

سیّدنا امامِ ربّانی مجدّد الف ثانیؒ

چلادے ساقیا ساغر مجدّد الف ثانیؒ کا — کہ ہوں مشتاق میں یکسر مجدّد الف ثانیؒ کا

عوام ان کے اشارے سے بنے خاصانِ حق یکدم — یہ ہے مخصوص اِک جوہر مجدّد الف ثانیؒ کا

جناب غوث اعظم نے خبر دی ان کی آمد کی — نہ ہوگا کوئی بھی ہمسر مجدّد الف ثانیؒ کا

مہینوں برسوں کا رستہ، کرا دیتے ہیں طے پل میں — ہے وجہ اللہ رُخ انور مجدّد الف ثانیؒ کا

سراسر سنت بیضا ہے ان کا راستہ احمد — طریقہ دیکھئے چل کر مجدّد الف ثانیؒ کا

امام علم ربانی علیم سر پنہانی — بیاں کس منہ سے وہ رتبہ مجدّد الف ثانیؒ کا

مزید چند اشعار:

سب نے دیکھا تیرے قدموں میں جہانگیری جھکی — اللہ اللہ کس قدر اُونچا تیرا دربار ہے

ہند میں اسلام زندہ تیری کوشش سے ہوا — ہم ہیں ممنون کرم احسان تیرا سرکار ہے

(عبدالحکیم خان اختر شاہجہان پوری)

اربعین شریف مجددی

(حضرت مجدد الف ثانیؒ کے ارشاداتِ قدسیہ)

1......قرآن کریم اللہ تعالیٰ کے تمام ذاتی اور صفاتی کمالات کا جامع ہے کہ وہ کلام اللہ ہے۔

2......اس لئے قرآن حکیم کو رمضان المبارک سے خاص نسبت ہے کہ وہ شہر اللہ ہے (اللہ کا مہینہ)

3......حضور صلی اللہ علیہ وسلم قرآن حکیم کا عکس اور ظل ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو رمضان المبارک سے خاص نسبت ہوئی اسی لئے یا اسی نسبت کی وجہ سے یہ ماہ مبارک تمام بھلائیوں اور برکتوں کا جامع ہے کہ یہ رؤف الرحیم کا مہینہ ہے۔

4......اس مبارک ماہ میں جس کو اطمینانِ قلب حاصل ہو گیا وہ تمام سال مطمئن رہے گا اور جو اس ماہ میں پراگندہ خیال رہا وہ سارا سال پراگندہ رہے گا۔

5......جب کسی سے یہ ماہ مبارک راضی ہو اس کے لئے بشارت وخوش خبری ہے اور جس سے یہ ماہ مبارک ناراض ہوا وہ برکتوں سے محروم رہا۔

6......اس ماہ مبارک میں ختم قرآن اس لئے مسنون ہوا تا کہ ذاتی اور صفاتی برکات حاصل ہو جائیں پس جس نے ان دونوں برکتوں کو جمع کیا محروم نہ رہے گا۔

7......روزہ افطار کرنے میں جلدی کرنا اور سحری میں تاخیر کرنا بھی شاید اس لئے ہو کہ دونوں وقتوں کے درمیان رہے یعنی رات اور دن کی برکتیں خلط ملط نہ ہو جائیں۔ (مکتوبات شریف جلد اوّل۔مکتوب گرامی نمبر 4)

8......عجز وانکسار بھی سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے ہمہ وقت اپنے عیبوں پر نظر رکھنا عبدیت ہے، جو غلام کو غلام سمجھے جب ہی عیب نظر آئے گا۔ محبوبوں کو مقام عبدیت پر فائز کرتے ہیں۔

9......عاشقوں کو آرام محبوب کو دیکھنے میں ہے اپنی خوبیوں کو بھی عیب سمجھو مکتوب شریف نمبر 9 میں بھی حضور مجدد الف ثانیؒ نے اپنے مرشدِ کریمؒ کے سامنے کمال عاجزی کا اظہار فرمایا ہے۔

10......مکتوب شریف نمبر 23۔ دنیا آخرت کی کھیتی ہے جو یہاں بویا جائے گا وہی وہاں کاٹا جائے گا

11 ...... مکتوب شریف نمبر 24۔ آدمی اس کے ساتھ ہے جس سے وہ محبت کرتا ہے (مسلم بخاری)

12 ...... مکتوب شریف 29۔ نماز عشاء نصف شب سے پہلے پڑھ لینی چاہیے، فرائض وسنن میں کوتاہی اختیار کر کے مستحبات ونوافل میں مشغول نہ ہونا چاہیے۔

13 ...... مکتوب شریف 33۔ دنیا کی محبت ورغبت علماء کی پیشانی کا بدنما داغ ہے، قیامت کے دن سب سے زیادہ عذاب اس عالم کو دیا جائے گا جس نے اپنے علم سے فائدہ نہ اُٹھایا۔ ایسے علماء دین کے چور ہیں۔

14 ...... مکتوب شریف 37۔ کلمہ طیبہ پہلا کلمہ اللہ کے غضب کو ٹھنڈا کرنے والا اس سے بڑھکر کوئی کلمہ نہیں، یہ کلمہ 99 خزانوں کی کنجی ہے جو آخرت کے لئے ہیں، یہ شفاعت والا کلمہ ہے اس کا دل سے پڑھنا جنت میں داخلہ کا موجب ہے۔ کلمہ طیبہ کی برکات سارے عالم پر تقسیم کر دیں تو کافی ہوں گوشہ تنہائی میں اس کا ورد کریں۔

15 ...... مکتوب شریف نمبر 39۔ اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔ حدیث: ''اللہ تمہارے دلوں اور عملوں کو دیکھتا ہے''۔ اعمال صالح وہی ہیں جو شریعت کے مطابق ہوں کوئی عمل صالح نہیں جو سنت مبارکہ کے خلاف ہو۔

16 ...... مکتوب شریف 40۔ شریعت کے تین اجزاء ہیں علم، عمل، اخلاص، طریقت وحقیقت اخلاص کو کامل کرنے میں شریعت کے خادم ہیں۔

17 ...... مکتوب شریف 41۔ رُوح کی ترقی نفس کی مخالفت کے سبب سے ہے۔ نفس کی مخالفت مسلسل جہاد ہے جو جہاد اکبر ہے۔

18 ...... مکتوب شریف 44۔ مخلوق کے درمیان رہ کر ان سے الگ رہیں، شان رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل وکمالات بیان کرنا اپنے کلام کو آراستہ کرنا ہے آدم علیہ السلام اور سارے انبیاء وعلیھم السلام آپ کے جھنڈے تلے ہونگے۔ آپ کی ذات گرامی نہ ہوتی تو اللہ خلقت کو پیدا نہ فرماتا۔

19 ...... مکتوب شریف 45۔ متعلقہ رمضان المبارک، رمضان المبارک بہت بزرگی والا مہینہ ہے اس میں نفلی عبادت کا ثواب فرض کے برابر ہوتا ہے اور فرض کا ثواب ستر فرضوں کے برابر ہے۔ جو

شخص اس ماہ مبارک میں کسی روزہ دار کو افطار کرائے اس کو بخش دیتے ہیں۔ دوزخ سے آزاد کر دیتے ہیں۔ اگر کوئی اس میں برے کاموں میں رہا تو سارا سال پریشانی میں گزرے گا۔ ہر رات کئی ہزار دوزخ کے مستحق آدمیوں کی نجات ہوتی ہے بہشت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ افطاری میں جلدی اور سحری کھانے میں تاخیر خیر سنت ہے کھجور سے روزافطار کرنا سنت ہے۔ نماز تراویح میں قرآن مجید سننا سنت موکدہ ہے۔

20...... مکتوب شریف 50۔ جو اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو گیا وہ فکر سے آزاد ہو گیا جس نے اس کریم سے منہ پھیر لیا وہ ہر مصیبت میں گرفتار ہو گیا۔

21...... مکتوب شریف 52۔ کلمہ طیبہ کی بڑی فضیلت ہے۔ زمین وآسمان کی تمام چیزوں سے بھاری ہے، شرعی احکام نفسانی خواہشات کو دور کرنے کے لئے بنائے گئے ہیں۔ جتنا انسان متبع سنت ہوگا نفسانی خواہشات زائل ہوتی چلی جائیں گی، جب نفس سرکشی پر آمادہ ہو تو کلمہ طیبہ سے کی تکرار سے ایمان تازہ کرنا چاہیے۔

22...... مکتوب شریف 59۔ علم فقہ کا تعلق عمل سے ہوتا ہے علم کلام کا تعلق عقائد سے ہوتا ہے۔ بزرگان اہل سنت وجماعت کی پیروی کے بغیر نجات ممکن نہیں۔ ایک صحابی سے انکار تمام صحابہ سے انکار ہے۔ اہل بیت کی مثال کشتی نوح (علیہ السلام) کی ہے اور صحابہ کی مثال ستاروں کی ہے۔

23...... مکتوب شریف 64۔ جس چیز میں جسم کے لئے لذت ہے حقیقت میں روح کے لئے اس میں درد وغم ہے اور جس چیز میں جسم کے لیے رنج وغم ہے حقیقت میں رُوح کے لئے اس میں لذت ہے۔ جسم اور روح ایک دوسرے کی ضد ہیں۔ حوادث (رنج ومصیبت) سے روح کو جلا ملتی ہے اور روح اپنے اصل کی طرف لوٹنے لگتی ہے اس لئے مصائب سے کبھی دل برداشتہ نہ ہونا چاہیے۔ حضرات انبیاء علیھم السلام اولیاء کرام نے ہمیشہ حوادث کو خندہ پیشانی سے برداشت کیا۔

24...... مکتوب شریف 65۔ شریعت تلوار کے نیچے ہے یعنی قانون کے نفاذ کے لئے اقتدار اختیار کی ضرورت ہے۔

25...... مکتوب شریف 68۔ فقراء کی شان میں یہ حدیث شریف وارد ہوئی ہے ''گرد آلود، پراگندہ

بال درویش جو دروازوں سے دھکیل دیئے جاتے ہیں اگر قسم کھا کر کوئی بات کہہ دیں تو اللہ ان کی بات پوری کر کے رہے''۔

26...... مکتوب شریف 69۔ اہلسنت و جماعت نجات یافتہ فرقہ ہے نجات اسی کی متابعت میں ہے۔

27...... حدیث شریف۔''جس نے عاجزی اور انکساری کی اللہ تعالیٰ اس کا رتبہ بلند کرتا ہے''۔

28...... مکتوب شریف 73۔ دنیا ظاہر میں خوبصورت ہے مگر حقیقت میں بدصورت دنیا وہ ہے جو انسان کو اللہ تعالیٰ کی باتوں کو جھوٹ جانتا ہے (معاذ اللہ) اس لئے یقین نہیں رکھتا یا اللہ کے احکام کی وقعت اس کی نظر میں دنیا سے کم ہے۔ (معاذ اللہ)۔

29...... مکتوب شریف 74۔ فقراء کی محبت اور توجہ سعادتوں کا سرمایہ ہے یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے ہم نشین ہیں حدیث شریف''میں اس کے ساتھ ہوں جو میرا ذکر کرے''۔

30...... فقراء اولیاء کا ہم نشین بد بخت نہیں ہوتا (بحوالہ بخاری شریف) مسلم شریف میں بھی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم فقراءؓ مہاجرینؓ کے وسیلے دُعا فرماتے تھے۔

31...... مکتوب شریف 76۔ (بحوالہ قرآن مجید)''اوامر کا بجالانا اور نواہی سے رک جانا'' نجات کا دارومدار ان دو چیزوں پر ہوا۔ اللہ ارحمہ الراحمین ہے بندہ تنگ دل ہے اس لئے حقوق العباد زیادہ ضروری ہیں۔

32...... مکتوب شریف 79۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے (تمام) سماء وصفات کے جامع ہیں۔ قرآن مجید تمام آسمانی کتابوں کا نچوڑ اور خلاصہ ہے جو شریعت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا ہوئی وہ بھی تمام گزشتہ شریعتوں کا خلاصہ ہے وہ اعمال جو اس شریعت حقہ کے موافق ہیں سابقہ شریعتوں کے اعمال سے منتخب ہیں۔ بلکہ ملائکہ اور انبیاء علیہم السلام کے اعمال ہی سے بھی منتخب ہیں۔

33...... مکتوب شریف 85۔ عبادات میں سب سے جامع نماز ہے۔''نماز دین کا ستون ہے''

34...... مکتوب شریف 87۔ اگر کسی شخص کے عمل انبیاء کی مانند ہوں اس پر آدھی دھمڑی کسی کا حق ہو تو جب تک وہ ادا نہ کرے جنت میں نہ جائے گا۔

35...... مکتوب شریف 92۔ اطمینان قلب اللہ کی یاد میں ہے ذکر سے ذاکر اور مذکور یعنی اللہ اور

بندے کے درمیان تعلق پیدا ہوتا ہے جو محبت کا سبب بنتا ہے۔

36......مکتوب شریف 93۔ پانچوں وقت کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کرے عاجزی سے دُعا مانگنی چاہیے اور مرشد کو وسیلہ بنانا چاہیے۔

37......مکتوب شریف 96۔ آج جب فرصت کا وقت موجود ہے (یعنی جوانی کا زمانہ ہے) بہترین کاموں میں مصروف رہنا چاہیے۔

38......مکتوب شریف 97۔ عبادات مامورہ انسان کی پیدائش کا مقصود ہیں اسی طرح عبادات کا مقصود یقین کا حاصل کرنا ہے جو ایمان کی حقیقت ہے۔

39......مکتوب شریف 98۔ حضرت مجدد الف ثانیؒ کی پوری زندگی نرمی اور مہربانی سے عبارت ہے، ''نرم خو انسان پر دوزخ حرام ہے'' (ترمذی شریف) ''اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب وہ ہے جو بدلہ لینے پر قادر ہو اور معاف کر دے۔ (ترمذی وبیہقی)

ہو حلقہ یاراں تو بریشم کی طرح نرم
رزم حق و باطل ہو تو فولاد ہے مومن

40......مکتوب شریف 114۔ تمام فضیلت و بزرگی حضور نو مجسم ﷺ کی فرمانبرداری پر منحصر ہے۔ سنت مبارکہ کے مطابق ایک ساعت کا عمل ایک لاکھ سال کے نیک عمل کے برابر ہو سکتا ہے۔ (آپ ﷺ کی سنت اللہ کی پسندیدہ ہے)

نوٹ: اربعین شریف مجددی (مجدد الف ثانی) عدد چالیس پر پوری ہو گئی۔ مگر ناکارہ گنہ گار توکلی کو سیّدنا مجدد الف ثانی کے ملفوظاتِ عالی نقل کرنے میں لطف آ رہا ہے۔ اس لئے انشاء اللہ تعالیٰ مکتوبات شریف جلد سوم کے آخر تک ہر وہ ارشاد گرامی لکھتا رہے گا جو اس کی کم عقل میں عام فہم ہو۔
توکلی: 10 شعبان المعظم 1435ھ

41......مکتوب شریف 132۔ فقراء کے آستانوں کی خاکروبی دولت مندوں کے پاس صدر نشینی سے بہتر ہے۔

42......مکتوب شریف 157۔ اہل اللہ کے پاس دل و دماغ خالی کر کے آنا چاہیے تاکہ بھرا ہوا واپس

جائے۔

43.....مکتوب شریف 162۔ ماہ رمضان المبارک تمام خیرات و برکات کا جامع ہے (بوجہ نزول قرآن مجید) ''مومن کی بہترین سحری کھجور ہے'' (حدیث شریف) شب قدر اس ماہ مبارک کا خلاصہ ہے اور لب لباب۔

44.....مکتوب شریف 163۔ دشمنانِ اسلام کا کام اسلام کا مذاق اڑانے کے سوا کچھ نہیں وہ اس بات کے منتظر ہیں کہ مسلمان ہلاک ہو جائیں یا کفر کی طرف لوٹ آئیں۔

45.....مکتوب شریف 167۔ (بہت سے ہندو قلعہ گوالیاء میں مشرف باسلام ہوئے) جبکہ آپؒ وہاں مقید تھے۔

46.....مکتوب شریف 176۔ اوقات بے کار باتوں میں ضائع نہ کریں۔

47.....مکتوب شریف 237۔ مشائخ نقشبندیہ مجددیہ نے سنت کو لازم قرار دیا ہے۔ عزیمت کو اختیار کیا ہے۔ رخصت سے فائدہ نہ اُٹھایا۔

48.....مکتوب شریف 251۔ اللہ تعالیٰ نے جب اپنے کرم سے حضور ﷺ کے طفیل مقامات نبوت کے کمالات تک پہنچایا اور ان کمالات سے پورا پورا حصہ عطا فرمایا تو حضرت صدیق اکبرؓ اور حضرت عمرؓ کے فضائل کشف کے طریقے پر معلوم ہو گئے اس سے پہلے بطور تقلید معلوم تھے (یعنی بزرگوں نے ایسا فرمایا) کسی نے یہ روایت بیان کی کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا نام بہشت کے دروازے پر ثبت کر دیا گیا پوری توجہ کے بعد معلوم ہوا کہ بہشت میں داخلہ ان دونوں کی تجویز پر ہو گا گویا حضرت صدیق اکبرؓ دروازے پر کھڑے اجازت دے رہے ہیں اور حضرت عمرؓ ہاتھ پکڑ کر اندر لے جاتے ہیں ایسا مشاہدہ میں آتا ہے کہ گویا تمام بہشت حضرت صدیق اکبرؓ کے نور سے بھری ہوئی ہے۔ اکثر اولیاء اُمت کی وہاں تک رسائی نہیں کیونکہ انہوں نے کمالات ولایت سے فیض پایا ہے۔ حضرات شیخینؓ حامل بار نبوت محمدی ہیں اور حضرت علیؓ حامل بار ولایت محمدی اس لئے سیّدنا صدیق اکبرؓ و عمرؓ و حضرت علیؓ سے افضل ہیں۔ حضرت صدیق اکبرؓ کی ایک نیکی کے برابر حضرت عمرؓ کی تمام نیکیاں (مشکوٰۃ) حضرات شیخینؓ وفات کے بعد بھی جدا نہ ہوئے۔ ایک روز حضور ﷺ مسجد نبوی میں داخل ہوئے اس

حالت میں کہ داہنا ہاتھ ابوبکرؓ کے ہاتھ میں اور بایاں ہاتھ عمر فاروقؓ کے ہاتھ میں ہے۔فرمایا ہم اس طرح قیامت میں اُٹھیں گے (ترمذی ومشکواۃ) حضرت صدیق اکبرؓ کی افضیلت میں اہل سنت کا اجماع ہے۔

49......مکتوب شریف 261۔ "یہ وہ کمال ہے کہ ہزار سال کے بعد وجود میں آیا ہزار سال گزرنے کو امور کے تغیر میں ایک خاص عظیم خاصیت ہے اور اشیاء کی تبدیلی میں ۔اس لئے سابقین کی نسبت" اس تر و تازگی کے ساتھ جلوہ گر ہوئی ہے اور اس نے شریعت کی تائید اور ملت کی تجدید فرمائی ۔سیّدنا مجددؒ نے اپنی طرف اشارہ فرمایا بطور تحدیث نعمت "آپ نے اس مکتوب شریف میں بیان تک فرمایا دیا کہ اللہ تعالیٰ کی معرفت اس شخص پر حرام ہے جو خود کو کافر فرنگ سے بہتر جانے ۔چہ جائیکہ کے اکابرین سے۔

50......رابطہ مناسبت کے بغیر مطلوب حاصل ہونا مشکل ہے مراسلت اور خط و کتابت سے سلسلہ اخلاص ومحبت قائم رہتا ہے۔

51......مکتوب شریف 60، جواہر مکتوب مقدسہ۔ حضرت مجددؒ کے قلب مبارک سے خطرات اس حد تک دھو گئے تھے کہ عمر نوح علیہ السلام عطا فرمائی جائے تب بھی خطرہ نہ آئے۔

52......مکتوب شریف 6۔ جلد دوم، "میری پیدائش کا مقصود یہ ہے کہ ولایت محمدی، ولایت ابراہیمی کے رنگ میں رنگ جائے ۔فرمایا حضور رُوح دو عالم ﷺ نے: میں ملیح ہوں میرے بھائی یوسف علیہ السلام صبیح تھے" صباحت اور ملاحت اللہ تعالیٰ کی ذات کے حسن و جمال کی خبر دے رہے ہیں۔ ملاحت حسن مطلق کا مرکز ہے اور صباحت اس مرکز کا دائرہ۔ ہزار سالہ درخواست قبول ہوگئی۔ روضۃ القیومیہ (مطبوعہ لاہور 37,38) میں یہ حدیث نقل کی گئی ہے۔"11 ویں صدی کے شروع میں اللہ تعالیٰ دو جابر بادشاہوں کے درمیان ایک ایسا شخص بھیجے گا جو میرا ہمنام ہوگا، نور عظیم الشان ہوگا ۔ہزاروں انسان اس کی شفاعت سے جنت میں داخل ہوں گے" (سیرت مجدد الف ثانی صفحہ 334) "اللہ کا شکر ہے اس نے مجھ کو دو دریاؤں (ملاحت وصباحت) کو ملانے والا اور دو گروہوں (علماء وصوفیہ) کا جوڑنے والا بنایا۔ مقام محبت مرتبہ ملاحت کے ساتھ نسبت رکھتا ہے اور مرتبہ خلت

صباحت کے ساتھ۔محبوبیت صرف حضورﷺ کا حصہ ہے۔محبیت حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ مخصوص ہے اور خلّت و دوستی حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ، محبّ اور ہے محبوب اور ہے خلیل اور ہے فقیر ولایت محمدیہ اور ولایت موسویہ کا پروردہ ہے اس کی اقامت مقام ملاحت میں ہے۔

53.....مکتوب شریف 9۔ ''کلمہ طیبہ سب سے افضل ذکر ہے'' (حدیث شریف)

54.....مکتوب شریف 22۔ سرہند شریف کی سرزمین میرے لئے ایک تیرہ وتاریک کنوئیں کو پاٹ کر اس پر ایک بلند ایوان بنایا گیا ہے اس میں ایک نور امانت رکھا گیا ہے جو بیت اللہ کی مقدس زمین چمکنے دمکنے والے نور کی طرح بے صفت و بے کیف (ناقابل بیان) نور سے لیا گیا ہے۔بڑے صاجزادے محمد صادقؒ کے انتقال سے چند ماہ قبل اس نور کو قبر پر ظاہر کیا گیا اور جہاں فقیر رہتا ہے اس کے ایک کونے میں نشان دہی کر کے ایک نور دکھایا گیا ہے۔اس کے متعلق کچھ بیان نہیں کیا جاسکتا میری تمنا یہ تھی کہ یہ زمین میری مدفن ہو اور یہ نور میری قبر پر چمکے۔یہاں فقیر کے صاجزادے آرام کررہے ہیں۔

55.....مکتوب شریف 24۔ ''جس نے حضور سراجاً منیرﷺ کی تعظیم نہ کی اس کا اللہ پر بھی ایمان نہیں'' ارشاد گرامی: شیخ شبلی ''جس نے اصحابؓ کی تعظیم نہ کی اس کا رسول اللہﷺ پر بھی ایمان نہیں۔

56.....مکتوب شریف 25۔ فراغت، صحت، فرصت کو غنیمت سمجھنا چاہیے ذکر الٰہی میں مصروف رہنا چاہیے۔

57.....مکتوب شریف 55۔ حضرت امام ابوحنیفہ تقویٰ میں مثل حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں اجتہاد اور مسائل قرآن وحدیث سے نکالتے ہیں آپ کا درجہ بہت بلند ہے امام شافعیؒ کا ارشاد، ''تمام فقہاء امام ابوحنیفہؒ کے عیال ہیں'' ایک ارب حنفی، چودہ کروڑ شافعی، چار کروڑ مالکی، چالیس لاکھ حنبلی ہیں صفحہ 111، جواہر مکتوبات مقدسہ۔

58.....مکتوب شریف 67۔ جلد دوم میں حضرت مجدّد الف ثانی نے 19 عقاید اہل سنت کا ذکر فرمایا ہے۔حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا جو شخص مجھ کو شیخینؓ پر فضیلت دے وہ مفتری ہے اور اس کی سزا

80 کوڑے ہے۔صحابہ کرامؓ کے درمیان جو اختلافات،مناشات اور مناقشات ہوئے ان کو نیک نیتی پر محمول کرنا چاہیے۔

59.....مکتوب شریف 69۔باطن میں ذکر الٰہی سے معمور ہونا اور ظاہر میں احکام شرعیہ سے آراستہ ہونا اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے تعدیل ارکان کے ساتھ نماز کا اہتمام کرنا چاہیے۔توبہ کرنے کے بعد انسان ایسا ہو جاتا ہے جیسے گناہ کیا ہی نہ ہو خوفناک موقعوں پر دن رات میں گیارہ گیارہ بار سورۃ قریش پڑھ لیا کریں۔امن وعافیت کے لئے مجرب ہے۔

60.....مکتوب شریف 2۔جلد سوم (جہانگیر کا مجدد الف ثانیؒ کو شہید کرنے کا ارادہ تھا) حویلی ،سرائے ،کنواں ،باغ ،کتابیں ،اور دوسری تمام اشیاء کا غم بیکار ہے (اہل وعیال کو جہانگیر نے کسی دوسری جگہ منتقل کرادیا تھا) صفحہ 126 جواہر مکتوبات مقدسہ۔

61.....مکتوبات شریف 72۔بلا میں عافیت ہے۔

62.....مکتوبات شریف 105۔جلد سوم،اکتسابی علم اور وہبی علم میں زمین وآسمان کا فرق ہے (خواجہ مسعود احمد) جواہر مکتوبات صفحہ 152۔

63.....مکتوبات شریف 31۔نیند کی موت کا تعلق دنیا سے ہے اور مرنے والے کی موت کا تعلق آخرت سے ہے۔اجازت نامہ کا کاغذ بہت لمبا ہے۔مجھے اس وقت محسوس ہوا کہ میں اور حضور ﷺ باپ اور بیٹوں کی طرح زندگی بسر کر رہے ہیں اور آپ ﷺ کے اہل بیت بھی میرے لئے اجنبی نہیں ہیں اس کاغذ کو لپیٹ کر حرم شریف میں داخل ہوا۔"اس نعمت کے شکر کے طور پر ہم نے یہ حکم دیا کہ طرح طرح کے کھانے پکائے جائیں اور خوشی منائی جائے۔یہ مکتوب 1028ھ میں جہانگیر بادشاہ کے لشکر سے مخدوم زادگان خواجہ محمد سعیدؒ اور خواجہ محمد معصومؒ کے نام سرہند شریف لکھا گیا۔اس مکتوب شریف سے حضرت مجدد اعظم الف ثانی کی سرکار دوعالم ﷺ سے کمال محبت کا اندازہ ہوتا ہے۔یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ زیارت النبی ﷺ کی خوشی میں قسم قسم کے کھانے پکا کر کھلانا اور خوشی منانا حضرات اہل اللہ کی سنت ہے صفحہ 153 جواہر مکتوبات مقدسہ۔

راقم الحروف نااہل نکما کمترین تنگ خلائق پڑھتا لکھتا تھک چکا ہے۔علیل ہے،ضعیف ہے

،بے سہارا ہے (ظاہراً) اس لئے ''اربعین شریف مجددی'' کے بعد 41 تا 63 مزید ملفوظات مقدسہ نقل کئے اور عدد 63 پر اختتام مناسب سمجھا۔ اس لئے کہ حضور مجدد الف ثانی کی عمر شریف 63 سال ہے اللہ تعالیٰ قبولیت سے نوازیں۔ متعلقہ ارواح طیبہ محبوبان حق تعالیٰ خوش ہو جائیں۔ اس پر تقصیر کی جملہ کتب منظور فرمالیں۔ نجات ابدی کا موجب بنادیں اولاد کو صالح بنادیں امت مسلمہ کی بخشش فرما دیں۔

بندہ حقیر

محمد عبدالخالق توکلی :0333-9926213

....

ایک مقالہ:

امام سلسلہ نقشبندیہ مجدّدیہ سرمایہ ملّت کا نگہبان

امام ربّانی مجدّد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی قدس سرہٗ

سرہند شریف (انڈیا) 14 شوال 971ھ تا 28 صفر 1034ھ

5 جون 1564ء.........10 دسمبر 1624ء

مادہ تاریخ رحلت: وارث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم 1034ھ

جانِ شریعت، امتثال نبی صلی اللہ علیہ وسلم 1034ھ

نسبت باطنی، خواجہ باقی باللہؒ سے.........خلفاءؒ: بے حد وحساب

صاحبزادگانؒ والا کا فیض بے مثال ولا محدود تا قیامت۔

شہر سرہند:

اصل لفظ دو لفظوں سے مرکب۔ سہہ بمعنی شیر اور ند بمعنی جنگل۔

اس جگہ ایک بڑا جنگل تھا۔ جہاں شیر بکثرت تھے سلطان فیروز شاہ تغلق کے عمالِ شاہی خزانہ لاہور سے دہلی لے جارہے تھے۔ یہاں پڑاؤ کیا ایک عارف باللہ نے دیکھا ایک نور یہاں سے تحت الثریٰ سے عرش عظیم تک جاتا ہے۔ دیکھا کہ اس جگہ ایک بزرگ جلیل القدر ہونگے جن سے اسلام کی ترویج وتجدید ہوگی یہ خبر مخدوم جہانیاں جلال الدینؒ تک پہنچی۔ حضرت مخدومؒ نے بادشاہ سے فرمایا'' یہاں شہر آباد کیا جائے'' فی الفور تعمیل شروع ہوئی۔ تعمیر کا کام جسقدر ہوتا رات کو گرادیا جاتا اس لئے کہ بوعلی قلندرؒ سے بھی بطور مزدور کام لیا جارہا تھا بوعلی قلندرؒ نے بھی مجدّد الف ثانیؒ کی بشارت دی۔ 760ھ میں تعمیر مکمل ہوئی (سرہند سے سرہند: ہند کے شہروں کا سَر) اس شہر کی عظمت ثابت ہوتی ہے۔ 1077ھ تک شہر ترقی کرتا گیا۔ بعدازیں سکھوں نے اسے اجاڑ دیا۔

شانِ مجدّ داعظم:

1...... بے شمار اولیاء متقدین نے مجدّ داعظمؒ کی آمد کی بشارتیں دیں۔

2...... مذہبی حالت آئندہ صفحات میں بیان ہوگی جو کہ اکبر بادشاہ کے باعث سارا حلیہ بگاڑ چکی تھی (راقم اشارۃً سرخیاں ہی لکھ رہا ہے)

3...... امام ربانی مجدّ دالف ثانیؒ نے تمام دینی علوم حاصل کئے۔

4...... آپ کے خسر، خسر وائی تھا عیسرؒ اور والد گرامیؒ حضرت شیخ احمد مجدّ دالف ثانیؒ ایک ہی سال میں وفات پا گئے۔

5...... خواجہ محمد باقی باللہؒ سے بے مثل کمال درجے کی رُوحانیت ملی۔ تمام مدارج ولایت حاصل ہو گئے

6...... صدی کا مجدّ داور ہے اور ہزار سال کا مجدّ داور ہے۔ آپؒ مجدّ دالف ثانی ہیں۔

7...... مولانا عبدالحکیم سیالکوٹیؒ نے اپ کو مجدّ دالف ثانی لکھا اور تجدید الف کے اثبات میں ایک رسالہ دلائل التجدید تصنیف فرمایا۔ مجدّ دالف نے خلعت جمعہ شریف 12 ربیع الاوّل 1010ھ کو زیب تن فرمایا۔

8...... ایک دن نماز فجر کے بعد مراقبہ میں اپنے اوپر خلعت نورانی پایا۔ ''یہ خلعت تمام ممکنات کی قیومیت کا ہے جو بہ وراثت وتجیت فم الرسل صلی اللہ علیہ وسلم عطا ہوا ہے'' حضور سراجا منیرا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے دست مبارک سے سر پر دستار باندھی۔ دو...... 27 رمضان المبارک 1010ھ

9...... کمالات کا شہرہ عالمگیر ہو گیا۔ رُشد وہدایت کا سرچشمہ بن گئے ہر ملک میں آپ کے خلفاء پہنچ گئے۔ ارکانِ سلطنت جہانگیر کی کثیر تعداد نے آپ سے بیعت کر لی۔ خبر وزیر اعظم آصف جاہ (شیعہ مذہبا) تک پہنچی۔ آپ کے رسالہ ''روافض'' کے باعث بھی وہ مخالف تھا بادشاہ تک خبر گئی آپ کو دربار میں بلایا گیا۔ فتویٰ بھی ملا کہ زندگی بچانے کیلئے سجدہ تعظیمی کو فقہ جائز قرار دیتی ہے مگر آپ نے عزیمت پر عمل فرمایا۔

؎ گردن نہ جھکی جن کی جہانگیر کے آگے

(لاہوری درویش محمد اقبالؒ)

قید قبول کرلی۔تین سال قید میں رہے بالآخر جہانگیر جھک گیا۔مرید بھی ہوا۔

جانشین مجدّد الف ثانیؒ:

حضرت خواجہ محمد معصومؒ 10 شوال 1007ھ تا 9 ربیع الاوّل 1079ھ/ 1599ء تا 1668ء۔

تاریخ رحلت:

رفتہ زِ جہاں امام معصوم 1079ھ، عالم تاریک باشد 1079ھ۔

حضرت مجدّد اعظمؒ کے خلیفہ اور فرزندِ سوم۔چودہ سال کی عمر میں آپ نے واقعہ میں /مکاشفہ میں دیکھا ''میرے بدن سے ایک نور نکلتا ہے کہ اس سے تمام عالم منور ہے وہ نور ہر ذرہ میں جاری ہے مثل آفتاب'' .... ایسا ہی ہوا، ایک جہان آپ کے انوار و برکات سے معمور ہو گیا۔فضائل ومناقب بے حساب رکھتے تھے مثلاً:

1.....خلعت قیومیت کی بشارت لی (مکتوبات مجدّدی جلد ثالث مکتوب 104) مکتوبات معصومیہ ج۔ا،مکتوب 86۔سنت الٰہیہ ایک کو بلالیتے ہیں دوسرے کو اس کی جگہ بٹھادیتے ہیں۔

2.....اصالت اور محبوبیت ذاتی عطا ہوئی (مکتوبات معصومیہ جلد اوّل مکتوب 86)

3.....ان کی بھی طینت کا خمیر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بقیہ سے فرمایا گیا (مکتوبات معصومیہ جلد اوّل مکتوب 96)

4.....اسرارِ مقطعات بھی نصیب ہوئے (مکتوب 237 مذکورہ جلد)

5.....حق تعالیٰ نے آپ کو عروۃ الوثقیٰ کا خطاب دیا'' تمام انبیاء واولیاء نے فرمایا: السلام علیکم! یا محمد معصوم عروۃ الوثقیٰ'' مصافحہ بھی فرمایا (روضہ قیومیہ) کشف و بزرگی۔

6.....''قیوم ثانیؒ کو تمام جہان، اہل جہان، ساری مخلوقات سجدہ کر رہے ہیں کعبہ میری ملاقات کو آیا'' (جو شخص کعبہ کو سجدہ کرتا معلوم ہوتا کہ وہ مجھے سجدہ کرتا ہے (یاقوتِ احمد مصنف مروج الشریعتؒ)

حالات حرمین شریفین: (دورانِ حاضری)

(خواجہ معصومؒ کے فرزند ثانی خواجہ عبداللہ کو مروج الشریعت کہتے ہیں) ''کعبہ ہمیں گلے ملتا ہے اور چومتا ہے'' .....اہل معلیٰ (قبرستان) کی زیارت کیلئے گئے۔سیّدنا عبدالرحمٰن بن ابی بکرؓ کی قبر پر

انوار موجزن ہیں۔ حضرت سیّدہ خدیجہؓ نے بھی انعامات سے نوازا۔

رکن یمانی کے قریب بہت سے فرشتے موجود ہیں (ستر ہزار فرشتے، حدیث شریف) ''خلعت عبودیت بھی ملی''خلعت وداع بھی ملی جب واپس ہوئے پھر مدینہ منورہ پہنچے۔ حضور رحمتہ اللعلمین صلی اللہ علیہ وسلم نے خلعت ارشاد عنایت فرمایا انوارات حضرات شیخینؓ ظاہر ہوئے۔ مدینہ منورہ میں بے شمار حضرات بیعت ہوئے۔

سیّدہ صدیقہ عائشہؓ کا مزار بقیع میں ہے لیکن حجرہ شریف ہی ان کا گھر ہے اکثر حجرہ میں رہتی ہیں مسجد شریف ان کے انوار سے پر ہے...... مواجہہ شریف میں مراقب ہوئے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام حجرہ خاص سے باہر تشریف لائے۔ بغلگیر ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم وجود مقدس مرکز جمیع عالمیان ہے ازعرش تا فرش تمام مخلوق آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محتاج ہے وہاب مطلق اللہ تعالیٰ ہے لیکن توسل شریف سے سب کچھ ہوتا ہے۔ مہمات ملک وملکوت آپؐ کے اہتمام سے سرانجام پاتی ہیں۔ شب و روز تمام مخلوق پر روضہ مطہرہ سے انعام فائز ہوتا رہتا ہے کیونکہ رحمتہ اللعلمین صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ (بلاتوسل ہر کام مشکل ہے)...... اگر اسرار ظاہر کروں قطع البلعوم وذبح الحلقوم کا سزاوار بنوں۔ (یا اللہ توکلی ناچیز کو مرشدؒ کے رنگ میں رنگ دے) آمین ثم آمین۔

آپؒ بقیع میں گئے۔ تمام اہالیانِ بقیع بعنایت پیش آئے۔ ''سیّدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام (فرزند) مجھ سے ملحق ہوگئے ...... نور ہی نور تھے''۔ ''سیّدنا عثمان غنیؓ، عائشہ صدیقہؓ، سیّدنا ابراہیمؑ، ابنِ مسعودؓ، اسمٰعیل بن امام جعفر صادقؒ اوروں سے زیادہ مہربان ہیں''۔

روانگی پر رخصت لی۔ ''بوجہ جدائی رونے لگا''۔ ''آپ صلی اللہ علیہ وسلم ظاہر ہوئے تشریف لائے بے مثل تاجِ سلاطین مجھے پہنایا'' واپس ہوئے۔

تصرفات وکرامات کی فہرست وتفصیل طویل ہے:

مختصراً مفہوم: (راقم صرف سرخیاں لکھے گا سبحان اللہ! کیسا ذکر خیر ہے خواجہ محمد معصومؒ کا)

1......آگ گلزار بنادی۔

2......دور سے شیر کو بھگایا۔

3......ایک نافرمان کی قضا بدل دی۔

4......لعاب سے آنکھ درست ہوگئی۔

5......داماد نے کسی عورت کی طرف رجوع کیا۔سفر مان سے مر گیا۔

6......مفلس مرید کی مالی امداد کی جو کبھی ختم نہ ہوتی۔

7......جہاز غرق ہونے سے بچایا۔

8......ڈوبتے ہوئے مرید کو بچایا۔

9......دوسرے مقام پر جہاز ڈوبنے سے بچایا۔

10......غیبی امداد فرمائی۔

11......جنتی آواز قرآتِ نماز باجماعت کی پہلی صف میں اتنی 100 ویں صف میں سنی جاتی کیسی عظیم کرامات ہیں۔

12......غیبی طور پر رافضی کو قتل کر دیا۔

13......سینہ کھول دیا۔

14......مرید کا لڑکا مردہ زندہ کرایا۔

جب یکم ربیع الاوّل 1034ھ کو مسند ارشاد و قیومیت پر جلوہ افروز ہوئے۔اسی دن پچاس ہزار لوگ بیعت ہوئے۔جن میں سے دو ہزار حضرت مجددؒ کے خلفاء تھے اسلامی ممالک کے فرمانرواؤں نے اپنے وکیل مع تحائف بھیج کر غائبانہ بیعت کی۔شاہجہان دوبارہ بیعت ہوئے۔ چوتھے سال خواجہ محمد حنیف کابلی خلیفہ نے۔ پانچویں سال خواجہ محمد صدیق پشاوری، شیخ ابوالمظفر .... بیعت ہوئے۔اسی طرح ہر سال ہزاروں لوگ بیعت ہوتے۔خلافت پاتے (بعداز تکمیل سلوک منازل) .... جہان کے تمام اطراف و جوانب کے بادشاہ و علماء مشائخ مرید بنے۔ہر روز سینکڑوں مرید ہوتے تمام منازل رُوحانی حاصل کرتے۔ہزاروں ہزاروں خلفاء ہوئے۔خلفاء اور فرزندوں کی وساطت کے بغیر نو لاکھ آدمی مرید ہوئے۔تعداد خلفاء سات ہزار۔

وصال:

بوجہ مرجع المفاصل، بروز ہفتہ دو پہر کا وقت 9 ربیع الاوّل 1079ھ مروج الشریف نے اپنی جگہ میں دفن کیا۔ روشن آرا نے مزار شریف تعمیر کروایا۔ خرچہ ایک لاکھ روپیہ ہوا۔

کلماتِ قدسیہ:

آپؒ کے مکتوبات کی بھی تین جلدیں ہیں۔

1......"قبر ایک بہشتی باغ" سے مراد پردہ مسافت جو زمین قبر اور بہشت کے درمیان ہے وہ اُٹھ جاتا ہے۔

2......کمال پر پہنچنے کا مدار شیخ کے ساتھ روابط پر موقوف ہے۔

3......راقم کی سمجھ سے بالاتر۔

4......(ایضاً)

5......معرفت کا مطلب بیان فرمانا۔

6......راقم کی سمجھ سے بالاتر۔

7......راقم کی سمجھ سے بالاتر۔

8......راقم کی سمجھ سے بالاتر۔

9......راقم کی سمجھ سے بالاتر۔

10......مقطعات ومتشابہات پر ہمارا ایمان ہے اسرار ہیں۔

اولادِ امجد:

چھ لڑکے، پانچ لڑکیاں۔

1......شیخ صبغۃ اللہؒ، بڑے فرزند (اصل نُور)

2......خواجہ محمد قیوم ثالثؒ، دوسرے فرزند قرب میں حضرت مجدّد کے برابر۔

3......خواجہ محمد عبید اللہؒ، تیسرے فرزند۔

4......خواجہ محمد اشرفؒ، چوتھے فرزند۔

5.....شیخ محمد صدیقؒ، چھٹے فرزند (زبدۃ المقامات، مکتوبات معصومیہ، روضہ قیومیہ)

6.....خواجہ سیف الدینؒ (پانچویں)

سبھی نورا علیٰ نور تھے۔ اور بے شمار خصائص کے حامل تھے۔

صاحبزادگان پر مزید جملے:

1.....صبغۃ اللہؒ:

(اصلی نُور، خواجہ مجدّدؒ نے فرمایا) قیوم اوّلؒ کے کمالات کے جامع تھے صاحب کرامات، ہر روز ہزاروں مرید ہوتے، وصال 9 ربیع الثانی 1121ھ۔

2.....خواجہ محمد نقشبندؒ:

قربِ الٰہی کے کمالات کے حامل حضرت مجدّدؒ کے.....قطب الاقطاب، قیوم حامل علومِ مقطعاتِ قرآنی، منصب قیومیت کے حامل، وہی تاج ملا جو مدینہ منورہ سے خواجہ محمد معصومؒ کو عنایت ہوا۔ 35 سال مسندِ قیومیت وارشاد پر رہ کر شب جمعہ 29 محرم 1114ھ کو وصال فرمایا۔ اولاد میں چھ لڑکے دو لڑکیاں سبھی اصحاب کشف وکرامت وصال 1107ھ بڑے بیٹے قیوم رابع خواجہ محمد زبیر، مسند قیومت وارشاد پر جلوس فرماتے رہے وصال 4 ذی قعد 1152ھ لاش دہلی سے سرہند لائی گئی۔

3.....خواجہ محمد عبداللہؒ: (حضرت جیو)

مروج الشریعت کا خطاب ملا۔ تپ دِق کا مرض ہوا (اس مرض کے لئے سیر مفید ہے اورنگ زیب) وفات 9 ربیع الاوّل 1083ھ۔ اولاد، پانچ لڑکے اور تین لڑکیاں۔ خواجہ محمد پارساؒ دوسرے فرزند۔ نت زیارتِ مصطفیٰ ﷺ سے مشرف ہوئے۔

4.....خواجہ محمد اشرفؒ:

وصال 27 صفر 1117ھ نزع کے وقت "حسبی اللہ و نعم الوکیل بار بار پڑھتے" ایک بیٹے نے (محمد شافی الحالؒ) نے حضرت مجدّدؒ کے مکتوبات پر اعتراضات کو رد کرنے پر کتاب لکھی

وفات 1150ھ آگے چھٹے فرزند شیخ محمد صدیق کا کر ہے "لوح محفوظ پر لکھا" محمد معصوم اور نیچے صدیق ولی، وصال 1130ھ۔

مختصر ذکر جمیل وحسین:

خواجہ سیف الدین قدس سرہ'

جانشین حضرت خواجہ محمد معصوم قدس سرہ':

سرہند شریف: 1055ھ 1645ء تا 19 جمادی الآخر 1095ھ 1684ء۔

آپ حضرت عروۃ الوثقیٰ کے پانچویں فرزند ہیں۔ ولادت باسعادت 1049ھ میں یا 1055ھ میں بمقام سرہند شریف ہوئی۔ علوم ظاہری و باطنی اور کمالات صوری و معنوی اور زہد و تقویٰ واتباع سنت کے جامع تھے۔ حضرت خواجہ محمد معصومؒ ہردم آپ پر خاص نظر عنایت فرماتے آپ نے کمالاتِ مجدّدیہ کے حصول کی بشارت پائی۔

خواجہ محمد معصوم قدس سرہ' سے سلطانِ وقت اورنگ زیبؒ نے التجا کی کہ اپنا کوئی صاحبزادہ میری ہدایت کیلئے روانہ فرمائیں۔ اس پر حضرتؒ نے اسی صاحبزادے کو دہلی بھیجا۔ سلطان نے استقبال کیا قلعہ میں لے گئے جب آپ دروازے پر پہنچے تو دو ہاتھیوں کی مورتیں دیکھیں جن پر فیلبان سوار تھے فرمایا "میں قلعہ میں تب داخل ہوں گا کہ یہ مورتیں توڑ دی جائیں"۔

چنانچہ وہ ہاتھی اور فیلبان توڑ دیئے گئے اور آپ قلعہ میں داخل ہوئے دوسرے روز ارشاد فرمایا تمام گویوں گائنوں اور بے ریش ناچنے والے لڑکوں اور تمام اہل بدعت کو ہندوستان کے ممالک محروسہ سے نکال دیا جائے۔ تعمیل کی گئی۔ ایک دن بادشاہ نے حضرت شیخ کو حیات بخش باغ کی سیر کے لئے التجا کی۔ وہاں سونے کی مچھلیاں تھیں جن کی آنکھوں میں جواہرات جڑے ہوئے تھے فرمایا جب تک یہ مچھلیاں نہ توڑی جائیں میں اس جگہ نہ بیٹھوں گا۔ بادشاہ نے فوراً تڑوا دیں۔ بادشاہ نے کہا "ارشادِ شیخ کی تعمیل میں زیادہ نفع ہے" .... نغمہ کا جنازہ نکالا گیا۔ بادشاہ امر معروف ونہی عن منکر

سے خوش ہوا۔ چنانچہ اورنگ زیبؒ نے اس خوشی میں خواجہ محمد معصومؒ کو خط لکھا جس کا جواب بھی آپؒ نے دیا۔ ''سب ستائش واحسان اللہ تعالیٰ کو سزاوار ہے کہ فقیر زادہ نظر قبول میں منظور ہو گیا اور اس کی صحبت کا اثر حاصل ہو گیا...... ''یہ کیسی بڑی نعمت ہے کہ باوجود اس تمام شاہی شان وشوکت اور جدید سلطنت کے کلمہ حق سن کر قبول کیا جائے ...... ''مکتوبات معصومیہ جلد ثالث ۔مکتوب شریف 221) مکتوب 242,22 بھی دیکھئے)

آپ کی سواری میں لوگوں کے احتساب کے لئے ہر روز سات سولوہے کی لاٹھیاں ہوتیں۔ والد بزرگوارؒ آپ کو محتسب امت فرمایا کرتے تھے۔

ارشاد اور رجوع خلق اس قسم کا تھا کہ شاہی بارگاہ کے درمیان ایک کرسی مرصع بجواہر بچھائی جاتی ،اردگرد امراء وملوک وخواتین بڑے ادب سے ہاتھ باندھ کر کھڑے ہوتے تھے ۔ایک بزرگ کے دل میں خیال آیا کہ یہ درویش اس قدر تکبر کرتے ہیں شیخ فوراً اس کی طرف متوجہ ہوئے فرمایا ''تکبر ما از کبریائی اُوست'' بادشاہ، شہزادہ، بیگمات جملہ امیر ووزیر داخل سلسلہ مجددیہ ہوئے بعد ازاں آپ سرہند شریف واپس آ گئے۔

تواضع:

نصف شب روضہ مبارک حضرت مجدد اعظمؒ پر حاضر ہوتے۔ گرد پھر کر یہ پڑھتے۔

؎ من کیستم کہ با تو دم دوستی زنم
چیس سگانِ کوئے تو یک کمترین منم

توجہ اور ارشاد:

آنجناب کی خانقاہ مجس ہر روز چار سو درویش استفادہ کے لئے جمع ہوتے تھے۔ بلند مقام پر پہنچتے تھے (۔رُوحانیت میں عروج حاصل کرتے)

تصرفات وخوارق:

بے شمار راقم صرف دو تین عرض کرے گا۔

1.....آپ کا ایک درویش صوفی پاینده محمد کابل سے عراق کی طرف جا رہا تھا۔ ایک رافضی ملا۔ رافضی نے حضرات شیخین رضی اللہ عنہما (سیدنا ابوبکرؓ و عمر فاروقؓ) کو گالیاں دیں۔ صوفی نے اسے قتل کر دیا۔ رافضی گدھے کی شکل میں ہو گیا۔ جبکہ ایک برقعہ پوش سوار نمودار ہوا تھا اور اس نے فرمایا تھا کہ ہم نے اسے گدھے کی شکل میں کر دیا ہے۔ صوفی نے دیدار کی استدعا کی۔ جب سوار نے برقعہ اٹھایا تو دیکھا حضرت شیخ سیف الدین صاحب ہیں..... جب رافضی کے ہمراہی آئے تو لاش کو گدھا دیکھ کر شرمندہ ہو کر دفن کر دیا۔

2.....ایک شخص نے آپؒ کے بارے میں خیال بد کیا۔ خواب میں کوتوال پکڑ کر لے گئے۔ ڈنڈے مارے اور کہا تو وہ ہے جس نے شیخ سیف الدین کے حق میں خیالِ بد کیا ہے اس نے توبہ کی اور مرید بھی ہوا۔

3.....مرضِ جذام والے پر دم کیا..... فوراً ٹھیک ہو گیا۔

وصال:

ظہر و عصر کے دوران مستورات کو درسِ حدیث دیتے تھے۔ ایک روز خلاف معمول درس جلدی ختم کر دیا۔ مستورات نے عرض کیا "ابھی بہت وقت ہے" فرمایا اور وعظ محمد اعظم سے پڑھوانا۔ (محمد اعظم آپ کے بڑے صاحبزادے) آپ بیمار ہو گئے۔ اخیر وقت میں ایک طبیب لایا گیا۔ جس کے عقائد خلاف اہل سنت و جماعت تھے۔ فرمایا "ایں کدام وقت است کہ مخالف مشرب را پیش من مے آرید۔ دُور کنید ایں را۔ 19 جمادی الاولیٰ 1095ھ میں وصال فرمایا۔ مرقد مبارک پر عالی شان گنبد بنایا گیا اور گرداگرد باغ لگایا گیا۔

اولادِ امجاد:

آٹھ صاحبزادے اور چھ صاحبزادیاںؒ۔ صاحبزادہ شیخ محمد اعظم صاحب تصانیف بھی تھے۔

کلماتِ قدسیہ:

1.....ہم ظاہر میں راکھ کی طرح سکون رکھتے ہیں لیکن ہمارے باطنی آتشکدہ، درد و غم کے ستور سے

شعلہ زن ہیں'' ہمارا طریقہ حضرت صدیق اکبرؓ سے منسوب ہے جو ظاہر میں کمال تمکنت و وقار سے آراستہ تھے سکون واستقرار سے پیراستہ تھے۔اس لئے وہ منہ میں کنکریاں رکھا کرتے (امام غزالیؒ) تاکہ کلام سے رُکے ہیں (مرقاۃ۔شرح مشکوٰۃ۔جزءاربع) سوائے محرمانِ راز کے ان کے احوالِ باطنی کی کسی کو خبر نہ تھی۔(یہ ارشادات ارباب سماع کے بارے میں فرمائے گئے) وصال کے بعد حضرت عمرؓ ان کے گھر گئے دیکھا کہ چھت جابجا جلی ہوئی اور سیاہ ہے۔آپؓ نے سبب پوچھا تو جواب دیا گیا۔''آپؓ کبھی کبھی دردمند دل سے آہ نکالا کرتے تھے جس کی حرارت وگرمی اور دھوئیں کے اثر سے یہ گھر جل گیا ہے اور سیاہ ہو گیا ہے۔(پڑوس سے وجد و سماع سنا تھا آپ بے ہوش ہوئے تھے پھر درج بالا فرمایا گیا)۔

2......اپنے والد بزرگوارؒ کو لکھتے ہیں۔بابت باطنی اطلاع۔طویل تمہید کے بعد تحریر فرمایا۔مفہوم: حضرت سلامت یہ فقیر اب بھی تعجب انگیز حقیقت کے اسرار کے سمندروں میں غوطہ لگاتا ہے۔ ہر باری نئی فنا و بقا......انوار و برکات ابر نیساں کی طرح برستے ہیں اسرار......سراجا منیر ﷺ کے ساتھ کمال اتحاد......کمترینِ درویشاں، معافی کی اُمید پر اس درگاہ کے کتوں کی محبت اور مضبوط قدم رکھتا ہے۔(روضہ قیومیہ۔ملفوظات مرزا مظہر جانجاناںؒ)۔

خواجہ محمد عابد سنامی قدس سرہ'

آپ حضرت مجدّد الف ثانیؒ کے پوتے، خواجہ محمد معصومؒ کے بھتیجے اور خواجہ محمد سعید کے فرزند ارجمند تھے مکان بمقام سنام متصل سرہند تھا۔کثیر الذکر، کثیر العبادات تھے نماز تہجد میں 60 مرتبہ سورۃ یٰسین پڑھتے تھے۔آخر پر چھ ماہ اسہال آئے۔تاہم تہجد میں 35 مرتبہ یٰسین پڑھتے۔رات کے تیسرے حصے سے فجر تک اوراد و وظائف میں رہتے ذکر نفی اثبات، 20 ہزار بار کلمہ طیبہ اور دو مرتبہ قرآن مجید، نوافل، درود شریف پڑھنا معمول تھا (روزانہ کا) سینکڑوں مرید درجہ کمال تک پہنچے۔دو سو علماء صلحاء انتہا مقام مجدّدیہ کو پہنچے۔درس حدیث دیتے۔عوام بکثرت آتے توجہ سے سب کے دل ذاکر کر دیتے تھے۔زاہد و متقی، نیاز بو (ریحان) کے پتے گھس کر ان سے روٹی کھاتے ایک بار

حاکم سرہند مویشی لوٹ کر لایا۔آپ نے بیس سال تک گوشت نہ کھایا۔حرمین شریفین میں انعامات سے مالا مال کر دیئے گئے۔نواب فیروز جنگ نے مرید ہونے کی درخواست کی۔رد فرمادی تا کہ خانقاہ بے برکت نہ ہو بشارت کہ ''جس نے آپ کو دیکھا بخشا جائے گا''۔ ''جو آپ کے قبرستان میں دفن ہو وہ بھی''۔مظہر جان جاناںؒ آپ کے خلیفہ تھے ایک قبرستان میں گئے۔توجہ فرمائی مُردے نسبتِ عالیہ میں مستغرق ہو گئے۔وصال 18 رمضان کریم 1160ھ۔بمقام دہلی۔روضہ شریف سبزی منڈی سے کئی میل آگے کرنال روڈ پر ہے۔

حدیث قدسی:

''ایک تیری چاہت ہے اور ایک میری چاہت ہے ہوگا وہی جو میری چاہت ہے اگر تو نے سپرد کر دیا اپنے آپ کو اس میں جو میری چاہت ہے تو میں تجھے وہ بھی دوں گا جو تیری چاہت ہے اور اگر تو نے مخالفت کی اسکی جو میری چاہت ہے پھر ہوگا وہی جو میری چاہت ہے (حدیث قدسی) صفحہ 516 ''نورِ نقشبند'' خواجہ حافظ محمد محسن، سیّد نور محمد بدایونی، (مقام مظہری مؤلفہ شاہ غلام علی دہلوی) حضرت سیّد نور محمد بدایونی کی بھی بے شمار کرامات ہیں وصال 11 ذی قعد 1135ھ۔

مرزا مظہر جان جاناںؒ:

آپ کا بیان وذکر صفحہ 23 تا 552 ہے۔راقم علیل وضعیف کیا لکھے؟

بہر حال چند فقرے:

سادات علوی سے، ولادت 11 رمضان شریف 1111ھ والدین رئیس زادے۔خواجہ قطب الدین بختیار کاکی نے اپنی کلاہ ان کے سر پر رکھی (خواب میں) قادری بھی مجدّدی بھی ہیں۔

تمام مقاماتِ فقرے طے کئے۔ہزاروں کرامات والے، شہادت عمر 80 سال سے زائد شہادت کی تمنا، شب چہار شنبہ 7 محرم 1195ھ۔

ایک بد بخت نے طمانچہ کی گولی ماری۔قاتل کو معاف کر دیا تین دن زندہ رہے اور پڑھتے رہے۔

؎ بنا کردند خوش رسمے بخاک وخون غلطیدن
خدا رحمت کند ایں عاشقاں پاک طینت را

10 محرم کو وصال۔

کلمات قدسیہ:

(تمام علوم پر دسترس تھی) رقت رحمت کا باعث ہے ''مزامیر کی حرمت میں اختلاف نہیں''۔ دف کو شادی میں مباح کہا گیا ہے۔ (حضور سرورِ عالم ﷺ نے گانے کی آواز پر کان بند فرمائے) ابن عمرؓ کو سننے سے نہ روکا۔ تمام اولیاء کی تعظیم لازمی ہے اوقات سنتوں کے موافق منضبط کریں۔ کثرت درود ہزار بار اور استغفار لازم ہے مکتوبات شریف کا درس ہمیشہ عصر کے بعد ہونا چاہیے۔ دعائے حزب البحر صبح وشام، ختم خواجگان ہر روز، حل مشکلات کیلئے۔ تہجد 12/10 رکعت نماز چاشت، فیئ زوال بھی۔ سنتیں، تحیہ، تلاوت کلمہ تمجید و توحید سو سو بار، سبحان اللہ و بحمدہ بوقت صبح، سونے کے وقت 100، 100 بار اور دعائیں مسنون (ہر ایک میں حضور قلب ضروری ہے) مراقبہ کی بڑی اہمیت وافادیت ہے حبس دم، اسم ذات، مزارات سے جمعیت کا فیض طلب کرو، ارواحِ طیبہ کو ایصال ثواب کرد، وسیلہ بناؤ۔ (مقامات مظہری مؤلف حضرت شاہ غلام علیؒ)

حضرت شاہ غلام علی دہلوی قدس سرہ'

ولادت:

بمقام بٹالہ 1158ھ، وصال 22 صفر 1240ھ۔ 1824ء۔ نسب حضرت علی المرتضیٰ سے ملتا ہے۔ والد بزرگوار بڑے مرتاض ومجاہد تھے کریلے جوش دے کر کھایا کرتے۔ جنگل میں جا کر ذکر بالجہر کیا کرتے۔ سلسلہ قادری تھے۔ شطاریہ وچشتیہ بھی نسبت رکھتے تھے۔ 40 دن متواتر نہ سوئے۔ ارواحِ اولیاء کا مشاہدہ فرماتے رہتے۔

والدؒ نے خواب میں حضرت علی المرتضیٰؓ کو دیکھا کہ فرماتے ہیں اپنے بیٹے کا نام علی رکھنا

۔ چنانچہ یہی نام رکھا۔ پھر کسی بزرگ نے فرمایا نام عبدالقادر رکھنا۔ یہ غالباً غوث الاعظمؓ تھے آپ کے چچا نے بحکم رسول اللہ ﷺ نام عبداللہ رکھا۔ والد کے پیر حضرت خضر علیہ السلام کی صحبت میں رہتے تھے۔ حضرت غلام علی مرزا جانجاناں کی خانقاہ میں حاضر ہوئے بیعت ہوئے۔ طریقہ نقشبندیہ میں تلقین ملی۔ خلافت ملی۔ ایک مکان میں غوث الاعظمؓ کو دیکھا۔ بالمقابل مکان میں خواجہ نقشبند تشریف رکھتے تھے۔ غوثِ اعظمؓ نے فرمایا۔

مقصود خدا ہے جاؤ مضائقہ نہیں

چند روز تنگدستی کے بعد فتوحات کا دروازہ کھل گیا۔ طالبانِ خدا نے آنے لگے۔ مولانا خالد رومی و شیخ احمد کردی اور سیّد اسماعیل مدنی بحکم سرور کائنات ﷺ حاضر خدمت ہوئے۔ فیض خوب جاری ہوا۔ ہند کے باہر بھی خلفاء پہنچے۔ حضرت خالد کردی سے کئی ممالک کے لوگ سرشار ہوئے۔ طریقہ نقشبندیہ خوب پھیلا۔ حضرت غلام محی الدین قصوری نے لکھا۔ کہ حضرتؒ نے فرمایا ہمارا حلقہ ہر شہر (مکہ معظمہ و مدینہ منورہ میں بھی) میں بیٹھا ہے۔ بغداد، روم و مغرب موصل و جزیرہ وحلب و شام و بصرہ میں بھی ....

اخلاق وعادات:

فرماتے ''فقیر قبر کی فکر میں ہے'' ہر ایک کو رخصت پر شیرینی یا کوئی تحفہ دیتے۔ خواجہ نقشبند کی نیاز کے لئے حلوہ وغیرہ فقراء میں تقسیم کرتے رہتے۔ مکتوبات شریف مجدّدی وعوارف و رسالہ قشیریہ کا وعظ فرماتے۔ ہمہ وقت ذکر الٰہی میں رہتے۔ پاؤں نہ پھیلاتے ...... لباس موٹا ہوتا۔ فی سبیل اللہ بہت خرچ کرتے ...... غیبت سے سخت نفرت فرماتے۔ ''مسجد دہلی میں آثارِ نبویہ ہیں''۔ ''اکابر دین کی تصاویر سے بھی ظلمت آتی ہے''۔ کسی نواب کی پروانہ کرتے۔

جناب رسالت مآب ﷺ کا نام مبارک سنتے ہی بے تاب ہو جایا کرتے اور مولانا رومؒ کا یہ شعر پڑھتے۔

موسیا آدابِ داناں دیگر اند
سوختہ جان ورداناں دیگر اند

مرض موت میں ترمذی شریف آپ کے سینہ پر تھی بکری کے شانے کا گوشت پکوا کر کھایا کرتے کہ مسنون ہے...... لوبان وغیرہ سونگھا کرتے ۔کبھی آپ کے مکان سے خود بخود خوشبو آنے لگتی ۔اس وقت لوگوں کو علیحدہ کر دیتے ۔فرماتے میں حضرت خواجہ نقشبند اور حضرت مجددؒ کی شکل کو ظاہر میں دیکھتا ہوں ۔ایک بار حضرت مجددؒ نے میرا ایک مرض سلب فرمالیا۔

مکاشفات والہامات:

طویل واقعہ حضرت شہید (مظہر جانجاناں) کے یار روح اللہؒ خواب میں آئے کہا جناب محبوب رب العلمین ﷺ تمہارے منتظر ہیں ۔میں حاضر ہوا ۔حضور پُر نور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے معانقہ تک اپنی شکل میں تھے پھر سیّد میر کلال کی شکل میں ہو گئے ...... کئی بار خوابوں میں مشرف ہوئے ایک بار عرض کیا "من رانی فقد راء الحق" حدیث ہے ۔فرمایا "ہاں ،بار بار زیارت فرماتے ۔ اکابرین تشریف لاتے رہتے ۔(خواجہ باقی اللہؒ نے مزار سے نکل کر کسی کو توجہ دی) ۔الہام "مجھے قیومیت کا منصب عطا ہوا"۔ کرامات بھی بے شمار کتاب "نورِ نقشبند" میں 13 کا ذکر ہے۔

کلمات قدسیہ:

بطور نمونہ چند ایک طالب کو چاہیے ہر ورد و عبادت کی کیفیت معلوم کرے مثلاً نماز ،تلاوت ، حدیث ، تسبیح سے .... بھوکا رہنے کی رات درویش کے لئے معراج ہے صوفی مولیٰ کی طرف متوجہ ہوتا ہے ۔دُعا کے وقت انوار وارد ہوتے ہیں (دنیا کا طالب نامرد ،عقبیٰ کا طالب مرد ،عقبیٰ و مولا کا طالب جوانمرد ،مولا کا طالب فرد۔

"سوائے نبوت کے تمام کمالات سیّدنا مجددؒ میں ظاہر ہوئے"۔

☆...... جس شخص کو حضرت مجددؒ کے معارف سے نصیب ملا ہے اس نے ظاہر دیکھ لیا ہے کہ توحید وجودی لطیفہ قلب کی سیر میں ظاہر ہوتی ہے اور شہودی لطیفہ نفس کی سیر میں ۔حضرت مجددؒ کے معارف ان دونوں سے آگے ہیں ۔ابنِ عربی کے معارف ایک قطرہ ہیں ۔حضرت مجددؒ کے معارف بحر محیط ہیں ۔شاہ ولی اللہ دہلویؒ نے ابن عربی اور سیّدنا مجددؒ کے کلام میں تطبیق غلط دی ہے توحید وجودی و

شہودی میں نزاع لفظی قرار دیا ہے۔ غلطی کھائی ہے اگر شاہ صاحبؒ بڑے بزرگ تھے۔ حال کو قال میں ڈال کر معارف کشفیہ کو علمی گفتگو میں لا کر تطبیق دی ہے۔

ولایت کے کھلنے کا واسطہ حضرت علیؓ، حضرت فاطمہؓ ہیں۔ اس امانت کا بوجھ غوث الاعظمؒ اُٹھانے والے ہیں۔ لیکن دوسرے ہزار میں حضرت مجددالف ثانیؒ بھی اس امر میں شریک ہیں (ضمیمہ مقامات مظہری مولفہ شاہ عبدالغنی مجددی......)

....

حضرت شاہ ابوسعید قدس سرہ'

ولادت:

بمقام مصطفےٰ آباد (رامپور) ۲ ذیقعد 1196ھ...... یکم شوال 1250ھ دہلی،۔نسب باطنی حضرت شاہ عبداللہ معروف شاہ غلام علی دہلوی قدس سرہ'۔
آپ کے بڑے خلیفہ مولانا محمد شریف قندھاریؒ۔

شاہ ابوسعیدؒ کا نسب حضرت مجددؓ سے ملتا ہے۔ جب آپ حرم مکہ معظمہ میں داخل ہوئے تو اہل عرب نے آپ کی قرات سن کر تعریف و تحسین کی۔ دینی علوم پڑھے۔ کئی بزرگوں سے اکتساب فیض کیا۔ حضرت شہید (مظہر جان جاناں) کے حالات بچشم دیکھے تھے۔ آپ 7 محرم الحرام 1225ھ میں شاہ غلام علی کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ابتداء تا انتہاء تمام سلوک مجددی بکمال تفصیل حاصل کیا...... فرمایا'' میرے بعد اس مکان میں میاں ابوسعید بیٹھیں اور حلقہ و مراقبہ و درسِ حدیث و تفسیر میں مشغول ہوں''۔

میاں ابوسعید اپنے 500 مریدوں کو چھوڑ کر ان کی صحبت میں آئے تھے۔ جمادی الاولی 1233ھ میں حضرت شاہ صاحب نے قیومیت کی بشارت دی۔ فرمایا'' مجھے یہ الہام ہوا''۔ الغرض ابوسعید پندرہ سال آپ کی خدمت میں رہے مرض موت میں بذریعہ خط آپ کو لکھنو سے بلایا۔ وصال کے بعد نو سال تک مسندِ ارشاد پر رہے۔

کرامات وتصرفات:

1......آپ بہلی میں رامپور سے سنبل جارہے تھے دریا پر پہنچے بوقت عشاء ملاح نہ تھا آپ نے بہلی والے سے جو مشرک تھا فرمایا کہ دریا میں ڈال دو اس نے آپ کی ہیبت سے دریا میں ڈال دی۔ جو صحیح وسالم دریا سے گزر گئی۔ مشرک مسلمان ہو گیا۔

2......میاں محمد اصغر نے عرض کیا کہ تہجد مجھ سے فوت ہو جاتی ہے فرمایا "اُٹھا کر بٹھا دینا ہمارا ذمہ ہے باقی تمہارا اختیار ہے"۔

وفات:

1249ھ میں حرمین شریفین کیلئے روانہ ہوئے رمضان شریف بمبئی میں گزرا۔ ذوالحجہ کی دوسری/تیسری تاریخ کو مکہ مشرفہ میں پہنچے تمام مشائخ ومفتی وقاضی تعظیم سے پیش آئے۔ وہیں محرم 1250ھ میں مرض اسہال وتپ عارضی ہوا۔ افاقہ ہوا تو مدینہ منورہ میں ربیع الاوّل میں حاضر ہوئے۔ حلقہ میں بے شمار حضرات آتے۔ 22 رمضان مبارک کو ٹونک پہنچے۔ عید کے دن سکرات موت کا آغاز ہوا۔ نماز ظہر کے بعد تین بار سورۃ یسٰین سُنی۔ فرمایا۔ فرصت کم ہے ظہر وعصر کے درمیان عید کے دن وصال فرمایا۔ نعش مبارک تابوت میں دہلی لائی گئی اور شاہ غلام علیؒ کے پہلو میں سپرد خاک کردی۔ رسالہ ہدایۃ الطالبین بھی لکھا۔ اس رسالہ پر حضرت شاہ صاحب نے تقریظ بھی لکھی تھی۔ اُردو ترجمہ بھی 1903ء میں چھپا۔ مکہ معظمہ میں یہ رسالہ عربی میں موجود ہے۔

....

حضرت مولانا محمد شریف قندھاری قدس سرہٗ

ولادت:

بمقام قندھار 1198ھ، 1784ء ۔ 1260ھ، 1844ء سرہند شریف۔ (وصال)

نسب باطنی حضرت شاہ ابوسعیدؒ سے۔ دو سال کابل میں اور سات سال پشاور میں پڑھتے

رہے۔ پھر دہلی۔ رامپور روہیلوں میں پہنچے۔ شاہ غلام علیؒ کی خدمت میں آئے۔ دس سال رامپور روہیلوں میں رہے...... دو سال میں دیوان حافظ شیرازی اور مثنوی شریف پڑھی۔ بریلی میں آ گئے۔ پھر دہلی آئے، خلیفہ اعظم شاہ ابو سعید سے بیعت ہوئے۔ اجازت و خلافت ملی۔ پیرہن و دستار و کلاہ، عصا عنایت فرمایا۔ وصیت فرمائی۔

1...... مذہب حنفیہ کی کتب پر عمل کرنا۔

2...... طلبہ کو توجہ دینا۔

3...... امیروں سے نہ ملنا۔

4...... اغیار کی مجالس سے بچنا۔

آپ اجمیر شریف کلیر شریف اور اکثر سرہند شریف حاضر ہوتے۔ پھر دہلی آئے۔ حضرت حافظ عبد الرحمٰن مجددی نے درخواست کی کہ مولانا محمد شریف کو جالندھر میں جانے کی اجازت دیں، جالندھر آ گئے۔ سلسلہ عالیہ کی اشاعت فرمائی۔ پھر ہوشیار پور میں اقامت فرمائی۔ بے شمار جید علماء و مشائخ آپ سے بیعت ہوئے۔ ان میں حضرت قبلہ حاجی محمود جالندھریؒ بھی شامل ہیں۔

راوی مولانا مفتی عبد الحمید لودھیانوی (مزار خواجہ نور بخش توکلی کے روضہ شریف کے اندر متصل حضرت نور شاہ ولی۔ پکی ماڑی۔ نزد اڈہ لاری۔ فیصل آباد)۔ شہر جموں میں مولانا کی ایک مریدہ تھی وہ مسمات اہل کشف سے تھی۔

جود و سخا میں بھی بے مثل تھے۔ وصال...... سے قبل تبرکات تقسیم کئے کچھ باقی نہ بچا۔ حضرت حاجی محمود جالندھری موجود نہ تھے بعد میں آئے کہا کہ کچھ باقی نہ بچا مگر آپ کی ذات تو باقی ہے۔ 1260ھ میں ہوشیار پور میں وصال فرمایا۔ تابوت حسب وصیت ہوشیار پور سے سرہند شریف لایا گیا۔ عروۃ الوثقیٰ خواجہ محمد معصومؒ کے مزار مبارک کے شمال مغرب میں حوض مسجد کے جنوبی کنارے سے ملحق دفن کیا گیا۔ (قمریۃ السالکین مصنفہ مولانا کرم بخش پھلوری قمر)۔

....

حضرت حاجی حافظ محمود جالندھری قدس سرہ

وصال:

8 ربیع الاوّل 1306ھ، 1888ء، جالندھر۔

آپ کے سب سے بڑے مشہور خلیفہ حضرت خواجہ قادر بخش شمس العرفان قدس سرہٗ ہیں۔

حضرت حاجی صاحب ڈیرہ غازی خان کے رہنے والے تھے۔ اپنے والد، بہن، چھوٹے بھائی کے ساتھ مکہ معظمہ کی طرف برائے حج چلے۔ ''راہ میں ہم والد صاحب سے الگ ہو گئے''۔ والد صاحب جہاز میں گئے۔ ہم مسقط کی طرف پیادہ پا گئے۔ دن کو چلتے۔ رات کو کہیں گزارتے۔ لوگ ہماری خدمت کرتے۔ ایک روز ہم نجدیوں کی مسجد میں ٹھہرے۔ درود و سلام اور کلمہ طیبہ پڑھنے سے وہ ناراض ہو گئے۔ مارنے کو آئے۔ ہم بھی تیار ہو گئے۔ نمبردار نے ہم کو بچایا۔ مکہ شریف پہنچے والد صاحب بھی مل گئے۔ حج کیا۔ واپسی بمبئی آئے۔ یہاں والد صاحب اور بہن فوت ہوئے۔ دونوں بھائیوں کو ایک ٹھگ/ ڈاکو جالندھر لے آیا۔ ہم نے ایک بزرگ سے اللہ کا نام سیکھا۔ مولانا محمد شریف قندھاریؒ سے تمام منازل طے کر لیں اور سلسلہ عالیہ کی اشاعت فرماتے رہے۔

⊕...... راقم کہیں کہیں سے کچھ مفہوم لے رہا ہے۔

لوگ تنگ بھی کرتے۔ تاہم کامیاب ہوئے۔ خواجہ قادر بخش جہان خیلیؒ، خواجہ عبدالخالقؒ و دیگر کئی حضرات نے خلافت پائی۔

⊕...... کرامات بے شمار، افسوس کہ راقم اب تھک چکا۔ بیمار بھی ہے ظاہراً بے سہارا بھی ہے مزید لکھنے سے معذور و قاصر ہے۔

وصال:

حضرت خواجہ توکل شاہ انبالویؒ بیماری کا سن کر تشریف لائے۔ 8 ربیع الاوّل 1306ھ کو وصال فرمایا۔ شہر میں کہرام مچا۔

⊕...... کلماتِ قدسیہ بھی بے شمار۔ مگر راقم نہ لکھ سکا۔

آگے خواجہ قادر بخشؒ کا ذکر ہے۔ خواجہ ابوسعد محمد عبدالخالقؒ کا بھی۔

خواجہ قادر بخشؒ:

ولادت دوشنبہ 17 شوال 1237ھ، 1822ء۔ وصال 1272ھ، 1856ء جہان خیلاں شریف۔

خواجہ محمد عبدالخالقؒ:

7 شوال 1270ھ، 1854ء تا 17 محرم 1350ھ، 1931ء جہان خیلاں شریف۔

☆.....از صفحہ 601 تا 720 ''نورِ نقشبند''۔ راقم یہاں نوٹس وغیرہ نہ لے سکا۔ بوجہ معذوری درج بالا۔ مگر ان دونوں بزرگوں کے حالاتِ طیبہ اپنی کتاب ''گلشن محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مہکتے پھول'' میں لکھے ہیں جس کی اشاعت بھی ہوچکی۔ اگرچہ نہایت مختصر اذکر جمیل ہے۔

....

اقتباسات:

متعلقہ سیدنا مجدد الف ثانیؒ

ماخوذ: محبوبِ الٰہی حضرت محمد عمر بیربلویؒ

مقالہ: از قلم (ابوالوفا حضرت صدیق احمد سیدیؒ)

بحوالہ ماہنامہ سلسبیل لاہور ستمبر 1969ء

☆.....راقم مختصراً مفہوم لے گا۔

خوش دلکش است قصہ خوبانِ روزگار
تو یوسفی و قصہ تو احسن القصص

وہ آئے بزم میں اتنا تو ہم نے دیکھا میرؔ
اور اس کے بعد پھر چراغوں میں روشنی نہ رہی

محبوب اور مخلص (عظیم) بندوں کی پہچان:

جب خدا کا دین ہوس پرستوں کے نرغ میں گھر جائے۔ جب اسلامی شعائر مٹانے کی سرتوڑ کوشش کی جارہی ہو۔ حق کی باطل اور باطل کو حق سمجھا جارہا ہو۔ حلال وحرام کی تمیز یکسر مٹ جائے۔ طریقت وشریعت کو اپنی ہوس رانیوں کا ذریعہ بنالیا جائے۔ حدود اللہ کا احترام باقی نہ رہے۔ تو وہ اپنی تمام تر توجہ اور صلاحیتیں حالات کی اصلاح پر مرکوز کردے۔ حالات خواہ کتنے ہی نامساعد اور ناموافق ہوں۔ مشکلات کتنی ہی ہجوم کیوں نہ کرآئیں۔

تجدیدی کارنامہ:

آج سے تین صدیوں پہلے دور کے تاریخی حالات کا جائزہ لیں۔ اس وقت کی پکار اور آواز کیا تھی۔ اس کو کس نے سمجھا پکار پر کس نے لبیک کہا۔

؎ جہان بانی سے مشکل ہے کہیں کارِ جہان بینی

ذالك فضل الله یوتیه من یّشآء

دورِ اکبری:

پورے شباب پر ملک بھر میں اکبر (شہنشاہ) کا طوطی بول رہا ہے۔ اکبر علماء ومشائخ سے دین غصب کرکے ان کو بھی اپنے قبضہ میں لے چکا تھا دربار میں سب کچھ موجود تھا اگر نہیں تھا تو صرف دینِ رسول ﷺ، دین اکبر کے شاہی ذہن کی ایجاد اختراع تھی دین کا ہر شعبہ مسخ کردیا گیا تھا۔

خداشناسی کے دو بنیادی رکن شریعت وطریقت پر تو ایسی کاری ضربیں لگائی گئی تھیں کہ ملک کا ملک ان سے بیگانہ ہوچکا تھا۔

دعوت واصلاح کی امتحان گاہ میں قدم رکھنا ایک دشوار گزار بلکہ اپنے آپ کو ہلاکت اور حقیر ذلت اور دار ورسن کو دعوت دینے کے مترادف تھا۔ بدایونی، روضۃ العلماء، اخبار الاخیار سے تو یہ پتہ چلتا ہے کہ ہند میں بجز عالموں اور پیروں کے کوئی بستی ہی نہیں۔ علماء میں شیخ وجیہہ گجراتی، شیخ علی متقی، شیخ جلال تھانیسری، ملا محمود جونپوری، مولانا یعقوب کشمیری، ملا قطب الدین بہاری، شیخ عبدالحق

محدث دہلوی، ملا عبدالحکیم سیالکوٹی وغیرہ۔ اپنے وقتوں کے مالک اور تعلیم وتعلم کے بادشاہ تھے۔ یہ اصلاح کی طرف ایک قدم بھی نہ اُٹھا سکے۔ اہل طریقت بھی خواجہ باقی باللہ جیسے عارف کامل خود بعہد اکبری دہلی میں مقیم رہے لیکن سبحان اللہ وہ خود فرماتے ہیں کہ میں چراغ نہیں ہوں چقماق ہوں آگ نکال دوں گا چراغ تو شیخ سرہندیؒ ہے۔

مذکورہ تمام بزرگ اندر ہی اندر کڑتے تھے۔ اب ضرورت تھی ایسے مردِ میدان کی جو نصرت الٰہی کے لشکروں سے مسلح ہو کر نکلے جس کی شہنشاہِ ہند کا تخت وتاج بھی نہ روک سکے۔ اور مسیحا بن کر آئے۔ پہلے وقت کی پکار سمجھے اور پھر اس کا جواب صحیح دے۔

امام ربانیؒ اپنے ایک فرزندؒ کو اپنے ایک مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں۔ ترجمہ "مکتوب 234 دفتر 1۔ اے بیٹے! یہ وہ وقت ہے جب سابقہ اُمتوں میں ایسے تاریکی بھرے وقت میں اولو لعزم پیغمبر مبعوث ہوتے تھے اور احیاء شریعت کرتے تھے۔ یہ اُمت جو کہ خیر الامم ہے اس کے پیغمبر خاتم الرسل علیہ وعلی لہ الصلوات والتسلیمات ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس اُمت کے علماء کو انبیاء بنی اسرائیل کا مرتبہ دیا ہے اور علماء کے وجود کو انبیاء کے وجود سے کفایت فرمایا ہے اسی لئے ہر صدی کے سرے پر (ختم یا شروع میں) اس اُمت کے علماء میں ایک مجدّد کا تعین کرتے ہیں تاکہ احیائے شریعت فرمائے۔ بالخصوص ایک ہزار سال گذر جانے کے بعد جو کہ امم سابقہ میں (والولعزم پیغمبر کی بعثت کا وقت قرار دیا گیا ہے ایسے وقت میں ہر پیغمبر کو کافی نہیں سمجھا گیا (بلکہ اولولعزم پیغمبر مبعوث کیا گیا) اب بھی اسی طرح کے وقت میں ایک تام المعرفت عالم وعارف کی ضرورت ہے جو امم سابقہ کی طرح اولوالعزم (پیغمبر کے قائم مقام) ہو۔

شعر کا ترجمہ: ولی کا فیض اگر پھر سے میسر ہو جائے تو دوسرے بھی وہ کریں جو کہ مسیحا نے کیا۔

؎ قسمتوں کے ہیں یہ فیصلے یہ بڑے نصیب کی بات ہے

یقیناً توفیق الٰہی نے امام ربانیؒ ہی کو اس کام کے لئے خاص کر دیا تھا یہ تجدیدی لباس صرف انہی کے جسم پر چشت آیا باقی تو مدرسوں میں پڑھاتے رہے یا موٹی موٹی کتابیں اور نئی نئی شرحیں لکھنے میں مصروف رہے یا آپس میں تکفیر کے فتووں پر دستخط کرنے میں مشغول رہے۔ وقت کی اصل بیماری کی

تشخیص نہ کر سکے۔ جو اصلی کام تھا اسے کوئی ہاتھ نہ لگا سکا۔ تا آ نکہ امام ربانیؒ علم وعرفان سے پوری طرح آراستہ پیراستہ ہو کر میدان اصلاح میں اترے۔ آپ کی تنہا ذات گرامی ہی اس کاروبار کا کفیل ہوئی۔

مجدّ د آں است کہ ہر چہ دوراں مدت فیوض بہ اُمت رسد بتوسطِ اُو رسد اگر چہ اقطاب واوتاد آں وقت باشد

ترجمہ: مجدّ د وہ ہے کہ اس کی مدت کے دوران اُمت کو جو فیض پہنچتا ہے اس کے واسطے سے پہنچتا ہے اگر چہ اس وقت کے اقطاب اور اوتاد بھی موجود ہوں۔

اس وقت کی بنیادی خرابی:

مغل بادشاہ جلال الدین اکبر کے دور میں دین کے دو بنیادی شعبوں شریعت وطریقت میں جو خلا پیدا ہو چکا تھا کہ معرفت اور مذہب دو الگ الگ حقیقتیں ہیں جس سے صدہا خرابیاں پیدا ہو چکی تھیں۔ واشگاف الفاظ میں اظہار فرمایا یہ الگ الگ دو چیزیں نہیں بلکہ یہ خداشناسی کی ایک ہی بنیاد ہے دین بہر حال مقدم ہے فقر، معرفت، طریقت وہی قابل قبول ہوگی جو دین سے کسی صورت میں متصادم نہ ہو۔ اس سے بھولی بھٹکی دنیا پھر صحیح منزل کی طرف گامزن ہوگئی۔

آج یورپ کے علوم وفنون اور مادی ترقی کی زرق برق چکا چوند آنکھوں کو خیرہ کر کے گمراہی کا سبب بن رہی ہے آج فنون کے نام پر بربادی کے سامان مہیا کئے جا چکے ہیں علماء آج بھی تکفیر و تفیق کے فتووی پر دستخط کرنا اپنا دل پسند مشغلہ بنائے بیٹھے ہیں۔ مشائخ ہر جگہ بکثرت ہیں اس وقت دین اکبری تھا آج کمیونزم، نیشنلزم اور سوشلزم کو دین بنا کر ملت کو دھوکہ دینے کیلئے سر دھڑ کی بازی لگا دی گئی ہے۔ دین کو جدید تھیوریوں اور جدید نظریوں میں ڈھالنے کو ہی دین کی خدمت تصور کیا جا رہا ہے۔ دین آج بھی علماء ومشائخ سے غصب کر لیا گیا ہے اس پر دنیا دار قابض ہیں۔

اسلام اس ملک میں اس تمام دنیا میں اس پردیسی کی طرح ہے جس کا نہ کوئی عزیز ہے نہ آشنا جسے دردِ دل سنائے۔ نہ گھر ہے جہاں سر چھپائے۔

اسلام:

"کوئی شخص میری زبان کوئی نہیں سمجھتا دوستوں سے کیسے گذارش کروں"۔

علامہ اقبالؒ:

؎ تین سو سال سے ہیں ہند کے میخانے بند
اب وقت ہے کہ تیرا فیض عام ہو ساقی

یعنی علم وعرفان وحال وقال سے آراستہ کامل شخصیت کا ظہور نہیں ہوا ایسی شخصیت ہی ملت کے امراض کا علاج کر سکتی ہے۔

نوٹ:

مصنفؒ کا ادنیٰ ترین، گنہ گارترین، کمترین، خستہ حال، بیمار، بوڑھا، کچھ نہ جاننے والا، ظاہراً بے سہارا، خادم ومرید معتقد ہے اور متعلقہ آستانہ تو کلیہ محبوبیہ صدیقیہ سیّدا شریف تحصیل پھالیہ ضلع منڈی بہاؤالدین پنجاب اسلامی جمہوریہ پاکستان سے نسبتاً وابستہ و پیوستہ ہے۔

تڑپنے پھڑکنے کی توفیق دے — دلِ مرتضٰیؓ سوزِ صدیقؓ دے
بندہ عاجز ہے اجارہ کچھ نہیں — بن تیری رحمت کے چارہ کچھ نہیں
تُوئی سلطانِ عالم یا محمد ﷺ — زِ ا روئے لطف سوئے من نظر کن
غریبم یارسول اللہ غریبم — ندارم درجہاں جُز تُو حبیبم

وما توفیقی الا باللہ

محمد عبدالخالق توکلی نیازِ فقراء وعلمائے حق

0333-9926213

المراجع والمصادر

(جن مبارک کتب سے کمترین راقم نے مواد لیا رب العزت ان کتب کے لکھنے والوں کو دین و دنیا و آخرت میں خوشحالی و کامرانی سے نوازیں بحرمت خواجہ عالم رُوحِ دو عالم مختارِ دو عالم رحمت دو عالم شہنشاہِ دو عالم، سرکارِ دو عالم، سردارِ دو عالم، غمخوارِ دو عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام، راقم کا یہ مشغلہ محض خوشنودی رب کریم وسیّد العٰلمین رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم و جملہ ارواحِ طیبہ محبوبانِ مولائے ذوالجلال والاکرام کیلئے ہی ہے)

☆ نمبر شمار 1 تا 5 جہان امام ربانی مجدّد الف ثانی احمد سرہندی فاروقیؒ (اقلیم 7 تا 11)

مصنفین وناشرین: امام ربانی فاؤنڈیشن کراچی (پاکستان)

☆ نمبر شمار 6 تا 8 باقیات امام ربانی مجدّد الف ثانی احمد سرہندی فاروقیؒ (اقلیم ...) از ادارہ مذکور۔

(افسوس کہ بقیہ 1 تا 6، 12 راقم تا حال لینے سے محروم ہے)

☆ 9۔ ''ذکر خیر'' از: خواجہ محبوب عالم ہاشمی سیدی عظیم ترین عارف باللہ و عالم ربانیؒ۔ بزم توکلیہ گوجرنوالہ۔

☆ 10۔ ''سیرت طیبہ'' امام ربانیؒ اشاعت دوم صفحات 354، از: ناکارہ [illegible] محمد عبدالخالق توکلی۔ خود چھپوائی۔ (دو بار)

☆ 11۔ ''بال جبریل'' لاہوری درویش علامہ محمد اقبالؒ۔

☆ 12۔ ''جمال نقشبند'' پروفیسر ڈاکٹر محمد اسحٰق قریشی۔

☆ 13۔ ماہنامہ سلبیل لاہور۔ موہنی روڈ مسلم پارک، مسجد عمر۔

☆ 14۔ ''گلشنِ اولیائے کرام'' باہتمام ڈاکٹر حاجی نظام الدین، ماہر کوٹلہ، بھارت۔

☆ 15۔ مقالہ، از: محترم عزیز ظفر، بعنوان امام ربانیؒ دو قومی نظریہ کے بانی از روزنامہ........

☆ 16۔ تذکرہ مشائخ نقشبند، علامہ نور بخش توکلیؒ۔

☆ 17۔ ''حضرت مجدّد دفقہ کے اُفق پر'' از جناب محمد معصوم، اگست 2002ء۔

☆18۔''سرمایہ ملت کا نگہبانی'' علامہ محمد سعید احمد مجددی، گوجرانوالہ

☆19۔''تعلیمات امام ربانی'' از: مولانا محمد کریم سلطانی۔ فیصل آباد

☆20۔''رمغان امام بارنی'' از: جناب ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس شمس

☆21۔''فکر امام ربانی'' از: صوفی غلام سرور مجدّدی، شیر ربانی پبلی کیشنز۔ لاہور

☆22۔''حضرت مجدد الف ثانی کی دینی خدمات'' مصنف غلام سرور مجددی صاحب

☆23۔''رسائل مجدّد الف ثانی'' از: علامہ غلام مصطفےٰ مجددی، قادری رضوی کتب خانہ لاہور

☆24۔''نورِ نقشبند'' از: خلیفہ محمد شہباز خان نوری۔ فیصل آباد

☆25۔''کراماتِ نورِ نقشبند'' از: خلیفہ محمد شہباز خان نوری۔ فیصل آباد

☆26 تا 28۔''مکتوباتِ امام ربانیؒ'' (تینوں جلدیں)

☆29۔''مجدّد اعظمؒ'' از: پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مسعودِ ملت، کراچی

☆30۔''دیباچہ عوارف المعارف'' از: جناب شمس بریلوی

☆31۔''حضرت مجددؒ اور ناقدین'' از: ابوالحسن زید فاروقی، دہلی

....

حضرت خواجہ غلام محی الدین غزنوی رحمۃ اللہ علیہ

از: ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی صاحب

حضرت خواجہ غلام محی الدین غزنوی رحمۃ اللہ علیہ غزنی کی ایک اضافی بستی مہان کے ایک معروف زمیندار ملک محمد اکبر خاں رحمۃ اللہ علیہ کے گھرانے میں 1902ء کو پیدا ہوئے۔ خاندان اپنے گردوں نواح میں برتری کی شناخت رکھتا تھا۔ کہ زرعی دوات سے مالا مال تھا۔ زمین کا اندازہ اس بات سے ہوتا ہے۔

"غزنی و گردیز میں کھیتی باڑی کا اس قدر وسیع رقبہ تھا کہ اگر ایک گھڑسوار علی الفتح نکلتا تو دوپہر تک بمشکل ہی ساری زمین کا چکر لگا سکتا تھا"

جائیداد کی یہ وسعت معاشرتی امتیاز کا ذریعہ تھی مگر قدرت کو تو اس خاندان کی بے پایاں وسعت کا اظہار کرنا تھا۔ وہ کہ اس کو غزنی و گردیز کے جغرافیہ کی حدود سے نکال کر برصغیر بلکہ بیرون برصغیر میں نشر حسنات کا ذریعہ بنانا تھا۔ خواجہ غزنوی ایک تاجر کے روپ میں غزنی سے نکلے تھے اور پنجاب کی سطح مرتفع تک ایک نیک نام تاجر کے حیثیت سے معروف ہو گئے تھے۔ بظاہر یہ تجارتی تگ و دو تھی مگر قدرت نے ایک اور ہی تجارت کا سامان کر دیا تھا۔ راہ حق کا یہ مسافر ایسی تجارت کی ابتداء کرنے والا تھا جس کے بارے میں قرآن مجید فرماتا ہے۔

یرجون تجارۃ لن تبور (سورۃ فاطر:29)

"کہ یہ لوگ ایسی تجارت کی امید رکھتے ہیں جو کسی حال میں بھی خسارہ والی نہیں ہے"۔

اس تجارت کا مرکز کہاں تھا ابھی مخفی تھا۔ تجارتی سفر جاری تھا کہ ایک قافلے سے ملاقات ہو گئی۔ معلوم ہوا کہ یہ لوگ راہروان شوق ہیں۔ اور ایک صاحب سلوک سرزگ حاضری کے لئے جا رہے ہیں۔ فوری تیاری کا امکان نہ تھا اس لئے کچھ رقم قافلہ والوں کے سپرد کر دی گئی۔ کہ نذرانہ ہو جائے۔ وہ لوگ موہڑہ شریف کے مرکز خیبر کا ارادہ باندھے ہوئے تھے حاضر دربار ہوئے اپنے نذرانوں کے ساتھ

ایک غیر حاضر عقیدت مند کا نذرانہ بھی پیش کر دیا۔ باخبر مرشد نے جواباً کہا کہ واپس جا کر اس عقیدت مند جوان کو کہہ دینا کہ باباجی سرکار فرماتے ہیں۔

''بیٹا مجھے تیرے نذرانے کی ضرورت نہیں بلکہ تیری ضرورت ہے''۔

یہ پیغام دعوت تھا جسے ہمہ تجسس وجود نے یوں قبول کیا کہ حاضر دربار ہو گئے۔ شرف ملاقات بھی حاصل ہوا۔ بیعت ارادت سے بھی نوازے گئے۔ پھر کیا تھا منزل مراد مل گئی تھی۔ اب سفر خیر اپنی منزل کو پا گیا تھا۔ پس غزنوی طالع آزما موہرہ شریف کے فیضان سے یوں سیراب ہوا کہ تجارتی تب وتاب یک گیرو محکم گیر کی اسیر ہو گئی۔ وابستگی کا یہ عالم رہا کہ ہمہ وقت حاضری کو شب و روز کا وظیفہ بنالیا۔ بارہ سال یونہی گزر گئے۔ کہ متلاشی حق تھا اور جام طہور تھا یوں سیرابی ہوئی کہ مرشد کریم کی عطاؤں کا مرکز قرار پائے۔ خلافت عطا ہوئی اور تبلیغ حق وصداقت کا اہل قرار دے دیا گیا۔ سوچا گیا کہ اس مرد حق آگاہ کے لئے کونسی زمین سازگار رہے گی۔ یہ فیصلہ بھی مرکز عقیدت سے ہی نافذ ہوا۔ باباجی محمد قاسم موہڑی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے صاحبزادے کو حکم دیا کہ اس سالک کو ایسی جگہ متمکن کرائیں جہاں سے آنے والے سالوں میں ہدایت وصلاح کے کئی قافلے رواں ہوں گے۔ پیر زاہد خان رحمۃ اللہ علیہ اس غزنوی تڑپ کے حامل جوان کو اپنے ساتھ لے کر روانہ ہوئے۔ کشمیر کی پہاڑیوں میں ایک چھوٹی سی بستی ڈنا پوٹھی امیر خاں کی قسمت جاگ اُٹھی۔ کہ پیر خاں رحمۃ اللہ علیہ خواجہ غزنوی رحمۃ اللہ علیہ اور پیر ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ ایک چوٹی پر آ کر ٹھہر گئے۔ خودرو بے ترتیب جھاڑیاں تھیں۔ جنہیں کاٹ دیا گیا اور یہ قطعہ زمین آنے والی نسلوں کے لئے مرکز ہدایت بنا۔ تنہائی بھی تھی اور وسائل کی کمی بھی مگر مرشد کریم کے فرمان پر یقین محکم تھا۔ یہ بے آباد چوٹی جاذب نظر بنی اور متلاشیاں ہدایت کے قافلے ادھر کا رخ کرنے لگے اور دیکھتے ہی دیکھتے یہ منتخب قطعہ ارض مرکز عقیدت وصحبت بنا۔ حالات سازگار نہ تھے۔ مخالفت کے طوفان بھی اُٹھے صدر کشمیر کو اس نو وارد، مہمان کے خلاف شکایات بھی ملیں مگر خواجہ غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کے پائے ثبات میں لرزش نہ آئی اور آپ

ثبت اس بر جریدہ عالم دوام ما

کے مصداق ہوئے اور اس جھاڑیاں کے مسکن کو نیریاں شریف کے احترام میں ڈھالنے کا ذریعہ ہے۔ نیریاں شریف کی شہرت قرب و جوار میں ہی نہیں دور و بعید میں بھی پہنچی اور سالکین راہ طریقت کے گروہ اس جانب رُخ کرنے لگے چند سال ہی گزرے تھے کہ یہ نو آباد بستی بڑے بڑے آستانوں کا سا وقار پانے لگی۔

خواجہ غزنوی رحمۃ اللہ علیہ سلسلہ نقشبندیہ سے منسلک ہوئے اس لئے انہوں نے مجددی رنگ کی نمود کی۔ شریعت کی بالادستی اس درگاہ کا طرۂ امتیاز رہا۔ یہ آستانہ علم کی ترویج کے لئے بھی دیگر آستانوں کے لئے نمونہ عمل بنا۔ ہر لحہ اشاعت علم کے ساتھ نشر حسنات کا اہتمام ہوتا رہا اور یہ تلاش علم جلد ہی ایک جامعہ کی صورت لے گئی۔ یہ آستانوں اور مسندوں کے لے ایک پیغام بھی ہے اور رُخ مستقیم بھی محفوظ ہوگا اور تبلیغ اسلام کی صورت گری بھی ہوگی۔ خواجہ غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کا آستانہ اب بھی محفوظ ہاتھوں میں ہے۔ پیر علاؤالدین صدیقی مدظلہ کی متحرک ذات اور ہمہ خیر و جود شرق و غرب میں حسنات کا پیغام دے رہا ہے۔ اللہ کرے کہ یہ آستانہ حبیب کریم ﷺ کی امت کے لئے وسیلہ ظفر بنا رہے۔ آمین۔

حضرت خواجہ غلام محی الدین رحمۃ اللہ علیہ کچھ عرصہ علالت کے بعد 11 اپریل 1975ء بروز جمعۃ المبارک اپنے خالق حقیقی کے سایوں میں چلے گئے۔ درود و غم کا ایک ہنگام بپا ہوا۔ دور دور سے عقیدت مند آخری دیدار کے لئے حاضر ہوئے۔ مرشد کریم کے سجادہ نشین پیر زاہد خاں رحمۃ اللہ علیہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور یہ آفتاب علم و حکمت نیریاں شریف میں ایک نقشبندی مرکز ہدایت کا بانی بنا بن کر محو خواب ہوا۔

فہرست

لاجواب اسلامی کتب (اسلامی انسائیکلوپیڈیا)

9-10 سالوں کے شب وروز کی محنت وکاوش

درخواست بارگاہ رب العزت بوسیلہ جلیلہ سیدنا سراجا منیراً ﷺ

شغل میرا اب تو الٰہی شام و سحر ہو اللہ اللہ
بیٹھے بیٹھے چلتے پھرتے آٹھ پہر ہو اللہ اللہ مجذوب رحمۃ اللہ علیہ
ہاں مسلمان ہو کے جاؤں اس جہان سے اے خدا
بندگانِ خاص میں پھر رکھیو مجھ کو اے شہا
رے رات دن تیرا تخیل مجھ کو مدام
ایک ساعت بھی نہ ہو تیرے سوا مجھ کو آرام

حضرت پیر بلوی رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ

محمد عبدالخالق توکلی

صدر سیرت رائیٹرز کلب فیصل آباد

مصنف، مولف، مرتب وسیرت نگار

سینئر سبجیکٹ سپیشلسٹ گورنمنٹ کالج برائے تربیتی اساتذہ فیصل آباد

اطلاعاً عرض

یہ کتب مقبولانِ حق تعالیٰ کی تعلیمات کے عین مطابق (رب تعالیٰ کے برگزیدہ بندوں ہی نے قرآن وحدیث کو صحیح سمجھا ہے) فرقہ واریت سے بالکل پاک، عام فہم، مختصر مگر جامع، مستند اور ہر سطح کے قاری کے لئے مفید آیات قرآنی، احادیث مبارکہ، ملفوظات صالحین اور بے شمار معیاری اشعار سے مزین۔ دینی درسگاہوں کے نصاب میں شامل کرنے کے قابل

فہرست

تڑپنے پھڑکنے کی توفیق دے
دل مرتضیٰ ﷜ ، سوز صدیق ﷜ دے
عزائم کو سینوں میں بیدار کر دے
نگاہ مسلماں کو تلوار کر دے — اقبال رحمۃ اللہ علیہ

کل 111 کتب۔ بعض شائع ہوئیں اور بعض زیرِ تکمیل
اور بعض اشاعت کے مراحل میں ہیں۔

سلسلہ عالیہ توکلیہ صدیقیہ کی بے مثل کتب مبارکہ

☆ حضرت خواجہ سائیں توکل شاہ مست ابنالوی ☆ حضرت خواجہ محبوب عالم سیدوی
☆ حضرت خواجہ صدیق احمد شاہ کی

1- **ذکر خیر:**۔ سوانح حیات خواجہ توکل شاہ اور اسلامی طریقت پر بے مثل کتاب

2- **خیر الخیر:**۔ سلوک مجددی پر بے نظیر کتاب

3- **تنویر الابصار:**۔ ذکر اور ذاکرین کی فضیلت میں بحوالہ قرآن وحدیث

4- **شب حسین بر عرش برین:**۔ معراج النبی ﷺ پر آج تک اس سے بہتر کوئی کتاب نہیں لکھی گئی۔

5- **ذکر کثیر:**۔ مجموعہ وظائف وہدایات برائے طالبین طریقت

6- **اسلام تصوف:**۔ تصوف پر مستند مواد۔ اعلیٰ ڈگریاں حاصل کرنے والوں کیلئے بہت مفید

7- **آداب الطالبین:**۔ از حضرت نصیر الدین چراغ دہلوی

8- **ذکر محبوبؒ:**۔ حضرت خواجہ محبوب عالم سیدوی کے سوانح حیات اور اسلام طریقت پر گرانمایہ معلومات

9- **ذکرِ خیر الوری صلی اللہ علیہ وسلم:**۔ ترجمہ خصائص الکبری از علامہ سیوطی مشتمل بہ خصوصیات سراجاً منیرا ﷺ

توجہ فرمایئے

1- سیرت طیبہ سے آگاہی ہر مسلمان پر لازم ہے۔

2- سیرت صالحین نہایت نافع اور وسیلہ نجات ہے۔

3- صالحین کے کمالات حضور نبی الانبیاء ﷺ کے کمالات ہیں۔

4- مسلمانوں کی ذلت کی وجہ اسلام کی تاریخ کو فراموش کرنا ہے۔

5- قرآن مجید میں صرف انبیاء علیہم کے کردار اعلیٰ ہی کا بیان نہیں فرمایا بلکہ صالحین کا بھی نورانی بیان فرمایا جسے مستقیم قرار دیا۔

6- ذکر صالحین سے غفلت اور گمراہی دور ہوتی ہے۔ سلامتی ایمان ویقین کی دولت ملتی ہے۔

7- ان کے حالات ومقالات وملفوظات علم وعلم کی روح، دنیا آخرت کے لئے رہبر، ہر دینی و دنیوی مشکل کا حل، نور ایمان بڑھانے قلب میں قوت اور بیداری پیدا کرنے والے ہیں۔

نام نیک رفتگان ضائع مکن
تا بماند نام نیکت برقرار

شیخ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ

پروفیسر محمد عبدالخالق توکلی نیازمند فقراء علماء

آفتابِ علم و حکمت واقفِ رموزِ حقیقت

حضرت پیر محمد علاؤالدین صدیقی صاحب دامت برکاتہم العالیہ

کے

ملفوظات کا مجموعہ

جلد اوّل

مفتاح الکنز

مرتب: خلیفہ محمد انیس صدیقی خادم دربارِ عالیہ نیریاں شریف

مطالعہ فرمائیں اور معرفت کے موتی چن لیں

ناشر: صدیقیہ پبلیکیشنز فیصل آباد

ناشر: صدیقیہ پبلیکیشنز فیصل آباد

اغلاط کتاب ہذا

صفحہ نمبر	سطر	غلط	درست
10	19	مجدّ د	مجدد الف ثانی
11	14	خوقبہ	خودقُبہ
18	10	منشہ	منصّہ
28	9	تاہی	ماحی
33	آخری	آپ عشق	آپ پر عشق
35	7	محبویوں	محبوبوں
38	13	اورادِ تسمیہ	اورادِ فتحیہ
38	6	بیروی	بیروں
43	16	بیرپلوی	بیربلوی
47	15	607	67
49	9	خاطر	حاضر
61	7	عریفے	عریضے
62	1	آیات	ابیات
63	16	صنعۃ اللہ	صبغۃ اللہ
74	21	دو	وہ
91	3	استدرعا	استدعا
95	آخری	تواب	نواب
96	11	دووز	دودھ
98	پہلا شعر	چلا	پلا



ناشر

صدیقیہ
پبلیکیشنز
فیصل آباد

جامع مسجد محی الدین

سدھار (سبزی منڈی) جھنگ روڈ فیصل آباد

کلیم دفتر کتابت